

ACC No.  
Section  
D.D. Class

4406

Date.....

لے

Status.....

لے

NAJAFI BOOK LIBRARY

تاریخ ۱۹۹۱ء



NAJAFI BOOK LIBRARY

Managed by Masoomeen Welfare Trust

Shop No. 11, M.L. Heights,

Mirza Kalaej Baig Road,

Baldia Bazar, Karachi-74000, Pakistan

# شانِ سلام قبلِ سلام

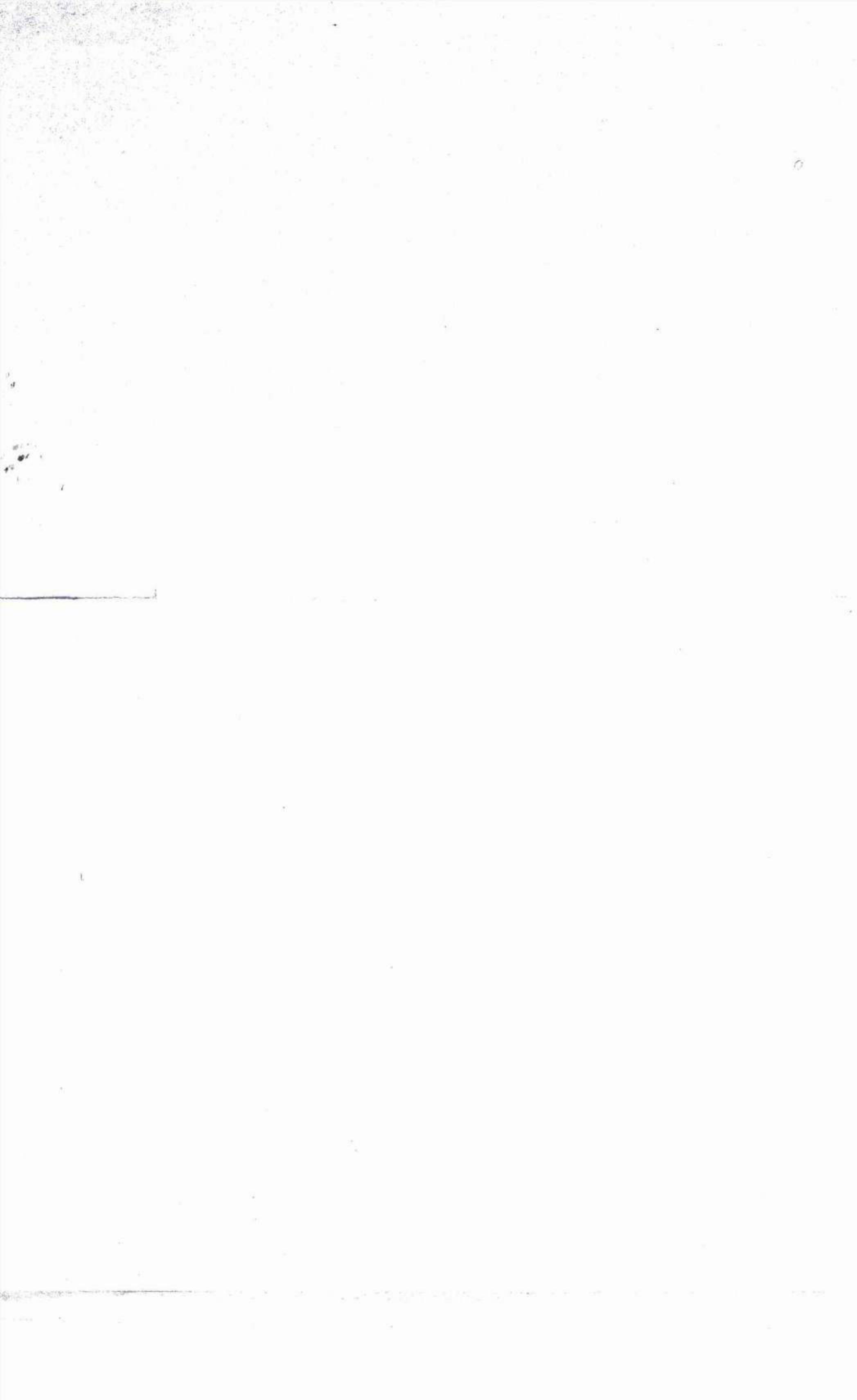


مؤلفہ

مستحسنہ ذیدی

زیرنگرافی و بدایات پدم سید و جیہا الحسن زیدی صاحب

و بزرگ محترم یقینیست جعل جناب سید ذاکر علی زیدی صاحب  
۴ عسکری دلاز چکلام III عملان خان ایونیو، راولپنڈی کینٹ



Acc No. 4406 Date 28/8/96

Section ..... بحث ..... Status .....

D.D. Class .....

**NAJAFI BOOK LIBRARY**

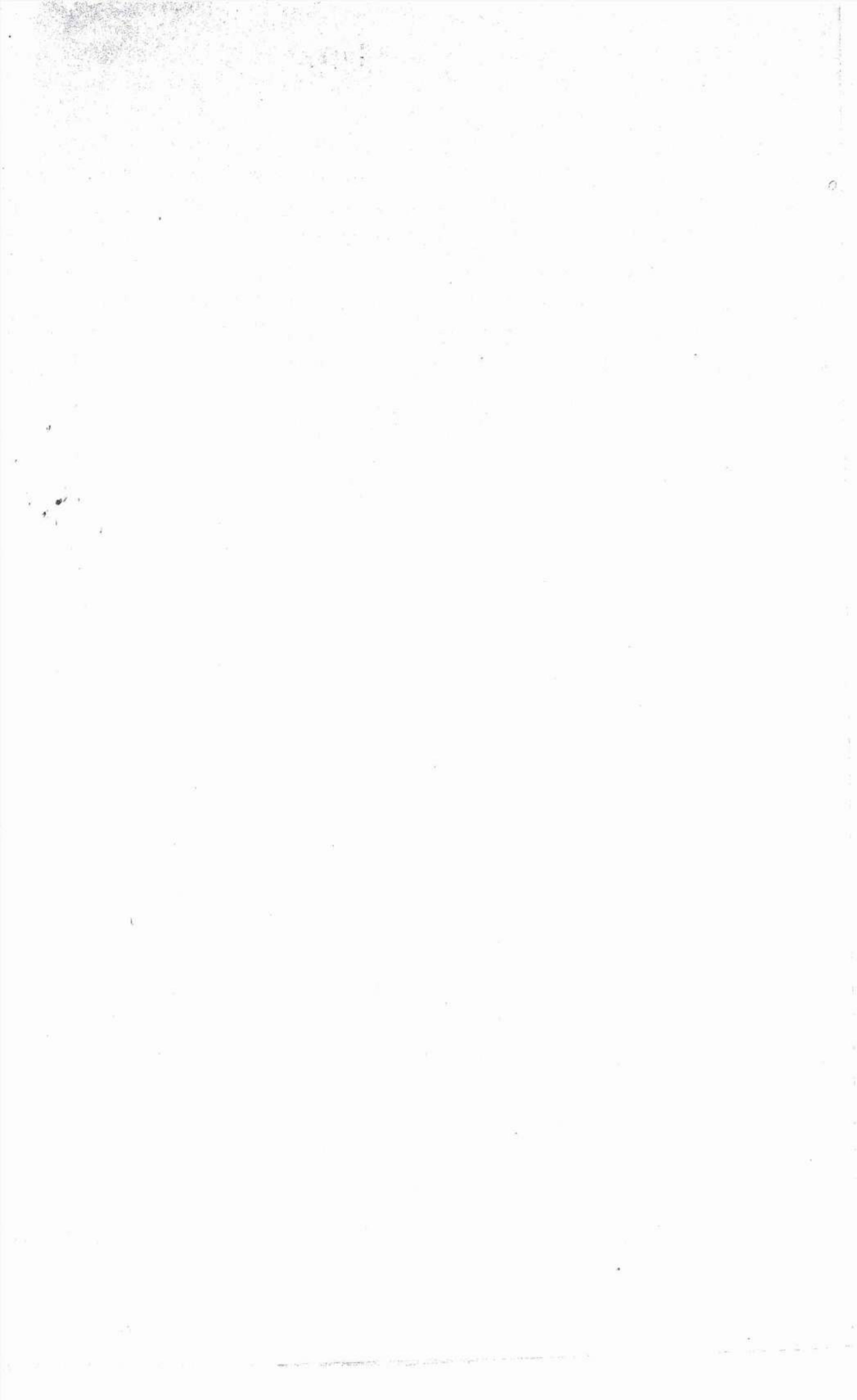
**NAJAFI BOOK LIBRARY**  
Managed by Masoodeen Trust (R)  
Shop No. 11, 1st Floor  
Mirza Khan Bazar,  
Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

# With Compliments

*From*

**Major Syed Tahseen Ul Hassan Zaidi**  
**&**  
**Family**

التماس فاتحہ برائی ایشال ثواب  
مرحومہ بیکھم سیدنا وجیب الرحمن زیدی  
میتجر سیدنا اعزاز الرحمن زیدی مرحوم



نکشہ احمدیہ  
Date .....  
4406  
No. ....  
Section .....  
D.D. Class .....  
Status .....  
NAJAFI BOOK LIBRARY

ہدایت امداد و حضیران کی سادگی یا حجۃ دل  
تاریخ ۱۹۹۱ء

NAJAFI BOOK LIBRARY

Managed by Masoomeen Welfare Trust  
Shop No. 11, M.L. 11 flats,  
Mirza Kalanji Bazar,  
Baloch Bazar, Karachi-74000, Pakistan

# شاریں سلام قبل سلام

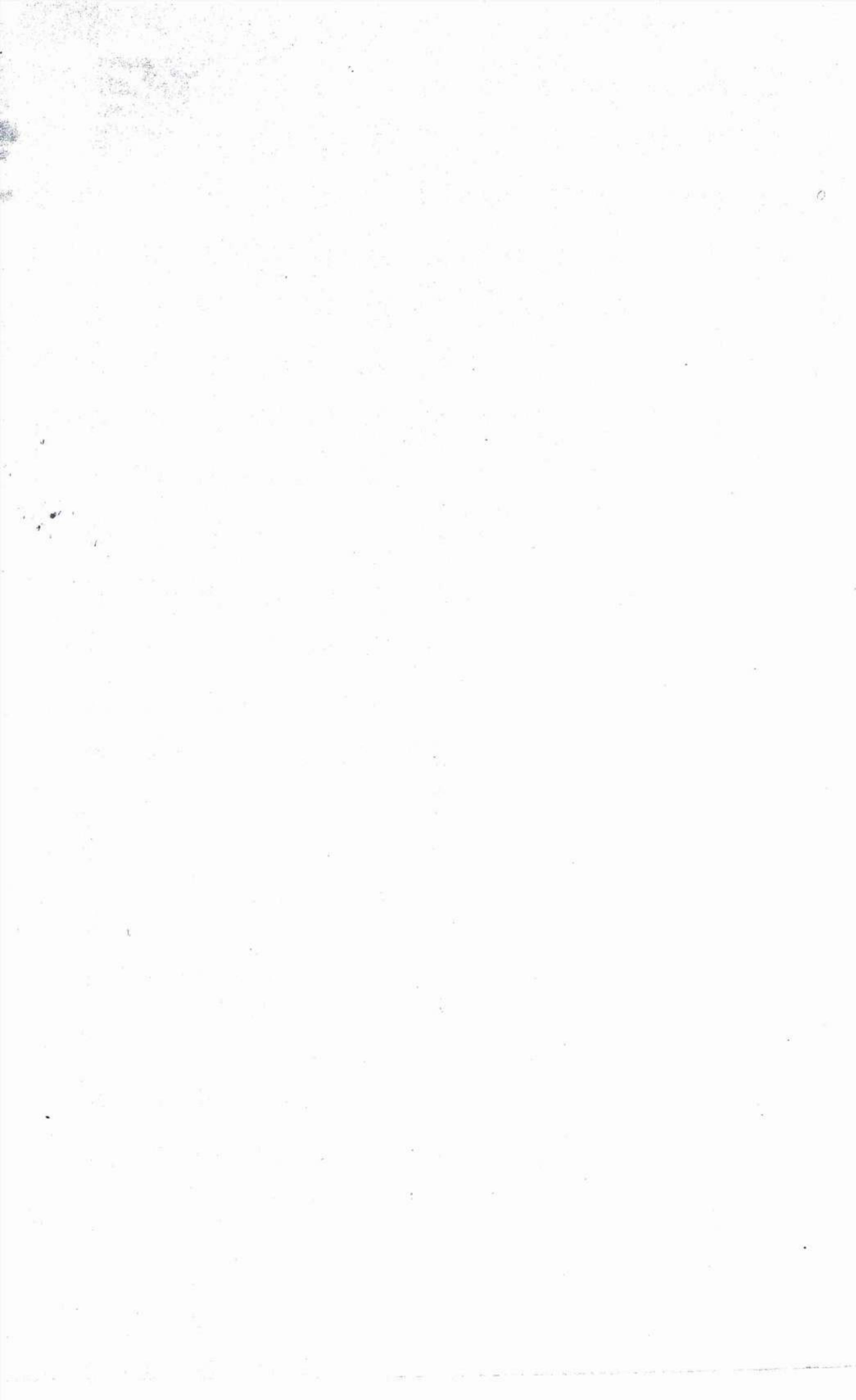


مؤلفہ

مستحسنہ زیدی

زینگراني و بدایات پدرم سید و جیہا الحسن زیدی صاحب

وزیر گ محترم لیفٹینٹ جنرل جناب سید ذاکر علی زیدی صاحب  
عسکری دلاز چک لالہ III عمران خان ایونیو، راولپنڈی کیست



# NAJAFI BOOK LIBRARY

Managed by "Najafi Welfare Trust (R)"  
 Shop No. 11, M.L. Hights.  
 Mirza Kalanji Beg Road,  
 Goldar Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

## فہرست مضمایں

### حصہ اول

۱	پیش لفظ	باب اول
۹	ارشاداتِ قدیم (تبرکات)	باب دوم
۲۳	قرآن، انجیل اور مسلمان	باب سوم

### حصہ دوم

۳۳	تذکرہ سرکار رسالت قبل ولادت با سعادت	باب اول
۳۲	جنتر منتر	باب دوم
۳۸	ہندو مذہبی کتب	باب سوم
۵۰	بدھ مت	باب چہارم
۵۸	متفرقات	باب پنجم

### حصہ سوم

۴۹	عہد نامہ قدیم	باب اول
۷۵	انجیل مقدس	باب دوم
۷۷	ایلیا	باب سوم
۷۸	خلاصہ انجیل و تعارف بر برباس	باب چہارم
۸۰	انجیل بر برباس کے حوالہ جات	باب پنجم

### حصہ چہارم

۹۱	انجیل مسلمہ	باب اول
۹۳	یونیوارسٹ کا مکاشفہ	باب دوم

حصہ پنجم

اقتباسات انجیل راجح لوقت

۱۵۵

عہدناہ جدید

۱۷۳

حصہ ششم

حصہ سفتم

باب اول توحید یا تسلیث دیگر متفرقات عہدناہ ( قدیم ) ۱۸۳

باب دوم مشترکہ مقامات ۱۹۳

حصہ اول

## باب اول

### پیش لفظ

نحمد و نصلی علی رسول الکریم والہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المنتجبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الْسَّمَاءُ ذَلِكَ الْكِتَبُ لَا رَبِّ يَرِبُّ شَهِيدٌ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ لَا الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ  
وَيُقْتَمِلُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ لَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزَلَ إِلَيْهِمْ وَمَا  
أُنزَلَ مِنْ قَبْلِكَ هُمْ يُوْقِنُونَ هُدًى أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْمُفْلِحُونَ دیا پاہ ۱۵ - سورۃ لقڑ - آیت ۲۴ تا ۲۵

ترجمہ آغاز (کار) کرتا ہوں اللہ کے نام سے جور حمن اور رحیم ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے الف - لام - میم - یہ اللہ کی کتاب ہے۔  
اس میں کوئی شک نہیں ہدایت ہے۔ ان پر ہیز گاروں کے لئے جو غیب پر  
ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس  
میں سے خرچ کرتے ہیں۔ جو کتاب تم پر نازل کی گئی (یعنی قرآن مجید) اور جو  
کتابیں تم سے پہلے نازل کی گئی ہیں۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور  
آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر  
ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اس کتاب میں ما انزل من قبلک (جو کتابیں پہلے نازل کی گئی ہیں) سے  
بحث کی جائے گی اور میرے مخاطب میرے ہم عمر وہ نوجوان دوست احباب  
ہیں جن کا اپنے دین پر کامل یقین ہے۔ ”شان اسلام قبل اسلام“ کوئی دشوار  
مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ سابقہ کتابوں میں اس کا اور اس کے نافذ کرنے والے  
اور اس کے اہل و عیال کا تذکرہ موجود ہے۔ لیکن جب ہم استدلال کرتے

ہیں۔ تو محض اپنی کتابوں سے جن میں درج ہے۔ کہ تمام سابقہ کتب میں ”فار قلیط“ کی بشارت ہے۔ اور یہ کہ ”آخر میں ایک نبی آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔“ لیکن جب ان سے کوئی یہ عبارت ان کی کسی نئی پرانی کتاب میں دکھانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو بجز شرمندگی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہمارے ہاں بحث کا اصول یہ ہو گیا ہے کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ”ہم بہت اچھے ہیں۔“ جب دریافت کیا جاتا ہے۔ کون کہتا ہے ہے۔ تو جواب ملتا ہے۔ ”ہماری کتب اور ہمارے بزرگ“ میرے خیال میں یہ انداز گفتگو درست نہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ ”تم کہتے ہو۔ تمہاری کتابیں کہتی ہیں اور تمہارے بزرگ کہتے ہیں۔“ میرا مقصد اس کتاب سے اسی اصول کو آگے بڑھانا ہے۔ اسلوب آسان ترین اردو اختیار کیا گیا ہے۔ مخفی نہ رہے کہ میرا یہ ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ضرور یہ فرمایا ہے کہ اس آنے والے رسول کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام احمد ہوگا (سورۃ نمبر ۶۱۔ الصف آیت ۶) لیکن ہم عیسائیوں کے خلاف یہ دلیل نہیں لاسکتے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ هُوَ نَصْرَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا  
بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَنْزَلَ اللَّوْرَانَةَ وَالْأَنْجِيلَ هُوَ مِنْ قَبْلِ هُدًى لِّتِئَاصِ وَأَنْزَلَ  
الْفُرْقَانَ هُوَ د پارہ ۳ سورۃ ال عمران - آیت ۱)

ترجمہ۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبد نہیں زندہ قائم ہے۔ اس نے تم پر کتاب برحق نازل کی۔ جو اپنے سے پہلے کی کتب کی تصدیق کرتی ہے۔ اس نے آدمیوں کی ہدایت کے لئے پہلے توریت و انجلیل نازل کی اور پھر فرقان اتارا قتل امَّنَا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَ  
إِسْحَاقَ وَلَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوْتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالشَّيْعَةُ مِنْ رَبِّهِمْ  
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ه د پارہ ۳ سورۃ ال عمران آیت ۸۳)

ترجمہ۔ اس آیت کریمہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

”اے رسول کہہ دو اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ اور اس پر جو نازل ہوا۔

اور اس پر جو ابراہیم اسماعیل اور اسحق اور یعقوب اور اس باط پر نازل ہوا۔ اور اس پر جو موسیٰ عیسیٰ اور پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا اور ہم بحیثیت نبوت ان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اس رب کے خاص فرمانبردار (مسلم) ہیں۔“

اس طرح تقریباً پچاس مقامات پر قرآن مجید میں دیگر سابقہ کتب آسمانی کا تذکرہ ہے۔ اور ہمارا ان پر ایمان ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ اصل حالت میں ہیں کہاں۔ قرآن شریف کے علاوہ احادیث و روایات سے بھی ہماری کتب تو بھری ہوئی ہیں۔ لیکن جو لوگ ان سابقہ کتب آسمانی کے مذہب پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ خود ان کا اپنی کتب کے متعلق کیا اعتماد اور یقین ہے۔ وہ غور طلب ہے۔ اور وہ لوگ اس کے منکر بھی نہیں کہ ان کتب میں ترمیمات ہوتی رہیں۔ اور یہ کہ براہ راست لکھی نہیں گئیں۔ بلکہ کسی نہ کسی کی تصنیف شدہ ہیں۔ انشا اللہ ہم اس مضمون میں ثابت کریں گے۔ کہ تمام ادیان میں سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کی اولاد طیسین و طاہرین و اصحاب کا تذکرہ موجود ہے۔ کریلا کا واقعہ بھی بطور خاص بڑی تفصیل سے درج ہے ان کتب آسمانی کی قرآن مجید سے تصدیق ہوتی ہے۔ اور مشترکہ مضامین بڑی دلچسپ صورت حال پیدا کرتے ہیں۔

اس مضمون میں ایک حصہ تو وہ ہے۔ جن میں دیگر کتب کے حوالے سے واقعات درج کیے گئے۔ اور دوسرے حصے میں لفظ به لفظ نقل موجودہ انجیل سے لی گئی۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ خواہ کتنے ہی تغیر و تبدل کیے گئے۔ اللہ کی مرضی یہی ہے۔ کہ کتب آسمانی قدیم میں بھی آئندہ ہونے والے واقعات کا تذکرہ ہونا ضروری ہے اگر صحف آسمانی بھی ایک دوسرے سے بالکل مطابقت نہ رکھیں۔ تو ان کی الہیت میں مزید شکوک و شبہات پیدا

پہلے ہم اس واقعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ جو اس مضمون کے لکھنے کا موجب ہوا۔ ہمارے یہاں ایک زمانہ سے ۳ محرم کو آگ پر ماتم ہوا کرتا ہے۔ (نقل اشتہار نسلک) اس میں ہر مکتب فکر کے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ ویسے بھی ہماراً گھر جعفری فقہ کی سخت پابندی کے باوجود بالخصوص سادات کے لئے فرقہ یا وطن کا قائل نہیں۔ میری بڑی بھائی (جو ریٹائرڈ سکوارڈن لیڈر پی آئی اے کپٹن مسعود زیدی صاحب کی بیگم مشہور و معروف بزرگ غلام عباس شاہ حلمی کی صاحبزادی ہیں۔ مخدوم حامد رضا گیلانی کی حقیقی سالی اور خالہ زاد ہیں۔ پھر میرے دوھیاں نھیاں دونوں میں یہی کیفیت ہے۔ دوھیاں تو یوپی دکن میں رہ گئی۔ میرے نانا مرحوم (نواب احسان علی خان آف مالیر کو ٹلہ) کے حقیقی چچا سرڑو الفقا علی خان مرحوم و مغفور بھی تھے۔ (جن کے صاحبزادگان نواب زادہ رشید علی خان و خورشید علی خان پکے اور کثر سنی تھے) یہاں میرے والد صاحب کے بڑے دوست حافظ مولانا عبدالغفور مرحوم صوبائی صدر الحدیث تھے اور شیر پنجاب مولانا صادق حسین مرحوم بھی صوبے کے بریلوی حضرات کے بہت بڑے لیڈر تھے الغرض ہر سال ہر مکتب فکر کے لوگ ماتم میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے ہی کچھ نوجوان ایک ”دین ملاں فی سبیل اللہ فساد“ قسم کے ملان کے بتائے ہوئے بعض سوالات لیکر آجاتے ہیں۔ مگر ان کی تشفی ایسی ہوتی ہے۔ کہ ان میں سے اکثر شریک ماتم ہو جاتے ہیں اس سال اس طرح ہوا۔ سوال کئے گئے کہ یقیناً عیسائی مسلمان نہیں۔ لیکن آپ کے یہاں عشرہ کے روز جب سارے جلوس آتے ہیں۔ اور فاقہ شکنی کرتے ہیں۔ تو عیسائی مرد اور عورتوں کے دستے بھی ماتم کرتے ہیں اور ان کو تبرک بھی دیا جاتا ہے۔ سوال طلب یہ ہے۔ کہ

— ان کو تبرک کیوں دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ مسلمان بھی نہیں۔

۲۔ ماتم کیوں کرنے دیتے ہیں۔

۳۔ اگر ان کا ماتم صحیح ہے۔ تو آگ پر ماتم کیوں نہیں کرنے دیتے۔

۴۔ آگ پر ماتم کرنے کے لئے پیروں پر کیا دوالگاتے ہیں۔

میں نے ان کے جوابات اس طرح دیئے۔ کیونکہ یہ سب میرے دوست ہیں۔ اس لئے کوئی تکلف بھی نہ تھا۔

۱۔ یہ سوال اللہ میاں سے کرو کہ ان کو روٹی کیوں دیتا ہے۔

۲۔ ماتم کا حکم ان کو انجیل مقدس میں دیا گیا ہے۔ میں نے نہیں دیا۔ جب انہوں نے حوالہ دیکھنا چاہا تو ان کو محرم کے بعد آنے کو کہا گیا۔ اور انجیل میں کئی جگہ دکھلا دیا گیا۔ کہ ”جب ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی“ موجود ہے۔

۳۔ آگ کے ماتم کے اشتہار میں اس کا جواب موجود ہے۔ بقول اقبال

آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا

آگ کر سکتی ہے۔ انداز گلتان پیدا

ہمارے نزدیک چونکہ عیسائی دین ابراہیمی پر نہیں ہم ان کے تحفظ کی ذمہ داری نہیں لے سکتے جبکہ ہر مسلمان دین ابراہیمی پر ہے۔ ہم ان میں سے کسی کو بھی آگ پر ماتم کرنے سے نہیں روک سکتے۔

۴۔ اس کے لئے دو راستے ہیں۔ یا تو ہم کو نوبل پرائز دلاؤ کہ ہم وہ بات جانتے ہیں۔ جو دنیا بھر میں کوئی نہیں جانتا۔ دوسرا یہ کہ آپ ہمارے ساتھ آئیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم ماتم نہ کریں گے۔ جواب دیا گیا نہ سی۔ انہوں نے کہا ہم صرف آہستہ آہستہ ”امام عالی مقام یا حسین“ کہہ دیں گے۔ جواب دیا گیا کافی ہے۔ مگر جب ان کو آگ کے قریب لے جایا گیا۔ تو چند ایک رہ گئے۔ باقی سب حرارت اور تمازت سے ڈر کر بھاگ گئے۔ یہ صورت ہر سال ہوتی ہے۔ اور بعد میں اکثر کوئی نہیں آتا۔ اس دفعہ محرم کے بعد آئے۔ میرے والد صاحب نے مجھے بالکل نئی جلد بائبل کی دی۔ اور کہا خود تلاش

کرو۔ اس پر حسب ذیل تحریرات ہیں اسکے علاوہ اور انجلیل بھی دین۔ میں نے بہت سے مقامات پر دکھلا دیا۔ کہ ”ساری قومیں چھاتی پیشیں گی“ انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ چھاتی پیشے والا ماتم کسی اور کے لئے نہیں کیا جاتا۔

انجلیل میں ”یوحننا کا مکاشفہ“ اہم ترین ہے۔ (جو من و عن نقل کیا گیا ہے)۔ آپ ملاحظہ کریں گے۔ کہ سلسلہ کو تبدیل کر کے بہت کچھ گڑ بڑ کی گئی ہے۔ پھر بھی خود سلسلہ قائم کر سکتے ہیں۔ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ہم خود کہیں بھی کچھ نہ کہیں۔ بالیل کا جہاں بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ اصل کتاب سے دیا گیا ہے میرے سامنے خلاصہ انجلیل مقدس سکریپر گفت مشن لاہور کے علاوہ مکمل کتب انجلیل ذیل ہیں۔

۱۔ پاکستان کے لئے مرتبہ کلام مقدس سلیس اردو خوش خط مصدقہ جملہ اسقف

صاحبان

۲۔ انجلیل مقدس تقسیم شدہ پاکستان بالیل سوسائٹی لاہور (۳) عہد نامہ قدیم وجدید ۱۹۷۵ء لندن کی مطبوعہ ہے۔

جو مسلمہ اور راجح الوقت ہے۔ لیکن اس پر خود یہ تحریر ہے۔ کہ یہ

Revised Version

۳۔ ایک اور انجلیل مقدس ”زندہ کلام“ مطبوعہ امریکہ بھی موجود ہے۔ جو ۱۹۷۵ء کی مطبوعہ ہے۔

۴۔ علاوہ بریں انگریزی میں بھی New American Standard Bible مطبوعہ کیلیفورنیا

۵۔ The New English Bible Oxford University Press موجود ہیں کسی میں بھی کسی ایسے دعویٰ کا کوئی ایسا شایبہ نہیں ملتا۔ کہ یہ اصل کتب ہیں جو کہ نازل ہوئی تھیں۔ بلکہ متی کی انجلیل، مرقص کی انجلیل، لوقا کی انجلیل، یوحننا کی انجلیل سین بھی واقعات خطوط اعمال وغیرہ اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے

کوئی سورخ تاریخ لکھتا ہو۔ براہ راست اللہ تعالیٰ کا کلام ہونا کمیں نہیں ملتا۔ ان خیالات میں مبارک اور بہتر صورت یہ ہے کہ ہم قرآن شریف کے چند مقامات دیکھیں۔ جہاں جو کچھ ہوچکا اس کا او رجو ہونے والا ہے۔ اس کا تذکرہ ہے اور پھر ان امور کے مطابقت جہاں کمیں کتب آسمانی میں پائی جاتی ہے۔ اس کا بھی حوالہ دیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی بات ابتدائی کتب اور آخری کتاب میں مشترک پائی جائے۔ تو اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ پاکستانی انجیل میں تو صاف طور سے ”موسیٰ کی تصنیف“ وغیرہ درج ہے۔ جب ہم انجیل مقدس میں تلاش کریں گے۔ تو جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ یہ لمحظہ رکھنا ہوگا۔ کہ پہلا حصہ عہد نامہ قدیم اور دوسرا عہد نامہ جدید ہے۔ یہ کتب ہیں۔ جو مسلسل تبدیل ہوتی رہیں۔ اور یہ آسان بھی تھا۔ کیونکہ یہ دعویٰ آج تک کسی نے کیا ہی نہیں۔ کہ بجز ”مکاشفہ یوحننا“ کوئی ایسی بات ان میں شامل ہے۔ جو براہ راست ارشاد خداوندی کے مطابق لکھی گئی۔ یا کسی کشف وحی یا الہام کا نتیجہ ہیں بعض کتب بیسویں صدی کے نصف تک تھیں۔ اور اب بھی لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ لیکن جب ان کی بات کی جاتی ہے۔ تو عیایاً برادری ان کی صحت سے انکار کر دیتی ہے۔ مثلاً Gospel of Barnabos حالانکہ برنباوس کا حوالہ جگہ جگہ ملتا ہے۔

اس مضمون میں ایک حصہ تو وہ ہے۔ جس میں دیگر کتب کے حوالہ سے واقعات درج کیے گئے۔ اور دوسرے حصہ میں لفظ به لفظ نقل موجودہ انجیل سے کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ خواہ کتنے ہی تغیر و تبدل کیے گئے۔ اللہ کی مرضی یہی ہے۔ کہ کتب آسمانی قدیم میں بھی ان آئندہ ہونے والے واقعات کا تذکرہ ہونا ضروری ہے۔ اگر بعض کتب آسمانی بھی ایک دوسرے سے مطابقت نہ رکھیں۔ تو ان کی اصلیت میں ضرور شکوک شہبات پیدا ہوں گے۔ رہے دوسرے قدیم مذاہب تو ان کی کتب کا تذکرہ خود ان کے مصنفین

^

اور ہمارے بزرگوں نے اپنی کتابوں میں تفصیل سے کیا ہے۔ جسکا حوالہ جا بجا پائیں گے۔

اس کتاب کے سلسلہ میں میرے بڑے بھائیوں یعنی پی آئی اے کیپٹن مسعود زیدی اور میحر جزل سعید زیدی نے میری بڑی ہمت افزائی فرمائی۔ اور میحر تحسین زیدی کا تو قصد ہے۔ کچھ متعلقہ حصہ آسان انگریزی میں طبع کرائیں۔ تاکہ ہماری نئی نسل اس کو آسانی سے پڑھ کر اپنے عقائد کو مضبوط کرے میری بہنوں باجی حمیدہ رضا اور ارجمند عباس اور ایقہ ناصر نے مواد فراہم کرنے میں بہت مدد کی۔ خدا ان سب کو اجر دے۔ بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۸۶ء میری والدہ الحاج صاحبزادی فرح جہاں بیگم آف مالیر کو ٹلہ اور ہمارا عزیز ترین و ذہین ترین بھائی الحاج میحر اعزاز الحسن زیدی عرف عباس معہ اپنے دونوں بچوں کے کوئٹہ بھم بلاست میں شہید ہو گئے۔ جس حادثہ نے ہمارے روحانی و دماغی حالات پر بہت اثر کیا وعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بفضل معصومین ان سب کو غریق رحمت کرے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی پر لیس بالیل میں سال کارگزاری کا ایک نقشہ دیا گیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

	ترتیب بزبان عربی
	انگریزی و فارسی
	مکمل مطبوعہ بزبان انگریزی
(Revised Edition	" " "
(Standrd version)	" " "
	ریو شلم بالیل
	کلام مقدس
(New discoveris)	انگریزی بالیل معہ جدید معلومات
خادم اسلام و خاک پا رسول و آل رسول	۱۹۷۵ء
مستحسن زیدی	۱۹۵۸ء
	۱۹۵۲ء
	۱۸۸۵ء
	۱۸۰۳ء
	۱۶۰۹ء
	۱۷۲۱ء

## سلسلہ حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### باب دوم

#### ارشادات قدیم (تبرکات)

اصل کتاب کے آغاز سے پہلے متعلقہ چند قدیم ادبی فنکار ملاحظہ ہوں جو تاریخی حیثیت کے بھی حامل ہیں۔

#### چند تبرکات

سرکار دو عالم کی شان میں پہلا قصیدہ جو بعثت سے بہت پہلے ان کے زمانہ طفیلی ہی میں ان کے چچا حضرت ابو طالب نے تصنیف فرمایا۔ تمام متعلقہ کتب میں موجود ہے۔ حسب ذیل ہے۔

اذا جتمعت يوماً قيش المبغر وان فخرت يومافان محمد  
فان حصلت اشرف منافها فتحی هاشم اشرافها وقد سمحا  
بعد مناف سرها و حمیماً حوا المصطفی من سرها و کر سمحا  
اس قصیدہ کا اور اسکے بعد کے دیگر عربی اشعار کا جو ترجمہ میرے والد  
صاحب نے کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اس منظوم ترجمہ میں حوالہ جات بھی  
دیئے گئے ہیں۔

(ترجمہ)

لکھا ہے سیرت ہشام جلد اول میں بطور حاشیہ زاد المعاد میں بھی ہے  
اگر قریش جمع ہو کے فخر و ناز کریں اور اپنے اپنے فضائل بیان کرنے لگیں  
مقام فخر میں عبدالمناف کی اولاد بھی قریش میں نکلے گی بہتر و افضل  
پھر ان شریفوں میں گر خود مقابلہ ہوگا کہ دیکھیں اپنوں میں ہے کون بہتر و افضل  
ہر ایک متفق ہوگا۔ کہ ہیں بنی هاشم جو اپنے فضل و شرافت میں سب سے ہیں بہتر  
پھر ہاشمیوں میں دیکھیں کہ کون افضل ہے یقین جان محمد ہی مصطفیٰ ہوگا  
یہ پہلی نعت خدا کو بت پسند آئی کہ لفظ اصطوفی اپنے کلام میں رکھا  
اسکے عرصہ بعد خود سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا۔

”انَّ اللَّهَ اصْطَفَى النَّاتِمَةَ مِنْ اسْمَاعِيلَ مُصْطَفَى يَقِينًا مِنْ كَنَافَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي هَاشَمَ مِنْ قَرِيشَ وَاصْطَفَائِي مِنْ بَنِي هَاشَمَ“  
 (ترجمہ)

پھر اس کے بعد حدیث رسول ملتی ہے صحیح مسلم مشکوہ ترمذی میں ہے۔  
 کہ فخر آل ابراہیم سے ہیں اسماعیل پھر ان کی آل میں افضل نبی کنانہ ہیں  
 پھر ان میں افضل و اعلیٰ قریش ہیں لاریب پھر ان میں بھی بنی هاشم کو چن لیا حق نے  
 پھر اس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی ہے؟ کہ مصطفیٰ بنی ہاشم کے ہیں نبی کریم  
 اسی لئے ہے۔ جمال و خصال کی تعریف پکار و صلوغیہ وآلہ کہہ کر  
 اس کے بعد حضرت علیؓ ابن ابو طالب کے مشہور و معروف ارشاد یاد کریں۔  
 رَغِيْنَا قَمَةَ الْجَبَارِ فِيْنَا نَاهِيْ عَلَمَ وَلَكُوْنَادَاءَ مَالَ  
 منظوم ترجمہ۔

ہے کس کے تصدق میں یہ اپنا حال کہ دن رات رہتی ہے فکر مال  
 جو راضی ہوئے رب کی تقدیر پر ملا علم ان کو تواعدہ کو مال  
 حضرت امیر المؤمنین علیؓ ابن ابو طالب کی شان میں جو مشہور و معروف  
 فارسی منقبت علامہ اقبال کی ہے وہ بھی معہ منظوم ترجمہ پیش ہے۔ اسی طرح  
 ان ہی بزرگ کی منقبت بہ شان جناب فاطمہ زہرہ بھی قابل داد ہے۔  
 ہر دو معہ ترجمہ منظوم ملاحظہ ہوں۔

### پاس جناب امیر

علامہ اقبال کی مشہور منقبت جو رسالہ مخزن لاہور جنوری ۱۹۰۵ء میں  
 شائع ہوئی تھی۔ کتاب موسومہ باقیات اقبال کے صفحہ ۱۹۲ پر بھی موجود ہے۔  
 اسکے ایک حصہ کا اردو نظم میں ترجمہ پر درم نے کیا۔ اور جامعہ ہاشمیہ کے  
 سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا۔

- ۱ محو ہے تیری شایمیں ہر زبان  
اے محو شائے تو زبان ہا
- تو ہے یوسف سارا عالم کارواں  
اے یوسف کاروان جان ہا
- ۲ تو، ہی در ہر مرکز الفت کا ہے۔  
اے باب مدینہ محبت
- نوح تو، ہی کشتی امت کا ہے۔  
اے نوح سفینہ محبت
- ۳ نقش باطل تو نے سب دل سے مٹائے  
اے ماحی نقش باطل من
- جیسے فتح کر کے در خبر کے ڈھائے  
اے فاتح خیر دل من
- ۴ تو، ہی حد ہے۔ واجب و امکان کی  
اے سر خط و جوب و امکان
- تیری تفسیر آئتیں قرآن کی  
تفسیر تو سورة ہائے قرآن
- ۵ مذهب عشقاق کی تو ہے نماز  
اے مذهب عشق رانمازے
- تیرے سینے میں چھپے ہیں سارے راز  
اے سینہ تو امین رازے
- ۶ تو محمدؐ کا ہے وہ سر مخفی  
اے سرنبوت محمدؐ
- تیری مدحت نعت پیغمبر ہوئی  
اے وصف تو مدحت محمدؐ
- گردوں کہ یہ رفت ایستاد است ۷ آسمان ہے۔ جس بلندی پر کھڑا  
از بام بلند تو فتاویٰ است
- ہے تیری الفت ہی اسکا آسرا  
در جوش ترانہ انا لطور
- ۸ تیرے در کا ذرہ بھی منصور ہے۔  
بے تو نتوں باور سیدن
- جو ش میں وہ دعویٰ دار طور ہے۔  
بے او نتوں تبور سیدن
- ۹ کس طرح مل جائے اللہ بن تیرے  
فردوس ز تو چمن در آغوش
- کیسے تو مل جائے بن اللہ کے  
از شان تو حیرت آئینہ پوش
- ۱۰ ہے جہاں تیرے لقب سے گلستان  
جانم ز غلامی تو خوش تر
- آئینہ میں ہو گئی حیرت نہاں  
سر بر زدہ ام ز حبیب قبر
- ۱۱ جاں غلامی سے تیری مسرور ہے۔  
از ہوش شدم مگر بہ ہوشم
- حبیب قبر سر پر ہو منظور ہے۔  
پہلے تھا مدد ہوش اب باہوش ہوں

گوئی کے نصیری خموش  
 دانم کہ ادب بے ضبط راز است ۱۳ ہے ادب کا اقتداء ہی ضبط راز  
 درپرده خاموشی نیاز است  
 ۱۴ عاقبت کی فکر اور حاجت ہی کیا  
 جس غم آں تو خریدم  
 نظم علامہ اقبال، ترجمہ وجیہ زیدی۔

کچھ عرصہ سے ایک وبا پھیلی ہے کہ علامہ اقبال مرحوم و مغفور کے اسی  
 مشہور و معروف کلام کو بھی جو بار بار شائع ہو چکا ہے کہدا یا جاتا ہے کہ ان کا  
 نہیں ہے لہذا میں باقیات اقبال کے صفحات ۱۹۷۲ تا ۱۹۷۳ کی نقل یہاں شریک کر  
 رہا ہوں جو رسالہ محزن لاہور جنوری ۱۹۰۵ء کے حوالہ سے شائع شدہ ہے اور  
 اقتباس بالا میں جو اشعار درج ہیں وہ اس نظم میں آپ کو مل جائیں گے۔ اور  
 یہ صراحة بھی موجود ہے کہ علامہ اقبال اس منہقبت کو روزانہ علی الصبح  
 پڑھا کرتے تھے۔ علامہ موصوف اس کی اشاعت کے بعد ۳۲ سال تک بخیر  
 و عافیت اس دنیا میں رہے اور انہوں نے اس کلام سے (یا اس کے بعد جو نظم  
 شان جناب سیدہ میں ہے) اس سے دست برداری کبھی نہیں لی۔ اب اس  
 نظم کی اشاعت کے ۸۵ سال بعد اگر کسی کو ہوش آئے کہ یہ نظم علامہ کی  
 نہیں ہے تو اس ہوش کو صرف مدھوشی ہی کہا جاسکتا ہے۔

## ”نقل از رسالہ محزن“

### سپاس جناب امیر

ذیل کی نظم درج کر کے آج ہم ان احباب کے تقاضوں سے بکدوش ہوتے  
 ہیں جو پروفیسر اقبال صاحب کے فارسی کلام کے لئے اکثر دفعہ اشتیاق ظاہر کیا

کرتے ہیں۔ فارسی نظمیں عموماً "مخزن" میں درج نہیں ہوتیں۔ تاہم احباب کے اصرار سے ہم اسے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہی نظم باطمہار عقیدت شیخ صاحب صحیح کے وقت پڑھا کرتے ہیں۔

(مخزن جنوری ۱۹۰۵ء)

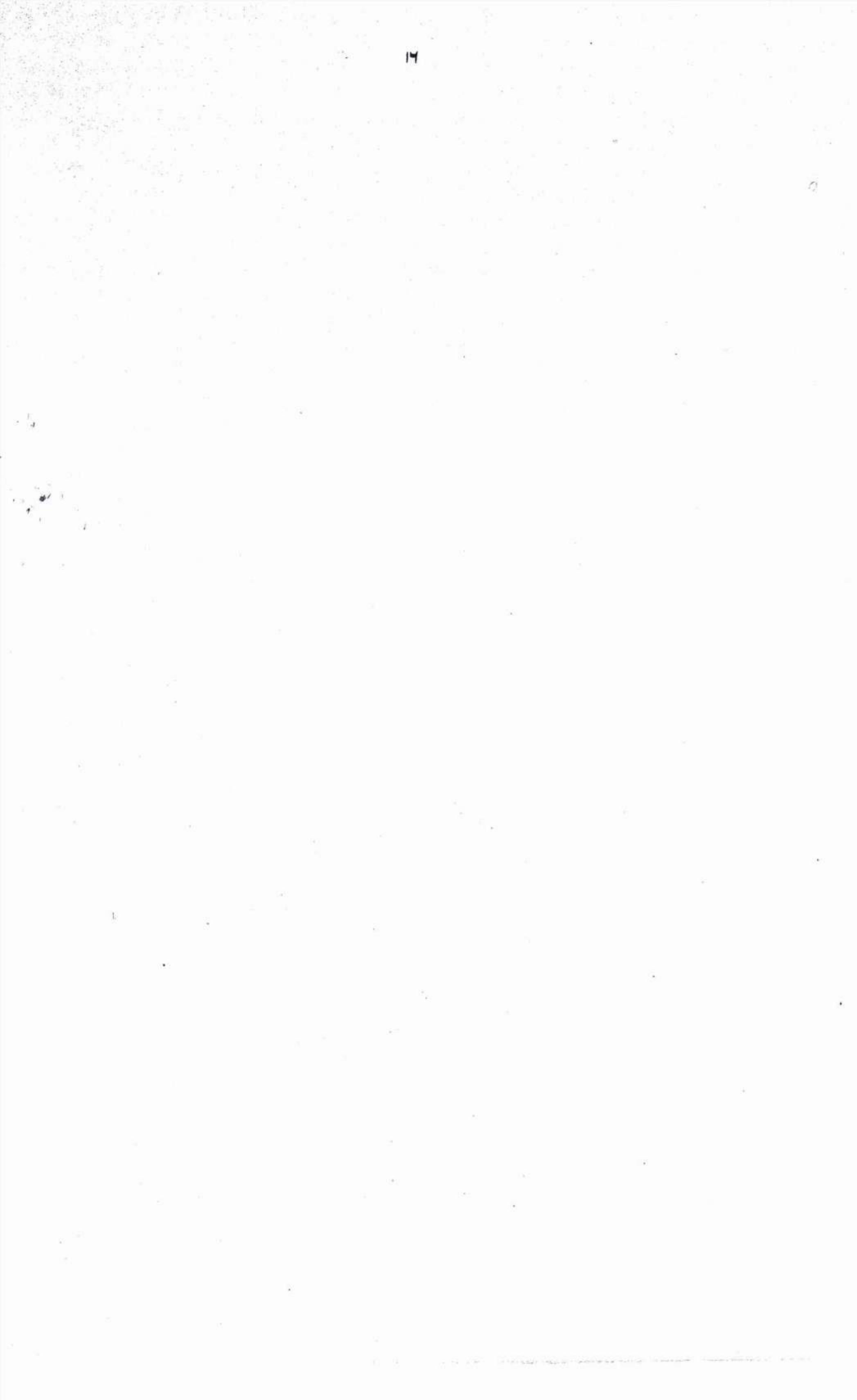
اے محو شائے تو زبان ہا اے یوسف کاروان جاننا  
 اے باب مدینہ محبت اے نوح سفینہ محبت  
 اے ماہی نقش باطل من اے فاتح خیر دل من  
 اے سر خط و جوب و امکان تفسیر تو سورہ ہائے قرآن  
 اے مذهب عشق رانمازے اے سینہ تو امین رازے  
 اے سر نبوت محمد اے وصف تو مدحت محمد  
 گردوں کہ بہ رفت استادست از بام بلند تو فادست  
 ہر ذرہ درگمت چو منصور در جوش ترانہ انا الطور  
 بے تو نتوان باد رسیدن بتو رسیدن  
 فردوس ز تو چمن در آغوش  
 جانم غلہی تو خوشنی  
 سر بر زده ام زجیب قبر  
 ہشیارم و مت بادہ تو  
 از ہوش شدم مگر بہوشم  
 دانم کہ ادب بضبط راست  
 اماچہ کنم می تولا  
 تنداست بروں فند زینہا  
 چوں برق بخز منم گزر کرد  
 برباد متعہ سیم داد  
 سرمست شدم زپافتادم  
 پیرا، ہن ماو من دریدم  
 خاکم بفراز عرش سیم شد  
 واصل بکنار جمال طوفان زشیم شد  
 جز عشق حکایتے ندارم پرواۓ ملاحتے  
 از جلوہ عام بے نیازم  
 سوزم - گریم - پیتم - گدازم

(مخزن۔ جنوری ۱۹۰۵ء)

## اسوہ کاملہ برائے نساء العالمین۔

مریم ازیک نبت عیسیٰ عزیز ایک عیسیٰ فخر مریم کا سبب  
ازہ نبت حضرت زہرہ عزیز ان کی عزت میں کی کرتے ہیں کب  
عظمت زہرہ کے ہیں اسباب تین  
بابا، شوہر، بچے سارے بہترین  
نور چشم رحمت اللعالمین انکا بابا رحمت اللعالمین  
آن امام اویں و آخرین وہ امام اویں و آخرین  
آں کہ جاں درپیکر گئی و مید زندہ کر دی جس نے مردہ کائنات  
روزگار تازہ آئیں آفرید اک نظام نو کو دی تازہ حیات  
بانوئے آں تاجدار حل حل اتی والا جیسے شوہر ملا  
مرتضی مشکل کشا شیر خدا مرتضی مشکل کشا شیر خدا  
بادشاہ و کلبہ ایوان او شاہ تھا پر جھونپڑی استھان تھا  
یک حام و یک زرہ سامان او اک تلوار اک زرہ سامان تھا  
مادر آں مرکز پر کار عشق مادر آں مرکز پر کار عشق  
مادر آں کاروان سالار عشق دوسرا تھا کاروان سالار عشق  
آں کیے شمع شبستان حرم جس سے تھی صحن حرم میں روشنی  
حافظ جمعیت خیر الامم جس سے روح تازہ مسلم کو ملی  
ماشندہ آتش پیکاروکیں دشمنی کیسے کو ٹھنڈا کر دیا  
پشت پازو برس تاج و نگین اور تاج و نخت کو ٹھکرایا  
واں وگر مولائے ابرار جہاں دوسرا دنیا کے نیکوں کا ولی  
قوت بازوئے احرار جہاں حریت آموز قدموں کا ولی  
درنوائے زندگی سوز از حسین زندگی میں سوز ہے شیر ہے  
اہل حق حریت آموز از حسین حریت کا نام ہے اس پر سے

سیرت فرزند ہاڑ امہات اولاد مان پر ہوتی ہے  
 جو ہر صدق و صفائی امہات پاک سچائی کا جو ہر ہوتی ہے  
 مزرع تسلیم را حاصل بتول صبر و تسلیم و رضا میں لاجواب  
 مادران اسوہ کامل بتول درس عورات جہاں کا آفتاب  
 بہر محتاج دلش آنگونہ سوخت درد تھا جس میں غریبوں کے لئے  
 بایسونے چادر پیچ کر چسے دیئے  
 نوری وہم آتشی فرمانبرش  
 گم رضا یش در رضائے شوہرش  
 آل ادب پر وردہ صبر و رضا  
 آیہ گردان ولب قران سرا  
 گر یہ ہائے او ز بالین بے نیاز  
 گوہر افسانہ بر امان نماز  
 اشک او بر چیر جریل از میں  
 ہم چوشنم ریخت بر عرش بریں  
 رشت آئین حق زنجیر پاست  
 یاس فرمان جناب معطفے است  
 درنہ گرد ترتیش گردیدے  
 بجدہ ہابر خاک او پاشیدے  
 اپنی چادر پیچ کر چسے دیئے  
 قوم جن و انس تھی خادم سبھی  
 اپنی مرضی تابع شوہرش  
 پاسبان حق کی گودوں میں پلی  
 آٹا پستا تھا۔ تلاوت ساتھ تھی۔  
 جکا تکیہ آنسوؤں سے بے نیاز  
 جس کے آنسو زینت جائے نماز  
 اشک جریل این لیجاتے تھے  
 مثل شبنم عرش پر بکھراتے تھے  
 حکم خالق ہیں میری مجبوریاں  
 اور نبی کے حکم کی پابندیاں  
 ورنہ بجدوں سے کرون مرقد کو صاف  
 اور کروں زہرہ کی تربت کا طواف



## مضمون حسن نظامی

اب ہم ایک پیر طریقت مشہور و معروف ہستی حضرت خواجہ حسن نظامی کا ایک مختصر مضمون تحریر کرتے ہیں جو بہت سے اخباروں میں شائع شدہ ہے۔ اور آپ حضرات میں جو بزرگ ہستیاں ہیں۔ ان کی نظر سے ضرور گزرا ہوگا۔ اس مضمون کا انتخاب بالخصوص اس سبب سے کیا گیا ہے۔ کہ اس میں وہ اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں جو اہل ہنود وغیرہ کی مسلمہ ہیں ان حضرت نے حال ہی میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی ہے۔ بلا تغیر اقتباس ملاحظہ ہو۔

وَإِنَّ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ لِدِينَنَا عَلَىٰ حَكِيمٍ (سورہ و خرف ۲۳ پارہ ۲۵ آیت ۳)  
اور یقیناً ام الکتاب میں خداوند کے نزدیک البتہ علی ہیں حکمت والے  
اسی طرح سورہ الحجر ۱۵ آیت ۳۱ میں ارشاد خداوندی ہے۔ هذا صراطٌ عَلَىٰ  
مُسْتَقِيمٍ

وَهُوَ عَلَىٰ وَلِيٍّ	وَهُوَ عَلَىٰ
وَهُوَ حَمْ نَبِيٍّ	وَهُوَ دَمْ نَبِيٍّ
بَحْلُوَانٌ رُوبَّ انسَانٌ	بَرْمَ اَتَمَکَّ بُلَوَانٌ

تم علی حق کے ولی ہوئے نبی کے وصی ہوئے نور دیدہ نبی کے پتی ہوئے۔ نورم نوجیوتی سروپ ایشور کی پرم جوت سے بھر پور گیتا کے گھر میں تمہارے سوا کون پیدا ہوا۔ خدا کے پیارے رسول نے اپنی گود میں کس کو پالا اور اپنی لاڈلی بیٹی کس کو دی۔ تم علی ولی تم وہی نبی ہم قلی علی تم سب کے ولی سب تمہارے قلی ہم ناسوت تم ملکوت اور جبروت لاہوت اور اموت ہم طالب تم مطلوب ہم شیدا تم محبوب تم یقین علم الیقین عین الیقین تم حق حق نما، ہو دامین حق بائیں حق آگے حق پیچھے حق اوپر حق نیچے حق تم بولو حق۔ تم دیکھو حق تم دیکھاؤ حق تم سمجھو حق۔ تم سمجھاؤ حق۔

تم نے اپنے بھائی اور اپنے رسول مُحمد کو سب سے پہلے سچا پیغمبر مانا۔ جب عم رسول ابوالعب نے توحید کا اعلان سن کر کہا تبت یہاں تو ٹیس تیرا ہاتھ اے محمد (معاذ اللہ) تب کسی نے حق کا ساتھ دینے کی ہمت نہ کی۔ مگر تم نے ساری برادری میں کھڑے ہو کر کہدیا خدا ایک محمد اس کے رسول خدا حق محمد برحق رسول نے کہا۔ میں نبوت کا بادشاہ اور علی میرا وزیر تمہارے باپ ابو طالب نے بیکس یتیم نبی کو پالا۔ اور جب برادری نے نبی کا بائیکاٹ کیا۔ تو ابوطالب نے پہاڑوں کی ایک گھائی میں تین برس بھوک پیاس کی تکلیف اٹھائی۔ اس کٹھن وقت میں بس تم نبی کے ساتھ تھے۔ اور تمہارے باپ تھے۔ اور پاک خدا کی ذات تھی۔ جب برادری نے نبی کے قتل کی ٹھانی اور نبی نے بحکم الٰہی ہجرت کی ٹھانی تو فقط تم مقتل میں رسول مُحمد کے بستر میں چادر تان کر لیٹ گئے۔ تلواریں، نیزے، چھریاں، خنجر کالے کالے بادلوں کی طرح تم پر چھائے ہوئے تھے۔ مگر تم بے خوف بے غم بے کھٹکے رسول کے پچھونے پر رسول کی گدی پر رسول کے تخت پر اصل وارث اصل وہی اصل جانشین بنے لیئے تھے۔ بدر کے میدان میں لڑائی کی آندھی آئی ۳۲۳ پر ایک ہزار حریفوں کی گھٹا چھائی تم اور رسول کے چچا حمزہ تیروں کی بارش میں خدا پر خدا کے دین پر نبی پر نبی کی جان پر صدقہ ثار فدا قربان ہونے آگے بڑھے اور بڑے بڑے دشمنوں کو کاٹ کر ڈال دیا۔

پھر بارہ ہزار دشمن گرفتے چڑھ آئے۔ رسول نے خندق کھودی۔ صفائی کی اور خدا کے دین کی حفاظت کے لیے مرنے مارنے کے لئے تیار ہوئے۔ عمر بن عبدو دشمن کا وہ سردار جو ایک ہزار سپاہیوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ خندق پھانگ کر اندر آگیا۔ اور لڑائی مانگی۔

رسول نے دائیں طرف دیکھا کوئی مقابلے کے لئے نہ بڑھا۔ باہمیں طرف دیکھا کسی نے دشمن کے سامنے جانے کی ہمت نہ کی۔ دشمن نے یہ

حالت دیکھی۔ تو چینا آؤ کون سامنے آتا ہے۔ نبی نے دوسری بار صفوں کو دائیں باائیں دیکھا۔ کوئی نہ بڑھا۔ تو دشمن نے گستاخ ہو کر کہا۔ تم میں سے کوئی میدان میں آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ تو ہتھیار ڈال دو۔ اور ہار مان لو تم پہلی بار دوسری بار دشمن کے سامنے جانے کی اجازت مانگتے تھے۔ مگر ظل اللہ رسول اللہ اجازت نہ دیتے تھے۔ آخر تیسرا بار تم کو اجازت دی اور اللہ برق کی زبان سے فرمایا۔

”جاوَ عَلَى دَشْمَنَ سَعِيْدَ لِذَنْجَنَ جَاؤَ تَمَّ كُو خَدَا كَسْپَرَدَ كَيَا۔ اُور دَشْمَنَ كُو تَهَارَ سَعِيْدَ كَيَا“ تم آگے بڑھے مگر دشمن پر پھلا وار نہ کیا۔ اور کہا پہلے تو وار کر۔ اور تمہارا ماتھا زخمی ہو گیا۔ اور تم نے اپنا وہ ہاتھ اٹھایا۔ جو خدا کا ہاتھ بن گیا۔ تم نے وہ تلوار بلند کی۔ جو اس وقت خدا کی تلوار بن گئی تھی۔ اور تم نے خدا کے نام کی بڑائی کا ایک نعروہ لگا کر تلوار کا ہاتھ مارا۔ تلوار نے دشمن کا سر چیرا اگردن چیری سینہ چیرا اور دو ٹکڑے کر کے زمین پر ڈال دیا۔

تم نبی کے پاس آئے۔ نبی نے تم کو چوما۔ اور خدا کے آواز میں فرمایا۔

”اَلَّا عَلَى آجٍ تِيرًا كَامٌ سَارِي دُنْيَا مِنْ قِيمَتٍ تَكَ آنَّهُ وَالوْنَ كَامٌ سَعِيْدَ آگَهُ بَرْدَهُ كَيَا“

## باب دوم

### (ب) تبرکات انجلیل مقدس یوہنا کی انجلیل

اب جو فار قلیط تسلی دینے والا آئے گا۔ تو میرے لئے گواہی دے گا۔ لیکن میں پچ کھتا ہوں کہ میرا جانا ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہیں جاؤ نگا تسلی دینے والا نہیں آیے گا۔ وہ تم کو ساری سچائی کی بات بتادے گا۔ وہ تسلی دینے والی روح اپنی نہ کئے گی۔ بلکہ جو سنے گا۔ وہ کئے گی وہ میری بزرگی بیان

کرے گا۔ انہوں نے سوال کیا کہ نہ تو مسح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی پھر کیوں پتسمہ دیتا پھرتا ہے۔

مکاشفات یوحنا (جو مندرجہ بالا کتاب کے علاوہ ہیں)  
اصل کافی طویل اور معنی خیز ہے۔ آپ اسکو دوسری جگہ مکمل ملاحظہ کریں گے۔ فی الوقت اس کے ایک اقتباس کا منظوم ترجمہ (جو امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے متعلق ہے) ملاحظہ کریں۔

### معجزات انجلیل مقدس

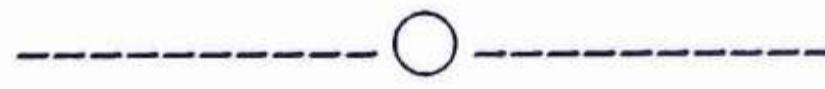
انجلیل کا آخری باب ”یوحنا عارف کا مکافہ“ ہے جس میں آنے والے واقعات معجزہ کی طرح بیان کئے گئے ہیں۔ بالخصوص اس کے باب پنجم کا ایک اقتباس لے کر اس کا منظوم ترجمہ پہلے شامل کر دیا جاتا ہے۔ جو میرے والد صاحب نے کیا مکمل مکافہ بعد میں پیش ہو گا۔

میں نے ایک چبوترہ دیکھا جس پر کھڑا ایک بڑہ تھا گردن اس کی کٹی پڑی تھی پھر بھی کھڑا وہ کشتہ تھا چار بزرگ جس کے بیٹھے تھے اس کے چاروں کونوں پر نور ہی نور کی بارش تھی گویا ان سارے گوشوں پر گھیرے تھی ان کو نبیوں اور ولیوں کی نورانی قطار جن کی تھی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار بڑہ اور اس کے آبا کا نام تھا پیشانی پر پڑھتے تھے سب درود و سلام اس جلوہ نورانی پر پھر ان کے پیچھے تھی قطاریں لاکھوں کروڑوں فرشتوں کی سب ہی تھے انگشت بندہاں عظمت پر ان بندوں کی

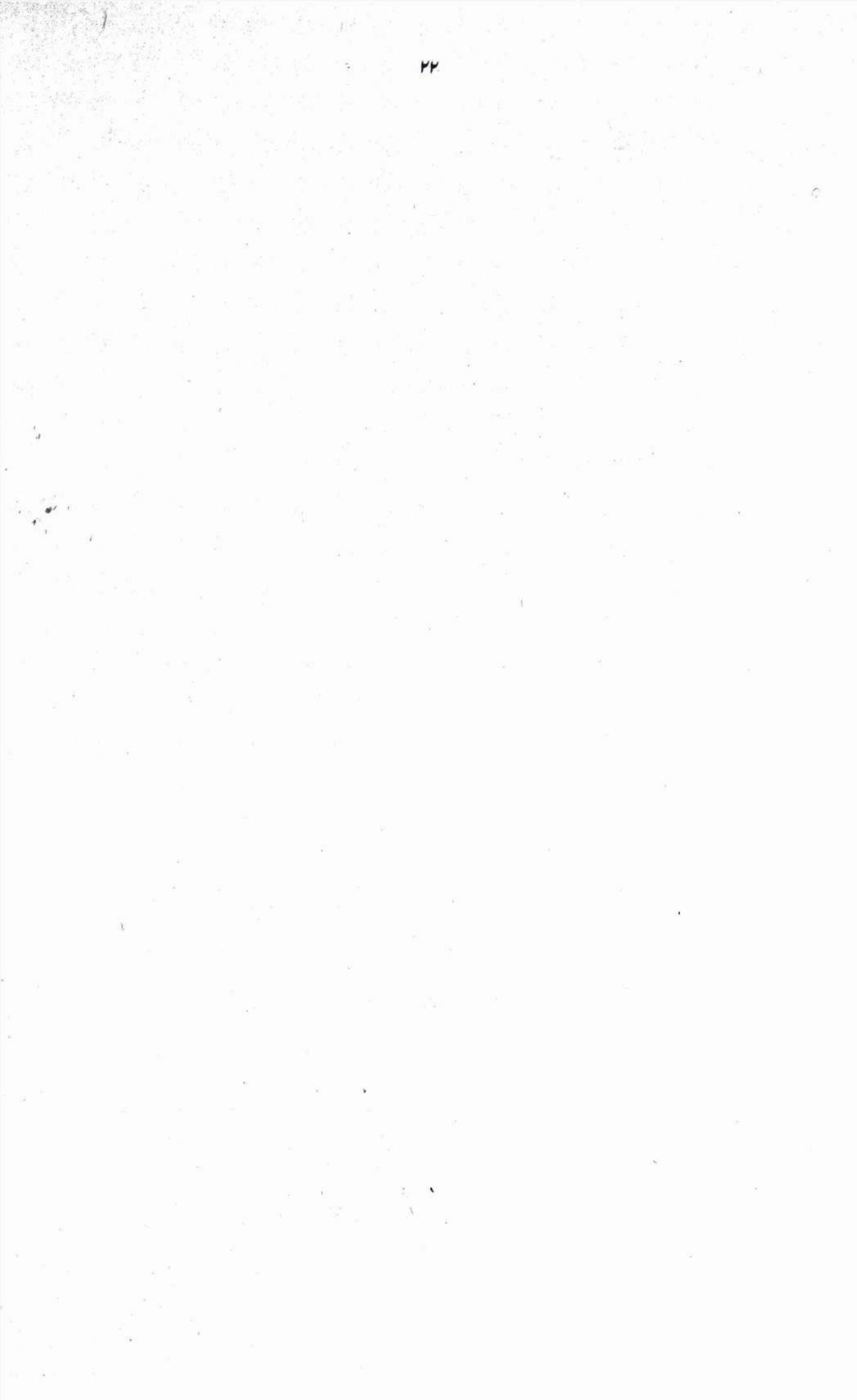
فضل خداوندی نے پکارا کون کتاب یہ لیتا ہے  
 نورانی بندوں نے کہا کیا ذمہ داری دیتا ہے  
 اے مالک یہ مرحلے تو کچھ اپنی بساط سے باہر ہیں  
 ایسی باتیں قبول کریں ہم کہاں کے ایسے ماہر ہیں  
 بے گردن کے ذبح عظیم نے اپنے ہاتھ بلند کیے  
 ساری ذمہ داریاں لے کر سب کے دل خرند کیے  
 سب نے کہا یہ بڑے ہی اس کتاب کے لینے کے لاائق ہے  
 جان دے کر سب کو خریدنے اس کا یہی حق فائق ہے  
 سب کے سب ہی مدح و شنا اس ذبح عظیم کی گانے لگے  
 اپنے اپنے طرز پر سب ہی اپنے رتبہ بتاتے گئے  
 یہ ہی اول یہ ہی آخر ساری آنکھیں دیکھیں گی  
 ساری قومیں اس کے غم میں اپنی چھاتیاں پیشینگی  
 اس کے خون کی یاد میں جو بھی اپنا لباس سجائے گا  
 اللہ اس کے آنسو پونچھ کر آب حیات پلائے گا



دودھاری تلوار بھی ان کی سبع مشانی کتاب بھی ان کی  
 ابدالا باد تک رہے گی قائم یہ سرکار بھی ان کی



ایک ایسی عورت بھی دیکھی جو سورج کو اوڑھے تھی  
 پیروں میں اس کے چاند تھا رکھتی سر پر بارہ ستارے تھی



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

## حصہ اول

### باب سوم قرآن انجیل اور مسلمان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وآلہ الطاپرین واصحابہ المنتجبین

إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ بِأُنْشَاتِنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسُهُمْ وَآمُوَالُهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجِنَاحُ إِذَا طِقَتِ الْأُنْوَافُ  
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَلَا يُقْتَلُونَ قَسَ وَعْدُ اللَّهِ إِذَا حَقَّ فِي النَّوْرَةِ  
وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أُوذَ فِي لِعْنَادِهِ مِنَ اللَّهِ فَأَسْبَشِرُ وَإِبْرَيْعِكُمْ  
الَّذِي بِأَنْعَمْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْقَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۃ توبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں کو اور انکے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے۔ کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے۔ توریت میں بھی انجیل میں بھی اور قرآن مجید میں بھی۔ اور یہ امر مسلسلہ ہے۔ کہ اللہ سے زیادہ اپنے عمد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنے اس سودے پر جس کا تم نے اللہ تعالیٰ سے معاملہ ٹھہرا�ا ہے۔ خوشی مناؤ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

جملہ اہل ایمان کا اس پر ایمان ہے۔ کہ قرآن مجید بلاشک و شبہ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے۔ اور اس میں کمی بیشی تغیر و تبدل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا ہم سب اس پر بھی یقین محاکم رکھتے ہیں کہ جس وعدہ کا

تذکرہ مندرجہ بالا آیات میں کیا گیا ہے۔ یقیناً حق ہے۔ اور تورات اور انجیل اور قرآن مجید میں بھی یقیناً موجود ہے۔ سورہ توبہ مسلمہ طور سے مدنی صورت ہے۔ لہذا آئیے پہلے قرآن شریف سے ہی دیکھیں۔ کہ اس سے قبل یہ وعدہ کس کس مقام پر موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔ سورہ آل عمران ہی کی آیت

-19-

رینا و اتنا ما وعد تنا علی رسک ولا تخزنا يوم القيمة انک لا تخلف الميعاد  
 ترجمہ - "اے ہمارے پور دگار ہم کو وہ چیز دے دیجے۔ جسکا اپنے پیغمبروں کی  
 معرفت آپ نے وعدہ کیا ہے۔ اور ہم کو قیامت کے روز رسوانہ کر سکھئے۔ یقیناً  
 آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے"

فالذين هاجروا وآخوه من ديارهم وأونوا في سبيلي وقتلوا وقتلو الأكفاف عنهم سياتهم  
ولادخلنهم جنة تجري من تحتها الانهار ثوابا من عند الله والله عنده حسن الثواب

## (مارہ ۳ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹۵)

پارہ ۱ دوسرے سو روپیں رہنے والے بھائیوں کے لئے اسی طرز میں ترجمہ ہے۔ جن لوگوں نے ترک وطن کیا۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور تکلیفیں دے گئے۔ میری راہ میں اور جہاد کیا۔ اور شہید ہوئے ضرور ہی ان کی تمام خطا میں معاف کروں گا۔ اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہیں جاری ہونگی، یہ عوض۔ اللہ کے پاس سے ہے اور اللہ کے پاس اچھا عوض ہے۔

وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابٌ مُّوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً دُوَّا هَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا  
لِمُتَذَكِّرِ الظَّاهِرِ وَبَشَّارِ الْمُحْسِنِينَ هَإِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبَّنَا اللَّهَ شُهْرٌ  
اسْتَقَامُوا فَلَدَّ حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُحِلُّونَ هَذَا وَلَيْكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ  
ظَلَّلُوكُمْ فِيهَا حَبَرًا ئَيْمَانًا كَمُوا الْعِمَالُونَ هَذَا وَصَيَّبَنَا إِلِّيْسَانٌ بِوَالِدِيْهِ  
إِحْسَنًا طَحَّمَتْهُ أُمْمَةٌ كُرْهَا وَضَعَتْهُ كُرْهَا وَحَمْلَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا طَ  
حَتَّىٰ إِذَا بَيَّغَ أَشْدَدَهُ وَبَلَغَ أَرْبُعِينَ سَنَةً لَاقَالَ رَبِّ أَوْزِعُتِيْهِ أَنْ  
أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرَضَهُ

وَأَصْلِحْ لِي فِي ذِرَّتِي بِإِنْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ لَكَ الَّذِينَ  
بَتَّقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَجَّا وَزُعْنَ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ طَوَّ  
عَذَ الصِّدِّيقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ هـ رَسُورَةُ الْأَحْقَافِ ۱۶ (۱۴۷)

ترجمہ۔ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو راہ نما اور رحمت تھی۔ اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے کے لئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لئے جن لوگوں نے کہا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور پھر مستقیم رہے۔ ان لوگوں پر خوف طاری نہیں ہوتا۔ نہ وہ غمگین ہونگے۔ (سورہ اعراف میں بھی اور بہت سے مقامات پر توریت اور انجلیل کا حوالہ موجود ہے) یہ لوگ اہل جنت سے ہیں۔ جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ بعض ان کاموں کے جو وہ کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک کام کرنیکا حکم دیا ہے۔ اس کو ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا۔ اور اسکو پیٹ میں رکھنا۔ اور اسکا دو دھن چھڑانا تیس ماہ میں پورا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے۔ اور چالیس برس تک پہنچتا ہے۔ تو کہتا ہے اے میرے پور دگار مجھ کو اس کی توفیق دیجئے۔ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں۔ اور میں نیک کام کروں گا۔ جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی ایسی ہی صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں۔ اور میں فرمان بردار ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے کاموں کو قبول کر لیں گے۔ اور انکے گناہوں سے درگزر کریں گے۔ اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں ہونگے۔ اس وعدہ کی وجہ سے جو ان سے کیا جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّفَسُ الْمُطَمِّنَةُ لَا إِرْجَعِي إِلَى رَسْلِكِ رَاضِيَةً فَرِضِيَةً فَادْخُلْي  
فِي عِبْدِي لَا وَادْخُلْي حَتَّى تُهُ

(پارہ ۳۰ سورہ آیت ۲۶، ۳۰)

ترجمہ۔ جو اللہ کے فرمان بردار تھے۔ انکو ارشاد ہو گا۔ کہ اے اطمینان والی

روح تو اپنے پوروگار کی جوار رحمت کی طرف چل۔ اس طرح کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش ہو ادھر چل کے تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا (یہ بات ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ کہ توریت زبور اور صحف قدیم اپنی اصل حالت میں نہیں ہیں۔ ان کے متعلق نازل شدہ اصل کلام ہونیکا دعویٰ بھی نہیں ہے۔ بلکہ کسی نہ کسی توسط سے مرتب شدہ ہیں لیکن ہم کو حکم ہے۔ اصل کتب پر ایمان رکھنے کا)۔

ارشاد خداوندی ہے۔ يَا يَهُوَ الَّذِينَ أَصْنَوُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابَ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابَ الَّذِي أَنْزَلْنَا مِنْ قَبْلِ وَمِنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(سورہ انس آیت ۱۳۶ پارہ ۵)

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی۔ اور ان کتابوں کے ساتھ جو پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اسکے رسولوں کا اور روز قیامت کا وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔

بحالت موجودہ عملًا یہی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ جس حالت میں ہے۔ ان ہی سے حتی المقدور استفادہ کیا جائے۔ اور اصل حقیقت کی تلاش جاری رکھی جائے۔ اور لہذا ہمارا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہم ان کتب مقدسہ سے بھی معلومات حاصل کریں۔ ہمارے سامنے دشواری یہ ہے۔ اب جو کتب انجیل مقدس کے نام سے بائیبل سوسائٹی شائع کر رہی ہے۔ اس میں آج تک ہر ایڈیشن پر لکھ دیا جاتا ہے۔ (Revised Version) اس میں آج تک تغیری پیدا کیا جاتا ہے۔ اس میں عہد نامہ قدیم (صحف توریت زبور وغیرہ) وہ ہے جو بہتر (۲۷) علماء کی نگرانی میں عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا۔ یہ ۲۷ ق م کا عہد اصلاح تھا۔ جس میں ایک سو صفحات میں ۷۱ ترمیمات کا ہونا

تسلیم شدہ ہے۔ بہت کچھ حذف کیا گیا۔ طویل مضامین کو مختصر کر دیا گیا۔ آنتایہ ہے کہ بعد مسح بھی یہ کیفیت جاری رہی۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ کا نسب نامہ بھی متی اور لوقا میں مطابق نہیں ہوتا۔ حالانکہ انکے متعلق بھی دعویی نہیں کہ جو کلام نازل ہوا۔ وہ براہ راست درج ہوا بلکہ ایک تاریخ ہی ہے جو دوسروں نے لکھی۔ کلام مقدس مطبوعہ پاکستان میں ہر کتاب کے لئے ”تصنیف“ کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً توریت تصنیف حضرت موسیٰ وغیرہ کسی کا عمل اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے عین مطابق ہو۔ یہ بھی مسلمہ ہے۔ کہ انبیاء اولیاء ہر خطہ ارضی پر آئے۔ اور تمام انسانوں کی اصلاح کی کوشش کی۔ لیکن ہم ان مصلحیں کونہ و ثوق کے ساتھ نبی ہونا کہہ سکتے ہیں۔ نہ نبی نہ ہونا اس طرح کسی قوم یا مذہب والوں کے کسی عمل سے یہ یقین کر لینا کہ یہ وہی حقیقت ہے۔ جو نازل شدہ ہے۔ صحیح نہیں ہے۔

صحف قدیم میں کہاں کہاں آئندہ آنے والوں کا تذکرہ ہے۔ یہ مضمون نیا نہیں ہے۔ اس پر بہت کچھ کام بزرگوں نے کیا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے مسلمانوں کو آریہ سماج کی یلغار کا استقدار سامنا تھا۔ کہ قادیانیت کو بھی برداشت کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی دراصل مسلمانوں کی حکومت بھی کوئی اسلامی حکومت نہ تھی۔ جس نے ناجائز ہندو مسلم شادیوں کو رواج دیا۔ لیکن شاہی کے لئے شہزادوں کی آپس کی لڑائی اور جنوبی ہند میں مسلمانوں کی سلطنت پر قبضہ کرنے کی بے سود کوشش نے مسلمانوں کی تعداد نصف سے بھی کم کر دی اور ان کے جذبہ جہاد کو بھی سرد کر دیا ہر باقتدار فرد خود کو مستحق تصور کرتا تھا۔ کہ شریعت کا رخ جس طرح چاہے موزڈے۔ اور بادشاہ فقط خود کو اقتدار الٰٰ کا مظہر تسلیم کرالے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عہد مغلیہ میں بھی ہر طرف مسلمان ہی مرتے رہے۔ اور بادشاہ ”طاوس و رباب آخر“ یا اپنے۔

بھائیوں اور ان کے ساتھیوں کو مارنے اور لوث کھوٹ میں مصروف رہے۔ کسی نے بھی تبلیغ دین کی طرف توجہ نہ دی۔ ورنہ جس قدر اقوام اور مذہب بر صغير میں موجود تھے۔ ان کے تمام بزرگوں کے ناقابل تردید کلام موجود تھے۔ جو ہزاروں سال پہلے بیان کئے گئے تھے۔ اگر انکو سامنے لایا جاتا تو آج کوئی بھی سابقہ دین پر نہ رہتا۔ ہم اس مضمون میں ان میں سے کچھ ارشادات کے حوالے دیں گے اگر ہند میں بی بی پاک دامن سید علی ہجویری دامتَکُنْخ بخش خواجہ فرید کنخ شکر خواجہ اجمیری وغیرہ تشریف نہ لاتے۔ تو تبلیغی کام بالکل نہ ہوتا۔ اور تمام ہندوستان ہندوؤں کا ہی ہوتا۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ مسلمان صاحبان اقتدار کے علاوہ عیسائی خفیہ ادارے بھی مسلمانوں میں فرقہ واریت کی وبا پھیلانے میں پیش پیش رہے۔ اگر کوئی شبہ ہو تو قسم کی کتابیں پڑھیں۔ اور ان میں ذکورہ لڑکیوں کے کارہائے نمایاں ملاحظہ کریں۔ ہم نے ایک غلط تاثر کو سیاسی رشتہوں کے سبب اپنا لیا ہے۔ کہ حکمران ظل اللہ ہوتا ہے۔ اور اسکو شریعت کے احکام میں بھی روبدل کا اختیار ہے۔ حکمران کیا ہوتا ہے۔ دیکھنا ہو تو حکم خداوندی کی تین آیات ملاحظہ فرمائیں۔ اور ایک آیات رحمت ملاحظہ کریں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشَهِّدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قُلُوبِهِ  
وَهُوَ أَلَّا يَحْصُمُهُ وَإِذَا تَوَلَّ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدُ فِيهَا وَمُهْلِكَ الْحُرْثَ وَالنَّسْلَ طَ  
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَه وَإِذَا قِيلَ لَهُ أَتَقُولُ اللَّهَ أَحَدٌ ثُمَّ الْعِزَّةُ بِالْإِلَهِ مَحْسُبَهُ  
جَهَنَّمُ وَلِبُسْتَ الْمِهَادِه وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِئُ لَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ طَ  
وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِه      (سورۃ بقرہ آیت ۲۰۶، ۲۰۷)

ترجمہ انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باقی دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اور اپنی نیک نیتی پر بار بار خدا کو گواہ ٹھرا تا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے۔ جب اس کو اقتدار حاصل

ہو جاتا ہے۔ تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے حالانکہ اللہ جسے وہ گواہ بناتا تھا فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ سے ڈر تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جمادیتا ہے۔ اور ایسے بندوں کے لئے تو جہنم ہی کافی ہے۔ جو بہت براٹھکانہ ہے۔ اور دوسری طرف انسانوں میں ہی کوئی ایسا بھی ہے جو رضاۓ اللہ کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے۔ اور ایسے بندوں پر اللہ بہت صریان ہے۔ ”غرض اسلام میں اگر احادیث میں ۳۷ فرقوں کا تذکرہ نہ ہوتا۔ تو سینکڑوں بھی کہہ سکتے تھے۔ الغرض کہنے کو تو سب شیعہ یا سنی ہیں لیکن تفصیل میں جائیں تو خدا معلوم کیا کیا ہیں۔ اور ”دین ملائیں فی سبیل اللہ فساد“ پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ورنہ اختلاف کا سبب حقیقی کوئی نہیں۔

جب انگریزوں کا عمد آیا تو عام اصول کے تحت جس سے حکومت حاصل کی جائے۔ اس طبقہ کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ مسلمانوں ہی کو تختہ مشق بنایا گیا۔ جنگ آزادی جس کو مسلمان مورخ بھی غدر کہنے کو مجبور تھا۔ اس نے تو بیڑا غرق کر دیا۔ خدا غریق رحمت کرے۔ سر سید احمد خان اور انکے چند رفقاء کو جنہوں نے انگریزوں کو مطمئن کیا۔ کہ وہ عام مسلمانوں کو سابقہ حکمران حکومت کے نمائندے تصور نہ کریں ورنہ مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ بلکہ ان دو قوموں کو علیحدہ علیحدہ رکھیں۔ نتیجہ یہ ہوا دو قومی نظریہ وجود میں آیا۔ بالآخر جنگ عظیم (۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء) نے مسلمانوں کی قربانیوں کی بدولت انگریزوں کو بھی قائل کر لیا۔ ۱۹۲۳ء میں مفتی عبدالقدیر بدایونی مرحوم و مغفور (جو عبدالحامد بدایونی کے بھائی تھے اور سلطنت دکن میں مفتی اعظم شرع تھے) نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں ثابت کیا۔ کہ ہندو مسلم دو قومیں ہیں جن کا تصور سلطنت بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔ غرض اسلامیہ مدارس اور کالج

وجود میں لائے گئے۔ گو بعض علماء نے سخت مخالفت کی۔ اور کفر کا فتوی بھی دیا۔ مگر کام ہوتا ہی رہا۔ یہاں تک کہ قائد اعظم اور ان کے احباب نے بازی جیت لی اور کفر کا فتوی بھی بے اثر رہا۔ اور کافر اعظم بھی بے معنی لفظ ثابت ہوا۔

مسلمان اس وقت تک میدان میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ جب تک وہ مصائب مخالفین میں گھرا ہو اس وقت اس کا جذبہ توکل بخدا اخوت باہمی آسمان کو چھوتا ہے۔ اور جب اطمینان ہو جاتا ہے۔ کہ کوئی تو لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ شدھی سنکھن عیسائی گری نہ رہی۔ تو پھر سوکیوں نہ جائے۔

ان حالات میں اس نوعیت کی تحقیقات پاکستان بننے کے بعد بہت کم ہو گئی۔ پھر بھی بیسویں صدی کے آغاز میں مفتی بدر الدین تفضل علی حکیم سید سرفراز حسین عبید اللہ امرت سری سید ہادی حسن عبدالرحمن چشتی دائرة تحقیقات اسلامی کھجور تحقیقات حیدری المعرف شبلی نعمانی سلیمان ندوی وغیرہ نے بہت کچھ کیا۔ لیکن بہت سے کتب کا ملنا ناممکن ہو گیا۔ حکیم سید محمود گیلانی جو سالہا سال اخبارات اہل حدیث کے ایڈیٹر رہے۔ انہوں نے بھی تحقیق کا بیڑا اٹھایا۔ ان کی بہت بڑی لا بصری بھی ہندوستانی فوج کے حملہ کی نذر ہو گئی پھر بھی بہت سی کتب ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ غالبہ ہوتی جا رہی ہیں۔ ان تمام مسائل پر ان کی اور قدیم مصنفوں کی تصانیف موجود تو ہیں۔ مگر نایاب یا کمیاب ہیں ہمیں ان سب کے تذکرہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمارے علاقہ جنوبی ایشیا میں زیادہ تر ہندو مسلمان اور عیسائی آباد ہیں۔ اس سے ان کی مقدس کتابوں سے بحث کرنا آج کل کی فضائیں کافی ہے۔ تاریخی اعتبار سے سلسلہ قائم کرنے کی بجائے ہم نے توریت، زبور انجیل اور صحف قدیم سے زیادہ بحث کی۔ ان تمام باتوں کا مأخذ مختلف کتب میں اہم ترین غور طلب بات یہ ہے۔ کہ کیا ان بزرگوں نے جو زحمت فرمائی ہے۔ اسکو کافی

تصور کر کے اس پر آئندہ بھی انحصار کیا جائے۔ جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے۔ کیا اب بھی ہم یہی لکھیں کہ ”فار قلیط“ آنے والا ہے۔ یا یہ کہ آخری نبی آیگا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ چونکہ یہ قرآن شریف میں لکھا ہے یقیناً درست ہے لیکن عیسائی کیوں ماننے لگا۔ کیونکہ جب ہم اس پر استدلال کریں گے۔ کہ یہ انجیل مقدس میں لکھا ہوا ہے۔ کوئی انجیل مقدس سے مقابلہ کریگا۔ تو مایوسی ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ان کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ میرے نزدیک دونوں باتیں بھی ایسی ہیں۔ جن کو بالکل قطع نذر کرنا درست نہیں ہے۔ لہذا میں نے ان بزرگوں کی تحقیقات کا نچوڑ درج کرنے کے علاوہ موجودہ انجیل سے مقابلہ کر کے بالخصوص ان ہی امور پر بحث کی ہے۔ جو موجودہ شکل میں انجیل میں بھی موجود ہیں۔ جن سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی صورت دوسرے مذاہب کی کتب کی بھی ہے۔ وہ یا تو ملتی ہی نہیں۔ یا بہت کچھ تغیر و تبدل کے بعد میں نے یہ لحاظ رکھا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ترجمہ بھی ان ہی کا کیا ہوا ہو۔ نہ کہ کسی مسلمان کا۔

اکشہار فاتحہ برائے ایثار ثواب  
 مر عبیدہ بیگم سید و جید الحسن زیدی  
 میر جسٹر سید اعزاز الحسن زیدی مرحوم

اور بچے

## حصہ دوم صحف قدیم کے بالواسطہ اقتباسات

### باب اول تذکرہ سرکار رسالت قبل ولادت باسعادت دعائے حضرت آدم

فَتَلَقَّىٰ أَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ الْتَّوَابُ السَّجِيمُ هُ قُلْنَا أَهْبِطُوا  
مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِنَكُمْ مِّنْهُ مُهْدَدٌ فَمَنْ تَبَعَ هُدًى فَنَلَّ حَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
وَلَأَهْمُمْ يَحْرُّ نُونَهُ

(بابرہ ا سورۃ بقرہ آیت ۳۶-۳۷)

حضورؐ نفوس قدسیہ نجاعیہ السلام کے علامات ظہور تمام ادیان و مذاہب کی کتب مقدسے میں پائے جاتے ہیں۔ اور کائنات عالم کے ہر مذہب ہر قوم ہر ملک کے رہنمایان کرام اور پیشوایان عظام نے اپنے اپنے وقت میں حضورؐ پیغمبر اعظمؐ اور آپ کے آل مکرم کی تخلیق مقدس کے آثار اور نشانات فضائل و شماہیں نہایت شرح و بسط سے بیان فرمائے ہیں۔ یہاں تک کہ حضورؐ چمازدہ معصومینؐ کے ادوار میں جو کچھ ہونے والا اور جو کچھ ان پر گزرنے والا ہے وہ بھی تفصیل سے درج ہے۔ بعض بشارات ملاحظہ ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ حضرت آدمؐ ابوالبشر نے اپنے پورودگار سے معدرت کے چند الفاظ سیکھے ہیں۔ پس خدا نے ان الفاظ کی برکت سے آدم کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔ میریان ہے اور جب آدمؐ کو حکم دیا۔ کہ یہاں سے اتر جاؤ تو یہ بھی کہا کہ ہمارے پاس سے ہدایات آئیں تو اسکی پیروی کرنا کیونکہ جو لوگ میری پیروی کریں گے۔ ان پر قیامت میں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہو نگے۔

تفیر درمنشور میں علامہ سیوطی نے تحریر فرمایا۔ کہ جن کلمات کی برکات سے خدا نے حضرت آدمؐ کی توبہ قبول کی۔ وہ اسماء پنجتن پاک یعنی محمدؐ، علیؐ،

فاطمہ، حسن، حسین تھے حضرت شیخ سلیمان قدوسی مفتی اعظم قسطنطینیہ نے مشہور تصنیف نیا بیع المودت میں تفصیل سے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

خدا نے آدم کی طرف وحی کی کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر مجھے اپنے دو بندوں کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا۔ تو بالکل تمہیں پیدا نہ کرتا۔ آدم نے عرض کیا۔ اے میرے معبود وہ دونوں مجھے ہی سے ہوں گے۔ فرمایا ہاں وہ تم سے پیدا ہوں گے۔ ذرا اپنی آنکھوں کو بند کرو۔ اور اوپر دیکھو۔ حضرت آدم دیکھتے ہیں۔ کہ دامن عرش پر کچھ تحریر نمایاں ہے۔ محمد رسول اللہ نبی رحمت اللہ والہ وعلیٰ متبہ الجتہ حضرت آدم کی دعا اس طرح ہے۔ اللہم بجاه محمد وعلیٰ وفاطمہ وحسن وحسین وطبسن من الام اما تفضلت۔ قبول تو بی و ز عفران ولی العادی من مراتبک الی مرتبتی۔

زمانہ حال کے فاضلوں میں اعلیٰ حضرت احمد رضا صاحب قبلہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اనے بھی اپنے مختصر تفسیری نوٹ میں سرکار دو عالم کے نام کی صراحة فرمائی ہے۔ اور حضرت آدم کے رونے اور دس محرم کو توبہ قبول ہو نے کا تذکرہ فرمایا ہے۔

یہ تذکرہ تو محض حصول برکت کے لئے کیا گیا۔ ورنہ میرا مقصد مسلمانوں کی کتابوں کا تذکرہ کرنا نہیں ہے۔ فضیلت وہ ہے جس کو ماننے پر دوسرے لوگ بھی مجبور ہو جائیں۔  
(یہ تذکرہ پہلے بھی آچکا ہے)

## حصہ دوم باب دوم

### جنتر منتر

قدیم زمانہ میں یعنی کم از کم تین ہزار سال سے قبل سارے علاج معالجہ

کا دارود ار روحانی علاجوں منتروں، جنتروں پر تھا۔ مصری قبطی ان علوم میں یہ طولی رکھتے تھے۔ تقویم قدیم میں جس کا ترجمہ ڈاکٹر حکیم نے کیا ہے۔ ایلافش قبطی کا مشہور طلسم یہ درج ہے۔ ”چل چل کر میرے جادو سب پر غالب ہو جا۔ اے میرے طلسم بھلا تو کیوں اثر نہ رکھے گا۔ تجھے تو میں نے محمدؐ کا اسم پڑھ کر پھونکا ہے۔ غالبوں کے غالب علی ابن ابو طالب کے وسیلہ سے دیکھنا میرا طلسم ضائع نہ ہو جائے اس میں مصائب والے حسین کا نام ہے۔ بھلا تو کیوں اثر نہ کرے گا۔ تجھے تو میں نے محمدؐ کا اسم پڑھ کر پھونکا ہے۔ یہ دو نام تو وہ ہیں۔ ایک کے حکم سے ڈوبا ہوا چاند چڑھ آتا ہے۔ تو ایک کے حکم سے چاند ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سب پر غالب آنے والے سردار محمد علی حسن حسین عرب کے شہنشاہ ہیں۔“

برطانیہ میں قدیم زمانہ کے مشہور جادوگر کا منتر سحر باطل کرنے کے لئے ایسا تھا۔ کہ ”بارہ اور چودہ بزرگوں کا واسطہ یہ جادو ٹوٹ جائے۔“ ان بزرگوں میں اول مسلمہ طور پر سرکار دو عالم کی ذات با برکت ہے اور چودہ معصومین سے بھی سب واقف ہیں جو آپ کی اولاد ہیں (یعنی سرکار دو عالم۔ حضرت فاطمہؓ اور بارہ ائمہ طاہرین)

### پدمانتر

اہل ہند کے سنکریت کے منتر کا ترجمہ ”خدا نے پانچ نفوس کو بنایا۔ ہر کام میں جیتنے اور سنوارنے کے لیے وہ پانچ پاک نفوس محمدؐ فاطمہؓ علیؓ اور ان کے نور نظر حسنؓ اور حسینؓ ہیں۔

### گیش منتر

گو لڑائی بڑی خطرناک ہے۔ مگر شیر خدا کے طفیل فتح یقینی ہے۔ وہ جس

نے خیبر کا قلعہ توڑنا ہے دشمن کو بھی چور چور کر دیگا۔ یا محمدؐ یا علیؐ

### بھاگ منتر (براۓ اولاد)

خدا کی تقدیس کرنی چائے۔ جس نے فاطمہ جیسی مرادیں دینے والی پاک خاتون براۓ اولاد پیدا کی وہ اولاد بخشنے والی بڑی ہی محترمہ عورت ہے۔ ششماہ محمدؐ کی لخت جگر ہے۔ اسکی وجہ سے ہی اولاد کی مبارک باد ملے گی۔

### اندرامہندرامنتر (براۓ حاجت روائی)

اے اندرائیے مہندر تم میں سے ایک بھائی نے غروب شدہ آفتاب دوبارہ نکلا اور ایک بھائی نے چاند کو دو ٹکڑے کیا۔ جب تم دونوں بھائیوں میں اتنی طاقت ہے۔ تو خدا کے لئے ہمارے سب کام سنوارو اور کامیابی بخشو۔

قدیم جرمی بمحاذ ترجمہ Dr. Elfeeze

چل میرے محبت والے جادو محمدؐ کے نام سے اور بہادروں، کی مانند شجاعت دکھا علیؐ کی بدولت کہ ان دونوں سے ہی دنیا قائم ہے۔  
بابلی جادوگر Sharam کا طسم تاریخ رملانیہ میں فرانسیسی مورخین اس طرح لکھتے ہیں۔

### دفعیہ دشمن

اے دنیا کے دشمنو اور نقصان پہنچانے والے ظالمو تم محمدؐ کے بھائی حیدرؐ سے ڈرو۔ ورنہ تمہیں کچل دے گا۔

## دفعیہ زہر

اے سبط احمد اے زہر پینے والے حسن تو نے بڑی جرات مندی اور دلاوری سے زہر کا جام نوش کیا۔ تاکہ دوسروں کا زہر دور کرے۔

## فتح

دشمن کا لشکر ہم سے لڑنے آیا ہے۔ مگر فلکر کی بات نہیں۔ علیؑ کا نام لینے سے دشمن دم دبا کر بھاگ جائیگا۔ اس طرح جیسے شیر کو دیکھ کر لو مژی فرار ہوتی ہے۔ یا محمدؐ یا علیؑ۔

مویشیوں کا غائب ہونا اور واپس مل جانا  
یا علیؑ شیر میرے (گھوڑے) کو لایئے گھیر دکن کے صوبہ مرہٹواری،  
تل کانہ کرناٹک تک کی ایسی عورتیں بھی جو جا بیل ہیں۔ ان کو یہ منترياد  
ہے۔ عربی اور روسی ناشناس قدیم چین میں سانپ روکنے کے لئے دروازوں پر  
خط عربی ”حیدر“ بطور طسم لکھا ہوتا تھا۔ ہند قدیم کا طسم جو سانپ کا زہر  
اتارنے میں مشہور ہے۔ اس کا ترجمہ اس طرح ہے۔  
خدا پکارے کو محمدؐ سانپوں میں بس کیسا محمدؐ علیؑ حسن پکارو نز بس کرے  
خدائے۔

ہمارے خاندان نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ کہ اللہ نبی شفیع علیؑ ولی کہنے سے  
زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے پانچ منٹ یہ پڑھ کر ہاتھوں سے سہلاتے رہیں۔  
بیو ش کو ہوش آ جاتا ہے۔

## نوث

یوضا عارف کے مکاشفہ میں ایک بچے کا تذکرہ ہے۔ جو جھوٹے میں سانپ

سے کھیلے گا۔ مسلمانوں میں اس بات کی وضاحت اس طرح ہے۔

جب علیؑ نے مدد میں دو کرکے اثر رکھ دیا  
ماں نے خوش ہو کر علیؑ کا نام حیدر رکھ دیا

## حصہ دوم

### باب سوم

#### ہندو مند ہبی کتب

حیدر اصل میں عقل و دانش کے ساتھ اپنی روحانی باپ کی عطا کردہ صداقت کو پکڑے گا۔ اور کہے گا۔ کہ اسی صداقت کی بدولت میں تم میں سورج جیسا پیدا ہوں۔ اور میں اسی روحانی باپ کی تعلیم کے مطابق اپنے اصول کو مزین کرتا ہوں جس سے میں خود بھی طاقت حاصل کرتا ہوں مندر کے بھائی اندر کے جنم لینے اور بہادری دیکھانے کا مرکز بڑا مندر ہو گا۔ اسکے حیرت انگیز کاموں کے باعث اس کی شرت کو کون نہ نے گا۔ نہیں مٹایا جاسکتا اور نہیں رو کا جاسکتا۔ اندر کا نائب ہونا وہ رشتہ ایسا ہے۔ جو اپنے گیان کو ہی استعمال کرے گا۔

لالہ کشور رام دید شاستری کے ترجمہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

جو دنیا کو چمکائے گا۔

اک بڑا مہاتم آئے گا

وہ سچی بات بتائے گا۔

وہ اندر بن کر آئے گا

وہ تو آگ میں سیدھا جائے گا۔

وہ اس کا درس کھلائے گا

اک پوتی پڑھے پڑھائے گا۔

وہ سارے پاپ مٹائے گا

اگر کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو ۳ محرم کو بعد مغربیں ہمارے یہاں خود

دیکھ لیں کہ کس طرح آگ پر ماتم ہوتا ہے اور خود بھی چل سکتے ہیں۔ آگ کے ماتم کا اشتہارِ مسلک ہے۔

### سام وید

سام وید رسالہ مهارشی مصنفہ مولانا شنا اللہ امرت سری مرحوم و مغفور بحوالہ ہندو کتب قدیم وہ سچے اور پاک دین کو پھیلانے پڑھانے اور سیکھانے والا ہوگا۔ اسکی آواز میں بھلی کی گرج اور گونج ہوگی۔ دشمن بھی تعریف کریں گے۔ وہ حلقوں کو توڑنے والا ہوگا۔ خوبصورت جوان بہت عقل مند خدا کی قوت اور بے پناہ طاقت کا مالک ہوگا۔ پتھر کے نزدیک جنم لے گا۔ بڑے شوالے کی دیوار پھٹے گی۔ اسکا نام اندر ہوگا۔ خدا کا ہم نام ہوگا۔ وہ اپنے مہاراج کے ساتھ ہوگا۔ جونڈر ہوگا۔ اور آزاد ہوگا۔ آسمان سے اس کے لئے ہزار ہاتھ آئے ہیں۔ بڑی شان اور فضیلت بیان کی ہیں اسی کے ذریعے سے دعا کرو۔

### رامائن

رام چندر جی نے کہا۔ وہ راجوں کا راجہ اپنے روشنی کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ (بد رلد جھی بھمالہ) جس کے ساتھ بڑا گروہ ہوگا۔ وہ پانچ کنگروں والا تاج پہنے گا۔ اور اس کے سب سے بڑے کنگرے کا نام ہوگا۔ ”ایلیا“ اس کے طفیل دعا کرو۔ (اجودھیا کابن بانسی پنڈت شنکر داس) کرشن جی کی دعا کا ترجمہ جو پنڈت راما دھن نے حسب ذیل کیا ہے۔ تجھے اس ذات کی قسم جواکاش اور دھرتی کا جنم کارن (باعث تخلیق کائنات ہے) اس کی قسم جو میرے پیارے کا پیارا ہے۔ تیرے پر یتم کا پر یتم ہے۔ جو اعلیٰ ہے دنیا کے سب بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمکتا رکھا دے گا۔ تو میری بنتی سن جھوٹوں

کو شت (تباه) کر پھوں کو فتح دے۔

### رام چندر جی و کرشن جی

اجودھیا کے شاگردوں سے رام چندر جی نے کہا کہ راجوں کا راجہ اپنی روشنی کے ساتھ ظاہر ہو گا جس کے ساتھ بڑا گروہ ہو گا۔ وہ پانچ کنگروں والا تاج پہنے گا۔ اس کے سب سے بڑے کنگرے کا نام ایلیا ہو گا (حوالہ اجودھیا کا بن باسی مصنفہ شنکر داس مطبوعہ آگرہ ۱۹۲۳ء) پانڈوں اور کوروں کی مشہور جنگ میں جب سری کرشن جی کو رک्षتر کے میدان میں تشریف لاتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سچائی کے طرفدار تو محض مشہی بھر ہیں۔ مگر پرستاران باطل کے ٹڑی دل لشکروں سے زمین الٹ پڑی ہے۔ کرشن جی اپنے سرفروشوں کو ضروری اپدیش دینے کے بعد تخلیہ میں جاتے ہیں۔ اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے زمین بوس ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ ”ہے پر مشور پر ماتما تجھے اس ذات کی قسم جو اکاٹش اور زمین کا جنم کارن ہے۔ اور اس کی قسم جو تیرے پیارے کا پیارا۔ تیرے پریتم کا پریتم ہے تجھے اس کا واسطہ جو عالی ہے۔ جو سنوار کے سب سے بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمکتا رہے گا۔ تو میری بنتی سن جھوٹے راکشوں کو شت کر اور پھوں کو فتح دے۔ ہے ایشور۔ ایلا۔ ایلا ایلا۔

(رسالہ کرشن جنیتی مؤلفہ پنڈت رام دھن صفحہ ۲۷ شائع کردہ ساگری بتکالیہ دہلی مطبوعہ ۱۹۳۱ء)

کرشن جی کے ان دعائیہ فقروں کے ایک ایک لفظ پر غور کیجئے۔ وہ کس خوش اسلوبی اور کس وضاحت سے اکاٹش اور دہرتی کا جنم کارن یعنی باعث تکوین ارض و سما کو پکار رہے ہیں۔ پھر زینت ارض و سما کے پیارے کے پیارے اور اسکے پریتم کے پریتم (حبيب نبی محترم) کی قسم دے رہے ہیں۔

اسکے بعد اسکا نام بھی پکارتے ہیں۔ یہ جو ایلیا سنکرت کا ایک قدیم لفظ ہے۔ جو عربی کے اعلیٰ یا عالیٰ کے ہم پلہ ہیں۔ مگر کرشن جی مذکورہ اسم گرامی کی خود ہی تشریع بھی فرمادیتے ہیں۔ کہ وہ سنوار کے سب سے بڑے مندر (دنیا کے قبلہ کعبہ حرم محترم) میں کالے پتھر (حجر اسود) کے نزدیک اپنا چمکتا ر (جلوہ یا معجزہ) دیکھائے گا آخر میں انہوں نے تین دفعہ ایلا، ایلا، ایلا کہا ہے اب محل نظر یہ بات ہے کہ ”ایلا“ کون ہے۔ اس کے معنی ہم سے نہیں۔ ایک مندرجہ بالا دویار تھی پنڈت سے ہی سن لمحے۔

”پراجیں سے کی پرانی زبانوں میں ایک سنکرت بھی ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ سب سے پرانی بولی ہے۔ کوئی کوئی لفظ ایسے بھی ہیں۔ جو آج کل عام لکھنے پڑھنے میں آتے ہیں۔“

اس طرح کا ایک نام ہے۔ ایلا۔ اس کا مطلب ہے۔ بڑے ہی اوچے درجہ والا اور آہل یا آہلی یا آلی بھی اسی سے نکلا ہے۔ جس کا عربی زبان میں لکھتے ہیں۔ اعلیٰ، عالیٰ، علی، تعالیٰ وغیرہ پراجیں کی دیدوں میں سے بہت لفظ ملتے ہیں۔ جن کو پڑھنے والے شبہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ عربی کے بگڑے ہوئے یا سنکرت سے عربی میں چلے گئے۔“

کتاب ناگر ساگر مؤلفہ پنڈت کرشن گوپال مطبوعہ سپورن پریس آگرہ شائع کردہ نارائن بکڈپو آگرہ ۱۹۱۷ء صفحہ ۲۱۱ ایڈیشن دو مم لفظ ایلا کی مندرجہ بالا تشریع سے ثابت ہے کرشن جی کا اپنی دعا میں آہلی یا ایلا کہنا حضرت علیؑ سے امداد کی درخواست کرنا تھا۔ اسی لیے انہوں نے بار بار آپ کا اسم مبارک ورد زبان کیا۔ اگر نہیں تو اہل ہنود عالمان سنکرت بتائیں۔ کہ آہلی یا ایلا کے کیا معنی ہیں۔ اور سنوار کے سب سے بڑے مندر کا کالا پتھر کہاں ہے۔ اور اس میں کسی آہلی یا ایلانے اپنا چمکتا ر دکھایا۔

کانت پونجھ۔ اور۔ سانک رکھیا

مہادیو جی اپنی الہیہ محترمہ پاربھی سے فرماتے ہیں۔

چھ ہزار سال کے بعد مندر کے (یعنی مکہ) کے ملک میں کہ دریاؤں کے درمیان میں وہ زمین واقع ہے۔ وہ بڑا قادر اس مقام میں ایک عجیب طرح کی مخلوق آدم کی اولاد میں پیدا کرے گا۔ وہ زمین بُش کے لائق یعنی اس بڑے قادر کی جگہ ہوگی۔

پاربھی وہ کانت پونجھ کی پیٹھ سے پیدا ہوگا۔ اور معرفت الٰہی یعنی اللہ کی پہنچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا۔ اور اس سے موتی پیدا ہوگا۔ اور اس کی عورت کا نام سانک رکھیا ہوگا۔ وہ تینوں چرخن یعنی سام دید رکھ دید اور اتھروید پڑھا ہوگا۔ مگر چوتھا دید اتھن دید الف لام بیم تک پڑھ کر چھوڑ دے گا۔ اتھروید کے چار چرخن کو آدم ان کے اور فرزند جو درجہ بدرجہ پیدا ہوں گے پڑھیں گے چوتھی قسم کا مقصد سب دیدوں کا ہے سیوا محامت کے اور کوئی محامت کے حکم کے بغیر نہ پڑھے گا سیو کانت بونجھ دینداری کے غلبہ سے اتھروید کی چوتھی قسم نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ دوسرے کے لئے امانت رکھی ہے۔ (برہم اتر کھنڈ)

مہادیو جی نے اپنے اشلوک کے اس ابتدائی حصے میں جناب ختم المرسلین کے وطن۔ آپ کے سلسلہ مذہب اور آپ کے والدین شریفین کا ذکر فرماتے ہوئے بیان کیا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد بڑے مندر یعنی مندر (حرم) والی زمین جو کہ شری مکہ میں ہے اور دریا (سمندر) کے درمیان ہے۔ حضرت آدم کی نسل مبارک میں سے ایک عجیب و غریب پاکیزہ مطہر مخلوق پیدا ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ شری مہادیو جی کا زمانہ حیات جناب رسول مقبول کے ظہور سے چھ ہزار برس پیشتر تھا۔ بھارت کے رشیوں اور مینوں نے جب بھی اور جہاں بھی حضور سید المرسلین کی خلقت و بعثت کا ذکر کیا ہے۔ تو حضور کے

مقام ولادت کو (مندر) کا شیر کہا ہے۔ چونکہ کعبہ مکرہ ایک مرکز عبادت ہے۔ اس لیے ہندو رشیوں نے اس کو مندر کہا ہے اور الفاظ بتارہے ہیں کہ جس شر مکہ میں مندر (کعبہ) ہے۔ وہیں ایک عجیب و غیریب مقدس ہستی ولادت فرمائے گی۔ ہندو مهارشی نے شبہ دور کرنے کے لئے ملک عرب کا محل وقوع بھی بتادیا ہے کہ وہ زمین دریا کے درمیان واقع ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عرب ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ جس کے تین طرف سمندر ہے اور ایک طرف خشکی پھریہ بھی وضاحت کر دی ہے۔ کہ مہادیو جی نے کہا خداۓ قادر اسی سرزیں میں عجیب طرح کی مخلوق آدم کی اولاد سے پیدا کرے گا۔ یعنی جو مقدس مطر ہستیاں پیدا ہونے والی ہیں۔ وہ جناب آدم صفحی اللہ کی نسل سے ہی ہوں گے۔ یہ نہیں کہ ان کا سلسلہ نسب کسی اور سے ملتا ہو۔ اسی میں اشارہ یہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکیزہ مخلوقات انبیاء کرام کے سلسلے سے تعلق رکھے گی۔ اس کے بعد مرثی مہادیو جی کہتے ہیں جس زمین میں اس مخلوق کو پیدا کرے گا۔ وہ زمین بشن کے لا تُق یعنی اس بڑے قادر کی جگہ ہوگی۔ بشن سنکرت میں بہت بڑے خدا پرست و خدا ترس عظیم القدر کامل الدین شخص کو کہتے ہیں۔ بشن ایک ایسی ہستی ہے۔ جس پر تمام فضائل و اوصاف ختم ہو جائیں۔ اسی لئے ہندوں میں بشن واس نام کثرت سے رکھا جاتا ہے۔ یعنی بشن کا غلام تو مہادیو جی فرماتے ہیں۔ کہ جس ارض مقدس (مکہ و کعبہ) میں مکرم محترم۔ مقدس و مطر ہستیاں ظہور فرمائیں گی۔ وہ سرزیں رشیوں یعنی خدارسیدہ اور خدا پرست اور خدا ترس اور عظیم و جلیل اور کامل و اکمل لوگو ہی کے لا تُق ہوگی۔ کیونکہ وہ جگہ معبد حقیقی کی جگہ ہوگی۔ کسی دوسرے کی ملکیت نہ ہوگی۔

پیش گوئی کے اس حصے میں مہادیو جی حضور چهار دہ معصومین کے ظہور ولادت کی بشارت دے رہے ہیں اور عجیب و غیریب مخلوق سے ان کی مراد یہی

قدس ہستیاں ہیں۔

مسادیو جی کہتے ہیں۔ (جناب رسالتمناب کے متعلق) کانت پونچھ کی پیٹھ سے پیدا ہوگا۔ کانت پونچھ سنسکرت کے دلفظ ہیں۔ جن کے معنی ہیں۔ خدا کا بندہ یعنی ۔۔۔ عبد اللہ پس پیشگوئی میں صاف بتایا گیا ہے۔ کہ آنے والا رسول آخر عبد اللہ سے پیدا ہوگا۔ اور یہ عبد اللہ ہی آنحضرت خاتم الانبیاء کے والد بزرگوار ہیں۔ جن کی تعریف مسارتی جی نے یوں کی ہے کہ۔

وہ درویشی اور معرفت یعنی اللہ کی پنجان دریا کے برابر رکھتا ہوگا۔ اور اس سے موتی پیدا ہوگا۔ یعنی آنحضرت کے والد محترم بھی نہایت خدارسیدہ عارف اللہ اور زاہد و عابد ہوں گے جن کا علم معرفت سمندر کی طرح پیکر ان ہوگا۔ اور انہی سے وہ موتی پیدا ہوگا۔ جو شہنشاہ کو نیں کھلائے گا۔

اس کی عورت کا نام سانک رکھیا ہوگا۔ سانک رکھیا یہ بھی سنسکرت زبان کے دلفظ ہیں جس کے معنی ہیں۔ بڑے امن و امان والی وہ خاتون محترم جو خود بھی امن و سلامتی کی پیکر ہے۔ اور امن و سلامتی کے پیکر کو جنم دینے والی ہو سانک رکھیا کا عربی ترجمہ یہی ہے۔ وہ آمنہ ہیں۔ جو خاتم النبین سید المرسلین صلعم کی والدہ ماجدہ ہیں۔

اس کے بعد مرثی مسادیو جی پھر حضرت عبد اللہ کی صفات بیان کرتے ہیں کہ وہ تینوں کتب سماوی (زبور، تورات، انجیل) کا بخوبی علم رکھتے ہوں گے مگر چوتھے وید (قرآن) کو انہوں نے صرف سورہ فاتحہ تک پڑھا ہوگا۔ اور الہ کے مقطعات کو پڑھ کر چھوڑ دیں گے۔ ایسا کیوں کہا گیا ہے۔ اس لئے اور صرف اس لئے کہ پہلے تین کتابوں زبور، تورات، انجیل میں سورہ فاتحہ کا ذکر آیا ہے بلکہ یوحنا کے مکاشفہ میں تو اس سات آیتوں والے سورہ کی بہت تعریف کی گئی ہے جناب عبد اللہ کتب ثلاثة موصوفہ کے عالم ہوں گے۔ کیونکہ اس میں انعام یافتگان الہی اور ان کے صراط مستقیم کی تفصیل آئی ہے اور اس سے

عبداللہ کو آگاہ فرمایا گیا ہے۔ الم تک۔ اس لئے رکھا گیا ہے۔ باقی ان کے فرزند پر نازل ہونا تھا۔

پھر رشی جی نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ حضرت آدم کے جو فرزند درجہ بدرجہ پیدا ہونگے۔ ان میں اکثر زبور، تورات، انجیل، کو پڑھیں گے۔ لیکن قرآن کو مہامت کے سوا کوئی نہیں پڑھیں گا۔ اور اس چوتھی کتاب پر اس کے حکم کے بغیر نہ کوئی عمل کر سکے گا۔ اور نہ پڑھ سکے گا یہاں تک کہ رسول اعظم کے والد محترم حضرت عبد اللہ بھی قرآن نہ پڑھ سکیں گے۔ کیونکہ ان کے فرزند ارجمند کے لیے مخصوص ہے۔

### مہامت کا نور و ظہور

اب جناب مہادیو جی حضرت مکرم نبی محترم محمدؐ کے ظہور پر نور اور آنجناب کے حلیہ مبارک اور آنحضرور کے اوصاف و مناقب بیان کرتے ہیں۔ اور اپنی زوجہ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔ اے پارہتی وہ عبد اللہ اپنی قوم میں سردار ہو گا۔ سب بستی کے لوگ اس کے دروازے پر آئیں گے اور اس کی تابعداری کریں گے پھر اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو گا۔ وہ زمین یا آسمان کی کسی مخلوق سے نہیں ڈرے گا۔ نہایت ہی بہادر اور صاحب عرفان یعنی اللہ کی پہچان والا ہو گا۔ اس کا نام مہامت ہو گا۔ اسکی وضع دیکھ کر اس کی ساری قوم کے لوگ حیران ہونگے۔ نئی طرح کا اس کا احوال دیکھیں گے۔ وہ پوست جو بدن کے آگے ہوتا ہے وہ اس میں نہ ہو گا۔ بعد چند برس کے جو داڑھی اور موخچے نکلے گی اور سر اور داڑھی کے سوا اور کسی جگہ پر بالوں کی زیادتی نہ ہو گی۔ کہ حجام کی حاجت پڑے۔ یہ عبارت کسی تشریح اور توضیح کے محتاج نہیں۔ اس کے بعد مہادیو جی فرماتے ہیں۔ وہ پوچا جو اس (مہامت۔ محمدؐ) کی قوم کے لوگ کریں گے۔ وہ نہ کرے گا۔ اور اپنی قوم سے کہے گا۔ کہ مجھ کو

اس قادر وحدہ لا شریک کا یہی حکم ہے۔ کہ اس طرح کے بے معنی پوچامت کرو۔ اور میں سوائے اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نہیں کرتا۔ تم میری تابعداری کرو۔ اور ان باتوں سے اس کی ساری قوم اس سے جدا ہو جائے گی۔ اے پارہتی مہامت ساری عبادتوں کو اور اگلی شریعتوں کو موقف کر کے اپنی شریعت کی راہ اس وقت کی ساری مخلوق کو سیکھائیں گے۔ اور ایسی کوشش فرمائیں گے کہ سارے عالم کو اپنی طرح کا کر لیں گے۔ اور آہستہ آہستہ بے شمار لوگ ان کے دین میں آجائیں گے۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ اللہ تک پہنچیں گے۔ اسی طرح ربِ جمیں کے زمانہ آخر تک مہامت کی تعلیم لکھیں گے۔ مہادیو جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ کے ظہور و بعثت کے اور ایک نشانی بیان فرماتے ہیں۔ اپنی زوجہ کو پھر مخاطب کرتے ہیں۔ اے پارہتی مہامت کی بیوی سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہ اس بڑے قادر کے حکم سے گندھرپ یعنی وہ فرشتہ جس کا نام وکددود (موت کا فرشتہ) ہے۔ اس کی جان کو نکال کر آسمان پر لے جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت کا جو فرزند ارجمند تولد ہوگا۔ وہ شیر خوار ہی وفات پا جائے گا۔

### ظہور فاطمہؓ کی بشارت

ذریماہادیو جی کی زبانی بنت رسول جناب بتول سلام اللہ علیہما کے ظہور اور انکی فضیلت کی پیشگوئی بھی سنئے۔ یہ الفاظ نہیں۔ جواہرات کے ٹکڑے ہیں۔ جو نہایت خلوص و محبت کے ساتھ شربا کی کشتی میں لگا کر ہندورشی نے دختر پیغمبر کے حضور پیش کئے ہیں۔ ارشاد کرتے ہیں اس کے بعد وہ قادر جس کی طرح کا کوئی نہیں۔ وہ محمدؐ کو ایک بیٹی دے گا۔ جو ہزار بیٹوں سے بہتر ہوگی۔ اور بہت خوبصورت اور بے مثال ہوگی۔ اور اللہ کی بندگی میں نہایت ہی درست ہوگی۔ کبھی اس کی زبان سے جھوٹ نہ نکلے گا۔ اور سب بڑے

چھوٹے گناہوں سے وہ محفوظ ہوگی۔ اور باپ کے وسیلہ سے وہ اللہ کے نزدیک ہو جائے گی۔

اب ذرا جیں مت کو دیکھیے جنوبی ہند میں اب تک جیں مت برقرار ہے مذہب کے بانی کے کلام میں بنت رسول جناب فاطمہ الزہرا صلوہ وعلیہ کے متعلق یہ درج ہے۔ جو انکے ایک رسالہ ویدک سماچار دہلی میں ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا تھا۔ ان ہماکی ایک بڑی ہی پیاری پستری ہے۔ جو کہ سورگ (ہشت) کی رانی ہے۔ (خاتون جنت) وہ لوک اور پرلوک کی استریوں سے اتم ہے۔ (سیدہ انسال العالمین) اور اپنے پتا کے دھرم کی راکھی ہے (محافظ) وہ وہی ہے۔ جسکا پتی بردارگ پیر ہے (اسکا شوہر بہت بہادر ہے) اسکے دو سورما سپوت ہیں۔ جو دھرم کی کارن اپنے تن من کو نچحاور کرنے والے ہیں۔ جو کوئی بھگوان مہیمہ کی اس پستری کو پرnam کریگا۔ اور اسکا نوکر بنے گا۔ وہ سکھے پائے گا۔ اور جو کوئی اسے دکھ دے گا۔ ایشور جی اسکو شت کرے گا۔ اے لوگو تم ادھرمی کابت نہ بنو میری باتیں سنو کہ یہ تم کو سورگ میں جگہ دیں گے۔

### برہم شاستر

ہندو دھرم میں برہماجی کی شخصیت بھی تمام او تاروں میں قدیم ترین اہم ترین ہے۔ برہم شاستر میں ان کے اشلوک اور مندرج ہیں جو ہزاروں سال پرانی کتاب ہے۔ اس کا ترجمہ پنڈت جی بماری لال کانپوری نے کیا۔ ایک اشلوک کا ترجمہ ان پنڈت نے حسب ذیل کیا ہے۔

اے نادان اور انجان لوگو فانی دنیا کی پریت (محبت) چھوڑ کر ان مہاتماوں سے پریم کرو۔ جو گنتی میں پانچ ہیں۔ مگر اصل میں تینے کے لگ بھگ ہیں (یعنی چودہ پندرہ کے قریب) آسمان اور زمین اور ان کی مخلوقات انکے سارے قائم ہیں ان کے چمکتار (جلوے) بڑے دور کے سے (وقت)

میں نظر آئیں گے تم ان کے تابعدار رہنا۔ اور ان سے لوگانا تم ریت بخیر زمین اور اجڑوں کو نہ دیکھنا۔ پر ماتما کے پریتم ایسی ہی جگہوں کو پسند کرتے ہیں ان میں ایک سورج ہوگا اور دوسرا چندرمان اور باقی جگ گک کرتے تارے مگر آسمان والے سورج اور چاند تاروں کی طرح وہ ڈوبیں گے نہیں سداروشن رہیں گے۔ وہ سنوار کو اپنی پرتاپ سے ہدایت کریں گے۔ (دینا کو اپنے نور سے منور کریں گے) سومہاتمائی کی ممتا اور اس کے یوراج (ولیعہد) ایلی کی اور شریتی پی آتما کی ہو یہ سب بھگوان ہیں بھگوان کے پریمی ایشور کی تپ میں رہنے والے۔ پنڈت جی کے اس ترجمہ سے تمام شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اہل ہند کے مہاتما دراصل اسی مہامت (محمد) کے نام سے فائدہ اٹھا کر بنائے گئے ہیں۔ ماکہ ان کا تصدق ان کو بہت بڑی ہستی بنادے اہل اسلام کی مسلمہ روایات میں یہ حدیث سرکار دو عالم کی موجود ہے کہ فاطمہؓ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ کو محبوب رکھا۔ اور جس نے محمدؐ کو محبوب رکھا اس نے خدا سے محبت کی اس طرح جس نے فاطمہؓ کو غضبناک کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور جس نے مجھ کو خفا کیا۔ اس نے اللہ کو خفا کیا۔

تحقیق سید محمود گیلانی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ اہل ہند کے مذاہب کے بڑے رہنمای نیز شری رام چندر جی نے شری کرشن جی مہادیو جی، شری چین جی، شری گیانی بدھ جی نے یہ اعلانات فرمائے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لائے بغیر نجات نہ ہوگی اگر جنت کی خواہش ہو تو ان کے مذاہب اور تعلیمات کو قبول کرو ان سے محبت کرو ان کی غلامی میں ہو چاروں ویدوں اور چھ شاستروں میں یہی درج ہے۔

ملک چین کے تذکرہ میں یہ واقع رسالہ خصالص مولفہ ناصر ملک چین کے حوالہ سے درج کیا ہے۔ کہ رمضان ۲۰۱ کو امام موے کاظمؐ نے پوچھنے

والوں کے جواب میں فرمایا کہ آئندہ وقت میں سرکار دو عالم کی حدیث چین یعنی علم حاصل کرو چاہے تم کو چین ہی کیوں نہ جانا پڑے کا مطلب واضح ہو جائیگا جبکہ چین کی تحریرات کے پراسرار عجائب منکشف ہوں گے۔ اور لوگوں کو کچھ صہادت کے متعلق لکھا ملی کا۔ چنانچہ چینی پیغمبر کنفیوشن کی ایک تحریر ملی ہے۔

جو رسالہ بھگوان شکتی وہی ۱۹۵۸ء مولفہ رام چندر شrama میں شائع ہو چکی ہے۔ درج ذیل ہے خدا کا ایک لاڈلہ محبوب ہے۔ جو محمد کہلاتا ہے۔ اور علی اس کا پیارا اور نائب ہے۔ رسولوں کی سرتاج اور کل دنیا کے سلطان کی بیٹی فاطمہ جنت کی عورتوں کی رانی ہے۔ اس کے دو محبوب فرزند ہیں۔ جو بہت ہی شان والے ہیں۔ اور یہ جو حسین ہو گا۔ اس کو دشمن کربلا میں مار ڈالیں گے۔ اور اس کے فرزند و عزیز بری طرح قتل کئے جائیں گے۔ یہ بھی درج ہے۔ کہ یہ چینی رہنمای کشف میں۔ کربلا کے مناظر دیکھتا تو چیختا چلا تا، روتا پیٹتا جنگل کو نکل جاتا جب لوگ اسکی وجہ پوچھتے تو کہتا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں۔ تم نہیں دیکھتے رسالہ چینی تصدیق مولفہ بونت میں کنفیوشن کی ایک اور تحریر بھی ملتی ہے۔ جسکا ترجمہ بدھ مت والوں کا ہی کیا ہوا حسب ذیل ہے۔

وہ عظیم الشان پیغمبر جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ وہ ہی نبی محترم ہے۔ جو اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کرے گا۔ اسکی ایک بیٹی پیدا ہو گی۔ جیسا شان و عظمت والا رسول ہو گا ویسے ہی مرتبہ والی وہ دختر پیغمبر بھی ہو گی۔ حق کی دین اور کفر و جہل کو الگ کر دینے والی سب عورتوں سے افضل اور نیک اور جس طرح خاتون کا باپ سب رسولوں کا سردار اسی ہی طرح وہ نیک خاتون بھی سب عورتوں کی سردار ہے۔ آخری نبی کی اس بیٹی کا نام فاطمہ ہو گا اسکی فضیلت اس سے ظاہر ہو گی کہ اسکا معزز خاوند بھی اس کی تعریف میں مصروف رہے گا۔ حالانکہ وہ اس کے باپ کا جانشین بھی ہو گا۔

اور ولیوں، نیکو کاروں، پرہیز گاروں کا سردار ہو گا دنیا کو چاہیے کہ ان سب کو  
سلام کرے۔

زرتشت چین کے طریقہ علاج ایکو پنچر کی بنیاد تین ہندسے (ایک پانچ  
بارہ) کی تفصیل کسی ایکو پنچر ڈاکٹر مثلاً سید عباس اقبال سے حاصل کریں چینی  
پیغمبر زرتشت فرماتے ہیں کہ جو پنچر دنیا کے آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا اسکی  
صرف ایک ہی بیٹی ہو گی۔ جو بہت ہی کمال اور جمال دیکھے گی۔ دونوں جہاں  
میں کوئی بھی اس کا ثانی اور ہمسرنہ ہو گا اور اس بیٹی سے خدا کے بارہ دوست  
ظہور فرمائیں گے۔

## باب چہارم

### حصہ دوم

#### بدھ مت

شری مہاتما بدھ جی مہاراج کے متعلق معلومات جو ان کی شاستروں سے  
ملتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ ”ایک دن شری مہاتما بدھ مہاتما جی اپنے محل میں  
سوئے ہوئے تھے۔ ایک دم چخ کر اٹھ بیٹھے۔ ان کے نینوں سے آنسو کی بڑی  
بڑی لڑیاں لٹک رہی تھیں وہ کسی بڑے ہی دکھ کیلش میں دبے رہے تھے۔  
ان کی چخ سن کر دیویا منتری بھی چونک کر اٹھ بیٹھا۔ جو ان کے پاس ہی  
نندیاں کر رہا تھا۔ اس نے بڑے پریم سے تھانیہ دے کر پوچھا کہ راج کمار جی  
کیا ہوا آپ نے کوئی بھیانک سپنا دیکھا ہے۔ کیا کسی چیز سے ڈر لگا ہے۔ مہاتما  
جی نے ٹھنڈی آہ بھری اور کہا۔ کچھ نہیں منتری جی دیکھا تو سپنا ہے۔ مگر سپنا  
نہیں ہے اور کچھ ہے کچھ اور ہے منتری نے ان کی سیوا میں بڑی منت کی  
تب مہاتما جی نے کہا۔ منتری جی تم جانتے ہو۔ کہ میں وہاںک پلتن بڑے

غور سے پڑھتا ہوں۔ اور دھرموں کے بکھریوں کی چھان میں کرتا ہوں۔ تم یہ بھی جانتے ہو۔ کہ میں ایشور بھگتی کی بڑے اپنے چھار رکھتا ہوں۔ اور بھگوان کے چمکتار دیکھنے کے لئے جنگلوں اور بنوں میں چلا جاتا ہوں۔ اور آج کی کچھ نہ پوچھو پریم آتما نے مجھے اشیر باد دی۔ کہ تمہاری تپیا سپھل ہوئی جاؤ میرے نام کی مala جپو۔ جو چاہو گے۔ مل جائیگا۔ میرا نام آلیا مجھے ملنا ہو تو میرا مقام پوترا ستحان میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے۔ وہاں تمہیں ایک بالک کے روپ میں ملوں گا۔ وہ سے ابھی بہت دور ہے۔“

حضرات غور فرمائے اور بدھ جی کے خواب پر بار بار نگاہ کیجئے کہ ان کی رویا کا ایک لفظ اپنی ترجمانی آپ کر رہا ہے۔ مہاتما جی کے پریم آتما نے کتنے صاف اور واضح الفاظ میں اپنا نام مقام ظاہر کیا ہے۔ آلیا یعنی علیؑ جو عبرانی کے آیلاء اور ایلی کے متراوف ہے۔ پھر اس فقرہ پر توجہ کیجئے۔ ”مجھے ملنا ہو۔ تو میرا مقام پوترا ستحان میں پھٹی دیوار کے پاس ہے۔ وہاں تمہیں ایک بالک کے روپ میں ملوں گا۔“ فرض کیجئے کہ پوترا ستحان (پاک جگہ) اور بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کی نشانی یہ بتائی ہے۔ کہ اس (کعبہ) کی دیوار پٹھے گی۔ اور میں وہاں بالک کے روپ میں یعنی ایک بچے کی صورت میں ملوں گا۔ کتنے صریح لفظوں میں حرم کے اندر ولادت پانیکا اظہار فرمایا گیا ہے۔ علاوہ بریں اپنا نام اور مقام بتانے کے ساتھ ہی ساتھ بدھ کو اپنے عظیم الشان مرتبے سے بھی روشناس کرایا ہے اور ہدایت فرمائی کہ میرے نام کی مala جپو جو چاہو گے مل جائے گا۔ علیؑ سے عقیدت اور توی رکھنے والا کون نہیں جانتا۔ کہ آپ ہر دکھ کی دوا ہیں۔ اور ہر مشکل میں حاجت روا ہیں۔ اگر خلوص دل سے حضور کا دامن پکڑا جائے۔ تو انشاء اللہ الا تاخیر مشکل کشائی ہوتی ہے۔ اور مانگنے والے کو در علیؑ سے سب کچھ ملتا ہے بدھ جی نے اپنا خواب پوری طرح بیان نہیں کیا ہے۔ آگے چل کر وہ اپنے سینے کا باقی حصہ یوں دھراتے

ہیں ”منتری! یہ کہہ کر اس نے ایک چمکتی ہوئی تلوار نکالی۔ اور گردار آواز میں کہا دیکھ میں سنگھ ہوں۔ پرمیشور نے سنگھ (شیر) بنایا کر بھیجا ہے جا سفار کو پاپوں اور اپرادھوں سے روک من کے روگ مٹا۔ بروئے کو سترہا کر۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گی۔ میرے مہاراج آنے والے ہیں ان کا کہنا مان اور میرے مہاراج کے مہاراج کا بھی“

”دیکھ میں تجھے اپنا گوالا اور چیلا بنایا کر اس ملک کی شودھنا کے لئے بھیجتا ہوں۔ دھوکا نہ کھانا جا کبھی کشت کھنی آجائے۔ تو میرا نام جپنا میں پہنچ جاؤں گا۔ بدھ جی کے خواب کا حصہ اور بھی قابل غور ہے۔ جناب آلیا ایل ان کو اپنی تلوار (ذوالفقار) دکھا رہے ہیں۔ اور پھر اپنا خطاب یا القب بھی بتا دیا۔ میں سنگھ ہوں پرمیشور نے مجھے سنگھ بنایا کر بھیجا ہے۔ (اسد اللہ الغالب یا شیر خدا کے ہم پلہ و ہم معنی الفاظ ہیں) یعنی میں خدا کا شیر بن کر آیا ہوں۔ کوئی بتائے کہ علی کے سوا کون شیر خدا کھلایا۔

آدم سے لے کر آج تک کی تاریخ انشاء اللہ نفی میں سر ہلائے گی اس سے اگلا فقرہ ملاحظہ فرمائیے میرے مہاراج آنے والے ہیں۔ ان کا کہنا مانا اور میرے مہاراج کا بھی اس فقرے میں جناب ایلیا علیہ السلام نے بدھ کو حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مژدہ سنایا اور کہا ہے کہ ان کا ظہور کسی وقت ہونے والا ہے۔ وہ تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہوں گے۔ ان کی تعلیم پر چلنا پڑے گا۔ اور ان کے مہاراج قدوس کے احکام پر سرجھ کانا ہو گا۔ اس کی تفصیل آپ کو اگلی سطور میں ملے گی۔

ذرا اس سے آگے بڑھئے۔ حضرت ایلیا علیہ السلام مہاتما بدھ سے فرماتے ہیں۔ ”میں تجھے اپنا گوالا اور چیلا بنایا کر اس ملک کی سندھنا کے لئے بھیجتا ہوں۔ دھوکہ نہ کھانا“ یعنی میں نے تجھے اپنا غلام اور مرید بنایا کر اس ملک کے تزکیہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور خبردار کیا ہے۔ ہ ایسا نہ ہو۔ کوئی شخص

ایلیا بن کرتھیں دھوکا دے جائے میرے اصلی اور حقیقی رنگ میں تمہارے سامنے آنے والے کی علامت یہ اور صرف یہ ہو گی۔ کہ جب بھی کسی مشکل یا مصیبت میں یاد کرو گے۔ تمہاری مدد کو فوراً پہنچ جاؤں گا۔ ایک اور لطیف نکتہ بھی قابل توجہ ہے۔ کہ مہاتما بدھ کو اکثر ساکی متی بھی کہا جاتا ہے۔ لفظ ”ساکی“ کے معنی بھارت کی قدیم زبانیں، سنکریت بھی ہندی، بھاشاناگری، شاکھا، مرہٹی، مدارسی، گجراتی، اور وغیرہ ہم کچھ تو یہی سمجھیں گے۔ کہ مذکورہ زبانیں، چونکہ قاف قرشت سے محروم ہیں۔ اس لئے وہ اس کے بجائے کاف کامن استعمال کر کے ساقی کو ”ساکی“ لکھتی ہیں۔ لہذا ساکی کے معنی ہوئے وہ راہنماء جسے ساقی کوثر نے مقرر کیا۔ کیونکہ اس نے بدھ کو اپنا گوالا اور چیلا بنا کر بھیجا تھا۔

اب سن لیجئے۔ کہ مہاتما بدھ ایک دفعہ سخت مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک تو جسمانی تکلیف باعث رنج و ملال ہوئی۔ دوسرے عوام کی مخالفت نے انہیں اور بھی پریشان کر دیا۔ برہمنوں اور اوپھی ذات کے مستوں۔ پروہتوں وغیرہ نے تو ان سے خوب عداوت بڑھائی۔ اس لئے کہ بدھ کی تعلیمات (توحید اللہی مساوات، اتحاد اقوام، رحم کرم اور عدم تشدد وغیرہ) نے مخلوق خدا کا خون چونے والے خود ساختہ جھوٹے رہنمایاں مذہب کے ابا طیل، مذاہب کی بنیادیں ہلا دیں۔ اور وہ اپنے سر پیٹتے رہ گئے۔ پس انہوں نے بدھ پر ظلم توڑنا شروع کر دیئے اور ان کے مشن کو ناکام بنانے کی خاطر کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بدھ کے لئے اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہو سکتی تھی۔ باوجود یہ کہ وہ دنیاوی تعلقات سے الگ ہو گئے تھے۔ اور عالم کون و فساد کی ہرشے کو تیاگ کر مالک حقیقی کی یاد میں محور رہتے۔ مگر شدید مخالفت اور بدترین عداوت سے انہیں دوچار ہونا پڑا۔ اس وقت انہوں نے دعا فرمائی۔ ”اے اپنے پیاروں کے پیارے اے ایلیا اے سب پر غالب آنے والے آ اور اپنا جلوہ

وکھا۔ میری دشگیری کر۔ اے پر ماتما کے شیر دنیا کی لومڑیاں مجھے کھانا چاہتی ہیں۔ تجھے اس کی قسم جس کا تو دست و بازو ہے۔ تجھے اس کی قسم جس کی شکتی تیرے اندر ہے۔ میری مشکل کشاوی کر۔ تیرا وعدہ ہے کہ مصیبت پر پہنچوں گا۔ اب امداد کا وقت ہے۔ آ جلدی آورنہ میں برباد ہو جاؤں گا۔ تیرا نام وہ ہے۔ جو پر ماتما کا ہے۔ دیکھنا ہزاروں پر ارتھناوں کے برابر ہے۔ تو بھگوان جی کا چہرہ ہے۔ میرے پیارے تو سب کچھ ہے اور میں تیرے بغیر کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ سب حال تیرے سامنے ہے۔ میری تکلیفوں کا تجھ کو علم ہے۔ تو ہی ان کو دور کر سکتا ہے۔ آدم آلیا، آوم آلیا، آوم آلیا، اسی دعا کے ایک ایک لفظ نے اپنی وضاحت خود کی دعائے قبولیت کا لباس پہنا اور مشکل کشانے بده کا ہاتھ پکڑا اس کو اس کی بدولت کس قدر کامیابی ہوئی کہ عوام تور ہے۔ درکنار بھارت کے راجوں، اور مهاراجوں نے ان کا مذہب قبول کیا۔ پھر ہندوستان کے علاوہ بده مذہب لنکا، برم، آسام، چین، سیام اور تبت وغیرہ ایسے دور دراز ملکوں میں پھیل گیا۔ اور یہ سب جناب ایلیا علیہ السلام کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی ہے (گو موجودہ بده مت کو اصلی یعنی ابتدائی تعلیمات سے کچھ تعلق نہیں ہے لیکن تغیر و تبدل ہر قدیم مذہب میں ہوا ہے جس طرح جناب عیسیٰ اور حضرت موسیٰ وغیرہ ہم کی اصلی تعلیم کو بدل ڈالا گیا ہے۔ اسی طرح بده کی تعلیمات بھی نہ پچ سکیں) لیجئے! بده مهاراج بستر مرگ پر دراز ہو گئے۔ اب وہ چند لمحوں کے مہمان نظر آتے ہیں ان کا سب سے محبوب چیلا اور خاص الخاص مرید آندہ ان کی سیوا میں بیٹھا ہے۔ اور ان کی نازک حالت دیکھ کر سب زار و قطار رو رہے ہیں جب بده جی نے اپنے شاگرد کا یہ حال دیکھا۔ تو اس کو بہت تسلی دی اور مسکراتے ہوئے کہا۔

”پیارے آندہ غمگین نہ ہو۔ آنسونہ بہا۔ میں تجھے کتنی ہی مرتبہ پہلے بتا چکا

ہوں۔ کہ اپنی محبوب و مطلوب اشیا کو چھوڑنا اور اس دنیا کی ہر چیز سے جدا ہونا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اگر میں جا رہا ہوں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ آندہ نے عرض کیا۔ مہاراج آپ کے بعد ہمارا کون والی ہو گا۔ اور کون تعلیم دے گا۔ بدھ نے جواب دیا۔ ”آندہ خوب یاد رکھ دنیا میں صرف میں ہی بدھ بن کر نہیں آیا ہوں اور نہ میں اس سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جب وقت آئے گا تو ایک دوسرا بدھ مبعوث ہو گا۔ جو خدا کا نور ہو گا۔ بہت ہی مقدس و مطہر اس کو حکمت کا وافر حصہ دیا جائے گا۔ وہ اقبال مند ہو گا۔ اسرار کائنات کا علم، نسل انسانی کا بینظیر ہادی و مصلح جن و انس کا معلم وہ ان ہی ازلی صداقتوں کو تم پر ظاہر کرے گا جو میں نے تم کو سکھائی ہیں۔ وہ اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت میں ہر لحظہ مصروف رہے گا۔ جو فی الحقيقة نہایت شاندار ہو گی۔ وہ اپنے حیرت انگیز کمال اور انتہائی عروج کی وجہ سے پرشکوہ اور صاحب جمال و جلال ہو گا۔ اس کی تعلیم زندگی کی روح اور اس کی تربیت کامل و اکمل صاف پاکیزہ اور بے عیب ہو گی۔ اگر میرے شاگردوں کا شمار سینکڑوں تک ہے۔ تو اس کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک ہو گی اور وہ ”می تیریا“ کے پاک نام سے معروف ہو گا۔

آندہ نے ”می تیریا کی وضاحت پوچھی تو مہاتما بدھ نے کہا“ اے آندہ می تیریا وہ ہے جو تمام رشیوں اور نبیوں اور مبعوث ہونے کا سلسلہ ختم کر دے گا۔ اس کے سر پر ایک پنج پہلو تاج ہو گا۔ جو سورج اور چاند کی طرح چمکتا ہو گا اس کے بڑے ہیرے کا نام آیلیا ہے۔ یاد رکھ یہ تمام پاک جسم ابتداء سے پیدا ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے ظاہر ہونے میں ابھی دیر ہے ظالم لوگ اس کے موتیوں کو بخت نقصان پہنچائیں گے۔ اور ان کو بر باد کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔ مگر مالک اس کے نام اور اس کے کام پر اس کی نسل کو دنیا کے خاتمه تک باقی رکھے گا۔ آندہ میری اور تیری طرح کروڑوں لوگ اس کے

انتظار میں تھک جائیں گے۔ مگر خوش نصیب وہی ہو گا۔ جو اس کا اور اس کے پاک ساتھیوں کا ساتھ دے گا۔ اب میں اس سے زیادہ تجھے کچھ نہیں بتا سکتا،” مہاتما بدھ کی اس وصیت میں سب سے پہلے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور پر نور کی پیشان گوئی کی گئی ہے اور آپ کے اوصاف گرامی بیان کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی اور قرآنی خطاب بھی بتا دیا گیا۔ یعنی مے تیریا۔ می تیریا یہ سنکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بہت مریان اور رحمت والا۔

وصیت کے دوسرے حصہ میں بدھ جی نے جناب رحمۃ اللعائیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت یہ بتائی ہے کہ وہ تمام انبیاء اور مرسیین کا خاتمہ ہو گا۔ اور اس کے سر پر پنج کا تاج ہو گا۔ اس سے پانچ نفوس پاک مراد ہیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ وہ تاج سورج اور چاند کی طرح چمکتا ہو گا بڑے ہیرے سے تشبیہ دے کر ایک بار پھر آپ کا نام آلیا، ایلیا بتا دیا ہے یہ بھی کھلایا ہے کہ ان کی اولاد کے ساتھ سخت ظلم و ستم کئے جائیں گے۔ اور اس کا نام و نشان تک مٹانے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر خداوند کریم ایلیا کے نام اور نسل پاک کو قیامت تک باقی رکھے گا۔ آخر میں بدھ مہاراج کہتے ہیں۔

خوش نصیب وہ ہو گا جو اس کا اور اس کے ساتھیوں کا ساتھ دے گا۔  
یہ فقرہ زیادہ محتاج تشریح نہیں اور اگر وضاحت کی ضرورت ہے۔ خود غور کیجئے  
کہ نبی اور علی کے پاک ساتھی مسلمان صحابہ کرام نہیں تو کون ہیں اور یہ تمام  
بشارتیں عین اسلام کے عروج کی نشاندہی کرتی ہیں۔

بدھ مت ایک ماہر تعلیمات کی نظر میں  
مہاتما بدھ۔ ساقی منی یودھیا چمکتار مصنفہ مسٹر بُھناگر ایم اے۔ ای  
ای ایس

مہاتما بدھ کی روحانی کالیا پلٹ کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز انہوں نے  
خواب میں دیکھا کہ بہت بڑے بزرگ کی روح نے مجھ سے کہا تیری بندگی  
مقبول ہوئی۔ میرے نام کی ملا جپ جو چاہے ملے گا میرا نام آلیا ہے میرا مقام  
قدس مقام میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے۔ وہاں میں تمہیں ایک بچے  
کے روپ میں ملوں گا۔ مگر وہ وقت بہت دور ہے۔ یہ کہہ کر اس نے چمکتی  
ہوئی تلوار نکالی اور گرجدار آواز میں کہا کہ مجھے خدا نے شیر بنا کر بھیجا ہے  
میں شیر خدا ہوں اور دنیا کو نیکی کی ہدایت کرنے آؤں گا دل کے روگ مٹادے  
قسمت بدل جائے گی میرے مهاراج آنے والے ہیں ان کا کہنا مان اور میرے  
مهاراج کے مهاراج کا بھی میں تمہیں اپنا غلام اور چیلا بنا کر بھیجتا ہوں اگر  
کبھی مصیبت آئے تو میرا نام لینا میں پنچ جاؤں گا۔

### مہاتما بدھ کی دعا

اے پیاروں کے پیارے ایلیا (مطلوب کل طالب) سب پر فتح پانے  
والے ( غالب کل غالب ) اور آپنا جلوہ دکھا میری دستگیری کرائے خدا کے شیر  
دنیا کی لومڑیاں مجھے کھا جانا چاہتی ہیں۔ تجھے اس کی قسم جس کا تو دست و بازو  
ہے اس کی قسم جس کی قوت تجھ میں ہے میری مشکل آسان کر تیرا نام وہ ہے  
جو اللہ کا نام ہے تجھے دیکھنا ہزاروں عبادتوں کے درمیان ہے عالمین کی رحمت  
کے واسطے میری مدد کر ( بعض مسلمان علماء نے مہاتما بدھ کو ذوالکفل پیغمبر  
قرار دیا ہے۔

## مہاتما بدھ کی وصیت

یہ سلسلہ ختم نہ ہو گا۔ ایک رحمۃ اللعالمین آئے گا۔ جو تمام آنے والوں کا سلسلہ ختم کر دے گا۔ اس کے سر پر پنج پہلو تاج ہو گا۔ جو سورج کی طرح چمکتا ہو گا۔ اس کے بڑے ہیرے کا نام آلیا ہو گا۔ یہ تمام پاک جسم ابتداء سے پیدا شدہ ہیں۔ مگر ان کے ظاہر ہونے میں ابھی دیر ہے۔ ظالم لوگ ان کے موتیوں کو سخت نقصان پہنچائیں گے۔ اور ان کو بر باد کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں گے۔ مگر مالک ان کے نام کام اور نسل کو دنیا کے ختم ہونے تک قائم رکھے گا۔ خوش نصیب ہے۔ وہ جو اس کا ساتھ دے وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کیا کونے کا سرا Corner Stone ہو گا۔

یہی مضامین انجلی میں بھی ہیں جن کی سرکار دو عالم نے اس طرح تشریح فرمائی ہے میرے اور دوسرے نبیوں کی مثال ایک خوبصورت محل کی طرح ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی۔ وہ اینٹ میں ہوں۔

## حصہ دوم

### باب پنجم

#### متفرقات

#### کشتی نوح

حضرت نوح کشتی بناتے جاتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ خداوند اپنی رحمت سے مجھے محفوظ رکھ الئی مجھے سخاوت دے۔ اور عاقبت بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ اپنے آخری نبی کے وسیلے سے اپنے پہلے امام کے وسیلہ سے جس کا بزرگ نام الہیا ہو گا۔ اور اپنے دونوں جہان کے سردار کے وسیلہ سے دونوں شیبدوں کے وسیلے سے اس

معصوم بچے کے وسیلہ سے جسکی گردن تیر سے زخمی کی جائے۔ اس پاک بی بی کے واسطے سے جس کے سر پر کوئی کپڑا نہیں ہو گا۔ تمام مظلوموں، اور پاک ہستیوں کے وسیلہ سے میری دعائیں قبول فرم۔

گیلانی صاحب نے روی اور انگریزی اخبارات کے حوالہ جات درج کرتے ہوئے اس لکڑی کی تختی کا بھی مفصل تذکرہ کیا ہے۔ جو کشتی نوح میں لگی تھی۔ اس کی تحریر کچھ اس طرح ہے۔ یہ لفظی ترجمہ زبانی انگریزی، هسٹری، ایف ہاکس ماہرالسنہ قدیم برطانیہ کے حوالہ سے کتاب میں درج ذیل ہے۔ اور Soviet Institute of Research Arehokgy میں درج بھی اسی طرح ہے۔

اے میرے خدا میرے پورو دگار اپنے رحم و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ۔ اور اپنی مقدس نفوس کے طفیل محمد۔ ایلیا شبر شبیر فاطمہ یہ تمام عظیم ترین ہیں۔ تمام دنیا ان کے لئے ہی قائم کی گئی ہے۔ ان کے نام کی بدولت میری مدد کو تو ہی سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

میں نے اس سلسلہ میں قرآن شریف سے بھی راہنمائی حاصل کی سورہ عنکبوت ۲۹ میں آیت ۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔ ہم نے نوح اور کشتی والوں کو بچالیا۔ اور اسے دنیا والوں کے لئے ایک نشان عبرت بنانے کر رکھ دیا۔ اسی طرح سورہ قمر ۵۲ آیت ۱۳ میں بھی یہی ہے کہ ہم نے اس کشتی کو چھوڑ دیا۔ ایک نشانی بنانے کر۔ ظاہر ہے کہ اب اگر کوئی تختی کسی روی ادارہ نے تلاش کر کے اس کی عبارت کا ترجمہ کیا ہے۔ تو اس پر کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔

## لوح مقدس اور حضرت سلیمان

جزل گلیڈ اسٹوں کو ایک لوح السنہ قدیم کی ملی اس کی عبارت کا ماہرین نے اس طرح ترجمہ کیا۔ یا اللہ۔ یا احمد۔ یا علی۔ یا بتول۔ یا علی مدد یا احمد یا

بتول نگاہ رکھو۔ یا حسن کرم فرماؤ۔ یا حسینؑ خوشی بخشو۔ یا علی۔ یا علی۔ یہ سلیمان ان ہی پانچوں سے فریاد کرتا ہے اور قوت علی ہے۔

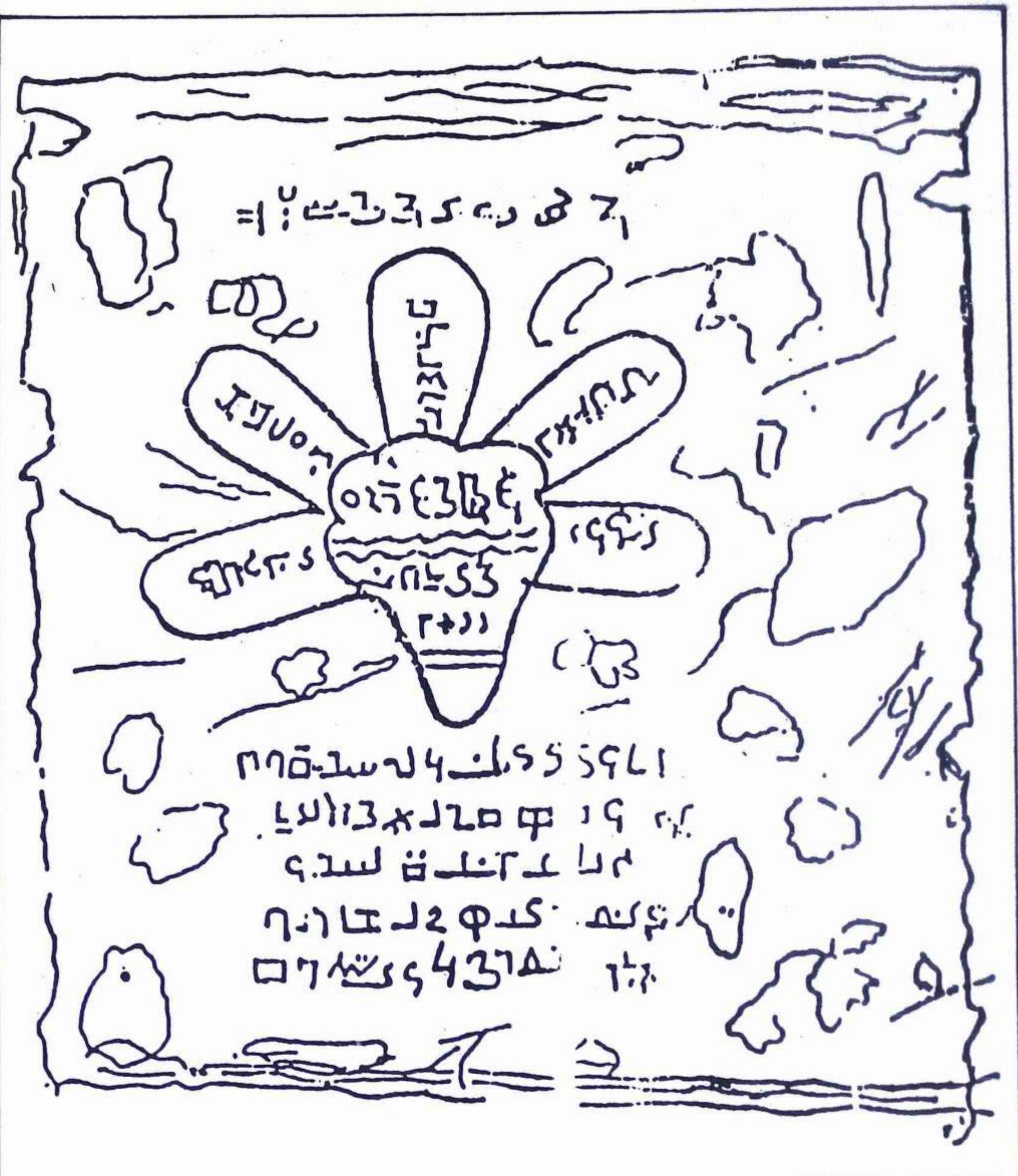
بزرگ محترم جناب جزل سید ذاکر علی زیدی صاحب جب اس کتاب کے پروف کامعاںہ فرمار ہے تھے تو صاحب موصوف نے بعد تلاش بسیار کشتی نوح کی تختی کا عکس اور متعلقہ مواد جمع کیا اور یہاں شریک فرمادیا۔ اس میں تاریخی نوعیت کی تفصیل ہے۔ خلاصہ اس کا یوں ہے کہ:-

”جولائی ۱۹۵۱ء میں ایک روی ماہرین کی ٹیم کوہ جودی پر کچھ کھدائی کر رہی تھی کہ اس کو نہایت بوسیدہ لکڑی کے ٹکڑے ملے اس میں ایک پلیٹ ایسی بھی ملی جس کی لکڑی بالکل خراب نہ ہوئی تھی اور اس پر جو نقش بنا ہوا تھا اور جو عبارت درج تھی وہ نہایت قدیم زبان میں تھی لیکن واضح تھی۔ روی حکومت نے مشہور قدیم لسانی ماہرین کا ایک بورڈ مقرر کیا کہ وہ اس کے متعلق تفتیش کریں اور عبارت پڑھیں۔ ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو اس بورڈ نے (جس کے سات ممبر تھے اور ان کے نام بھی درج ہیں کام شروع کیا اور بالآخر یہ ترجمہ کیا جو اوپر درج ہے۔ اب بھی یہ تختی روں کے عجائب گھر میں موجود ہے اور سیاح اس کو دیکھتے ہیں۔“ ان تمام تفصیلات کا جو چار صفحات پر مشتمل ہے فوٹو منسلک ہے

## The Sacred Wooden Plate

This Sacred Wooden Plate was hanging on Noah's (A.S.) ark, It contains the live Vicegerent; Mohammed, Ali Fatima, Hassan, Hussain (A.S.) Noah pleaded to them for help during the great flood.

It is written in the ancient saamaani language. It is read from right to left.



Letter on the top part of the plate

اردو ترجمہ

O. My God My helper. Keep My Hand with  
Mercy Ant with your Holybodies.

پلیٹ کے بالائی حصہ کی تحریر

ΤΣΕΩΜΑΣΙΝΑΦΕCÖ

لے میرے خدامیرے

ΑΩΤСАДЬ МАЗИНЕТ

پروردگار اپنے رحم و کرم

ΤЛЯЩАБЪ [YÖR]

سے میرے ہاتھ پکڑ اپنے

مقدس نعموس کے طفیل

Letters on the midst of the plate (midst of the palm)

They all are Biggest and Honourables  
The World establish For Them.

ΑGFNAT-EI. Ι ATAM

ہیچیلی کی عبارت

یہ تمام عظیم ترین اور

معزز ترین ہیں

ъІКЛСЕАК

تمام دنیا ان ہی کے

ФУРЕАОН

یہ قائم کی گئی ہے

ЗУЧÜ

Letter on the side part of The Plate (Fingers)

Mohammad, Alia, Shabbar, Shabbir, Fatema

الفاظ جو انگلیوں پر ہیں

ΜΩΤΑΜΕΔΑ

محمد

ΑΞΩΤЪЈАТ

علی

ЧДСРА

شہر

ЧБДІА

شبیر

ФАБЕМ

فاطمہ

Letter on the Lower Part of the Plate  
Help Me By Their Names.

HET ۶ PŪB ۶ I T A ۷  
KōQAEΔE ECOM

پلیٹ کے نیچے تحریر  
انکے نام کی بدولت  
میری مدد فرمایا

*English translated by Professor Maks, UK.*

*Russian translated by several Professors in Masco University.*

**THE WOODEN PLATE FOUND  
I NOAH'S ARCH**

During the month of July, 1951 a team of Russian Experts, were surveying the Valley of Kam. Perhaps they were busy at finding out a new mine. They noticed a few pieces of rotten woods at a place. The group officer started digging the place. To his surprise he found heaps of wood pressed there under the earth. Experts by observing a few layers speculated that these woods are extraordinary and possess obscure mystery. They excavated the place with deep interest. They found quit a good amount of woods and many other things. They also found a long rectangular wooden plate. The experts were surprised to observe that this particular plate admeasuring 14" x 10" was in far better condition among other woods which were on the verge of decomposition, due to aging. After investigation at the end of 1952, experts came to the conclusion that this particular plate belonged to the Noah Arch which had rested on the peak of Mount Calf Cludy. And the plate on which few words of some ancient language were inscribed, was fixed on the Arch.

After it was proved that the woods found in the excavation are that of Noah's Arch, the curiosity as to what is written on the wooden plate was aroused. A board of experts was appointed by the Russian Government under its Research Department to

investigate the language of the wooden plate. The board started its work from the 27th February, 1953. Following were the member of this board :—

- 1) Prof. Solmon Moscow University.
- 2) Prof. Ifa Han Kheeno, Lu Lu Han College China.
- 3) Mr. Mishao Lu Farug, Officer I/c fossils.
- 4) Mr. Taumol Goru, Teacher, Cafezud College.
- 5) Prof. De Pakan, Lenin Institute.
- 6) Mr. M. Ahmad Colad, Zitcomen Research Association.
- 7) Major Cotter, Stalin College.

So these seven experts after eight months of research came to the conclusion that this plate was of the woods used in making Noah Arch and that the Prophet Noah had put this plate on his Arch for the Safety of the Arch and for receiving favour of Allah.

In the centre of the plate, there is a drawing of Palm shape on which some words of ancient Saamaani language are written.

Mr. N.F. Max, Expert, Ancient Languages, Britain (Manchester), has translated the words written, on the wooden plate, in English as follows :—

"O My God, my helper  
 keep my hands with mercy,  
 and with your holy bodies,  
 Mohammed, Alia, shabbar, Shabbir, Fatma  
 They are all Biggest and Honourable  
 The world established for them  
 Help me by their names  
 You can return to Right."

People were surprised to learn these writing. They were surprised as to how this particular plate after centuries of

exposition to nature did not decompose and maintained its form. The plate is still preserved at the Centre of Fossils Research, Moscow, Russia.

If you ever have a chance to visit Russia, you would be able to see the actual plate and it will increase your faith in Ahel-al-Beit.

The translation was documented in the following newspapers:

- 1) Weekly, Mirror: U.K., Dec. 28, 1953.
- 2) Star of Britain: London, Jan 1954.
- 3) Manchester Sunlight: Manchester, Jan. 23, 1954.
- 4) London Weekly Mirror: Feb. 1, 1954.
- 5) Bathrah Najaf: Iraq, Feb. 2, 1954.
- 6) Al-Huda: Cairo, March 31, 1954.

Taken from the book: Ellin-light, knowledge and truth, by Sheikh Ghayas Uddin, Honorary Lahore, 10-7-69 and by Hakeem Sayed Mohammad.

تبصرہ

قبل اس کے ہم پھر اگلے حصہ کی طرف جائیں۔ ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کتب قدیم مذاہب میں اس قدر صراحت کے ساتھ یہ باتیں جو اپر لکھی گئی ہیں درج ہیں (خود ان ہی کے مترجمین کے حوالہ بھی دیئے گئے ہیں) تو پھر یہ مذاہب کیسے باقی رہے اور ان کے ماننے والے مسلمان کیوں نہ ہو گئے۔ جب بدھ جی کرشن جی مہادیو جی وغیرہ وغیرہ قدیم مذاہب کے

سارے سربراہ سرکار دو عالم اور ان کی اولاد کی حقانیت کے واضح طور پر قائل ہیں اور ان کے ارشادات کو آج بھی یہ جب لوگ درست مانتے ہیں تو پھر مسلمانوں نے ان کفار بت پرستوں کو ان باتوں کی طرف کیوں متوجہ نہ کیا۔ اس گناہ کی سب سے زیادہ ذمہ داری مسلمان بادشاہوں اور ان کے زر خرید طاؤں پر عائد ہوتی ہے جہاں بادشاہوں نے اس طرف توجہ دی مثلاً دکن تو ہر دکنی جانتا ہے کہ ہر جنگ سے دونوں طرف سے مسلمان ہی کلتے رہے مغلوں کے مسلسل حملوں سے مسلم آبادی میں اضافہ تو کیسے ہوتا بالکل چھوٹی سی اقلیت رہ گئی۔ مسلمان آبادی قطب شاہی عہد میں ۷۰ءی ۸۰ فی صد تک پہنچ گئی تھی وہاں مسلمان دس فیصد بھی نہ رہے ہندو امرا اب تک بھی بڑے نام ہندو تھے۔ مثلاً راؤ رنجبا کا امام باڑہ اس کا ثبوت ہے مہاراجہ سرکرشن پرشاد خود مرخیہ تصنیف کرتے۔ خود مجلس کرواتے اور مرخیہ پڑھتے تھے۔ اس طرح شمالی ہند میں بھی اب تک بہت سے غیر مسلم ہندو سکھ وغیرہ بڑی فراغدی سے گنگا سے اڑا تو حوض کوثر پہنچا کتے رہتے ہیں جو اخبارات میں آتے رہتے ہیں کہ وہاں ہندو مسلمان قریب قریب برابر تھے آپس کی جنگوں میں چونکہ دونوں طرف سے مسلمان ہی مارے گئے وہ چودہ فی صد رہ گئے پھر بھی وہاں کے ہندو اسی طرح کتے ہی کہ۔

ہے نام دلورام تخلص ہے کوثری  
چند اشعار مشہور ہندو شعراء کے درج ذیل ہیں۔

امید میں رکھتا ہوں جناب احمدی سے الفت ہے محمد سے محبت ہے علی سے  
ہندو سی مگر ہوں شا خوان مصطفیٰ اس واسطے نہ نار جہنم جلا سکا  
علی و فاطمہ شبیر و شبر بابا ان سے گلستان محمد  
خدا ہے محمد ہے اور آل ہے سوا ان کے جو ہے وہ جنجال ہے  
ہر ایک سنی مہاراجہ سرکرشن پرشاد

ادب اور خلق اور مردم سے پہلی آفاق میں مسلمانی  
بانگ احمد کے ہیں دو پھول حسن اور حسین یہی دو ہیں گل و ریحان رسول علی  
اور اس طرح ہزارہا اشعار ملیں گے ”کہ آب گنگا میں بھی کوثر کا مزہ ملتا  
ہے“

یہ بیکار ہیں تخت و تاج و نگیں  
اگر دل حقیقت کا قائل نہیں  
مبارک پیشووا ہے جس کی شفقت دوست دشمن پر  
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ پاک کیونہ سے

”بادشاہوں نے اس لیے اس طرف توجہ دینا مناسب تصور نہ کیا کہ شاہانہ  
عیاشی میں دشواری ہوگی کسی کو محل میں کیسے لا سیں گے پھر بادشاہوں کے  
اپنے خون میں بھی غیر مسلم خون ملتا رہتا تھا وہ کس طرح ادھر توجہ کرتے  
رہتے علماء اول تو ”فقیہ شر کا مذہب ہے نیجت سلطان“ خود اس طرف توجہ  
کے مخالف ہوتے تھے۔ تو پھر ان کی کیا جرات ہوتی دوسری بات یہ تھی کہ  
ایسی باتیں آخر علماء وقت کو کیسے پسند آتیں کیونکہ ”دین ملاں فی سبیل اللہ  
فساد“ ہمیشہ رہا ہے بھلا وہ سارے ہندوستان کا اللہ رسول اور آل رسول پر متعدد  
ہونا کیسے دیکھ سکتے تھے جو شاہی محل میں رہتے اور بادشاہ وقت ہندوانہ لباس  
میں بھی ”طل سبحانی و خلیفہ رباني“ تھا تو ان کو یہی زیادہ پسند تھا کہ ہندو  
مسلمان نہ ہونے پائیں تیجہ یہ ہوا کہ ان قدیم صحیفوں کی ایسی باتوں سے جن  
سے اسلام کی تبلیغ آسان ہو جاتی ملوں نے اپنا ہاتھ کھینچ رکھا۔ لہذا تبلیغ کا  
وجود ہی نہ تھا سب سے اہم بات یہ تھی کہ جب قدیم مذہب والے اپنی کتب

دیکھتے تو ان کے دل میں بانی اسلام اہل بیت اور اصحاب کے علاوہ خود مسلمانوں کے لیے بھی ایک بلند مقام پیدا ہوتا تھا لیکن جب مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھتے تھے۔ تو خود ان کی زبان سے سنے۔ (جگن ناتھ کمال)

گو مسلمان میں نہیں پر قائل اسلام ہوں      کیونکہ مردان خدا کا بندہ بے دام ہوں  
 بانی اسلام خون اسلام کا ہوتا ہے آج      خنہ زن حالت پر دین پاک کی دنیا ہے آج  
 پھر دلوں میں گمراہی کی کیفیت پیدا ہے آج      راز داں اسلام کا اسلام سے عنقا ہے آج  
 بے خبر قرآن کے معنی سے کچھ میں ہی نہیں      عظمت اسلام سے واقف مسلمان بھی نہیں  
 کھیل کیوں سمجھا ہے اک اہل شریعت نے اسے      طاق پر رکھا ہے کیوں اہل عبادت نے اسے  
 کر لیا قبضے میں ارکان حکومت نے اسے      کر دیا بدنام ارباب سیاست نے اسے  
 جس کا بانی آپ ساہادی ہے یہ وہ دین ہے      اسکی پابندی نہ کرنا آپ کی توہین ہے  
 لالہ دھرم پال گپتا و فا میر اعلیٰ روزنامہ تج دہلی

ترے خیال میں یہ سخت نامنا سب تھا      بشر کوئی بھی بشر کا غلام ہو جائے  
 شیوچرن داس اختر

کیا نام بدنام انسان کا اگر کام اپنایا شیطان کا  
 تو پھر کچھ نہیں شوکت ظاہری عبث ہے ترا دعویٰ برتری  
 پروفیسر جے سنگھ

ہے آج بھی زمانے میں چرچا حسین کا چلتا ہے ساری دنیا میں سکہ حسین کا  
 بھارت میں گروہ آتا تو بھگوان کہتے ہم ہر ہندو نام پوجا میں چلتا حسین کا  
 اہل ولاد تو پڑھتے ہیں کلمہ رسول کا ہم ہندوؤں نے پڑھ لیا کلمہ حسین کا  
 راون کی طرح مست گیا دنیا سے تو یزید لیکن یہاں ہے آج بھی قبضہ حسین کا  
 بے سنگھ پناہ مانگے گی تجھ سے زرگ کی آگ ہندو تو ہوں مگر ہوں میں شیدا حسین کا

مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بات پائے ثبوت کو پہنچی ہے کہ سارے ہندوستان میں اسلام ہی اسلام نہ ہونے کا سبب بادشاہوں کی بے حسی ملاؤں کی خود غرضی اور خود مسلمانوں کی اپنی حرکات ہیں۔

## حوالہ جات (باواسطہ) انجل مقدس

حصہ سوم

باب اول

عبد نامہ قدیم

حضرت سلیمان

میرا محظوظ سرخ سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کی طرح کھڑا ہوگا۔ وہ سرایا محمد ہے۔ تاریخی روایت ہے کہ فتحِ مکہ میں دس ہزار صحابہ کرام ساتھ تھے۔

## غزل الغزلات

میرا دوست کس قدر گندم گوں ہے۔ ہزاروں میں منفرد ہے۔ اسکے سرکانور الماس کی طرح چمکتا ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں قیمتی نگینے کی طرح۔ اس کا چہرہ چودہویں رات کی طرح روشن نہایت خلیق وہ میرا دوست میرا محظوظ ہے۔ اب حضرت سلیمان علیہ السلام کی بشارت سنے۔ آپ کے صحیفہ غزل الغزلات باب پنجم مردجہ عبرانی پرانے نسخے میں جو ۱۸۰۰ء کا طبع شدہ ہے۔ یہ عبارت بالفاظ صحیح درج ہے۔

ترجمہ۔ میرا دوست جو قدر گندم گوں ہے۔ ہزاروں میں منفرد ہے۔ اس کے سرکانور الماس کی طرح چمکتا ہے۔ اسکی زلفیں گھنگریالی اور پر زاغ کی مانند ہیں۔ اس کی دونوں آنکھیں جیسے دودھ سے دھوئے ہوئے طشت میں مصفا

پاتی پڑا ہوا ہو۔ اور اس پر دو کبوتر تیر رہے ہوں۔ یا جسے دو قیمتی نگینے اپنے  
خانوں میں جڑے ہوئے ہوں۔ اسکے رخساروں پر ریش مبارک خوشبودار بیل  
کی مانند چھائی ہوئی ہے اس کا ہلائی منہ خوشبو میں بسا ہوا ہے۔ اس کے دونوں  
لب پھول کی پنکھڑیاں جیسی ہیں۔ جن سے عجیب روح افزا خوشبو نکلتی ہے۔  
اسکے ہاتھ سونے کے ڈھلنے ہوئے ہیں۔ جن میں جواہرات چمکتے ہیں۔ اس کا  
شکم ہاتھی دانت کی لوکے مانند سفید اور جواہر سے مرصع اسکی پنڈلیاں جیسے  
سنگ مرمر کے ستون جو سونے پر مضبوطی سے رکھے ہوں۔ اسکا چہرہ چودھویں  
رات کے چاند کی طرح روشن۔ وہ صنوبر کی طرح جوان ہے۔ نمایت خلائق  
ہے۔ وہ میرا دوست میرا محبوب محمد ہے۔ اے دختران یو شلم

### حضرت داؤد

پرانے عہد ناموں میں درج ہے۔ تو حسن میں بنی آدم سے کیسی زیادہ  
ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطف ہے۔ خدا نے تجھے اب تک مبارک کہا ہے  
حشمت اور بزرگی کی تلوار لٹکا کر تیرا داہنا ہاتھ میرا کام آسان کرے گا۔ تیرے  
تیر تیز ہیں لوگ گرتے ہیں۔ بادشاہوں کے دل میں اتر جاتے ہیں۔ شاہوں کی  
بیٹاں تیری عزت والیوں میں ہیں۔ تیرے بیٹے تیرے باپ دادوں کے قائم  
مقام ہوں گے۔ تو انہیں ساری زمین کا سردار مقرر کرے گا۔ میں ساری  
پشتوں کو تیرا نام یاد کراؤں گا۔ پس سارے لوگ ابد تک تیری ستائش کریں  
گے۔ یا محمد

اس ذات گرامی کی بھی اطاعت کرنا واجب ہے۔ جس کا نام ایلی ہے۔ اس  
کی فرمانبرداری سے سب کام بنتے ہیں۔ اس گراں ہستی کو حیدر ڈبھی کہتے ہیں  
جو مسکینوں کا سہارا شیر بہت قوت والا اور کعبہ میں پیدا ہونے والا ہے۔  
اس کا دامن پکڑنا اور اسکی فرمان برداری میں ایک غلام کی طرح رہنا ہر شخص

پر فرض ہے۔ سن لو جس کے کان ہیں۔ سمجھ لو جسکا دماغ ہے۔ سوچ لو، جسکا دل ہے۔ یہ وقت گزر گیا تو پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ میری جان میرے جسم کا یہی سارا ہے۔ (رسالہ الحرم قاہرہ از مفتی مصر ۱۲۷ء) داؤد کے صحیفہ زیور کی چند سطور جو قدیم عبرانی میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ترجمہ۔ اس ذات گرامی کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ جس کا نام آیلی ہے۔ اس کے فرمانبرداری سے دین اور دنیا کے سب کام بنتے ہیں۔ اس گراں ہستی کو حیدر بھی کہتے ہیں۔ جو بیکسوں کا سارا شیر بربہت قوت والا اور کعبہ میں پیدا ہونے والا ہے۔ اس کا دامن پکڑنا۔ اور اسکی فرمانبرداری میں ایک غلام کی طرح رہنا ہر شخص پر فرض ہے۔ سن لو جس کے کان ہیں۔ سمجھ لو جسکا دماغ ہے۔ سوچ لو جسکا دل ہے۔ کہ وقت گزر گیا۔ تو پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ اور میری جان میرے جسم کا سارا ہے۔ زیور قدیم کی مذکورہ عبارت میں حضرت داؤد علیہ السلام نے کسی رمز و کنایہ۔ کسی اشارہ واستعارہ سے کام نہیں لیا ہے۔ بلکہ علانیہ اور صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ کہ وہ علی جن کو حیدر بھی کہا جائیگا۔ اسکی اطاعت دین اور دنیا کی کامیابیوں کی کلید اور باعث بخشش و نجات ہے۔ وہ مقدس ہستی کعبہ میں جنم لے گی۔ اتنی کی غلامی اختیار کرنے سے ہر کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اور میری جان اور میرا جسم اسی کے سارے پر قائم ہے۔ ہر مشکل اور مصیبت میں وہی یہاں اللہ قوت اللہ ہے۔ اور میری جان اور میرا جسم اسی کے سارے پر قائم ہے۔ ہر مشکل اور مصیبت میں وہی دشمن بنتا ہے۔ جناب داؤد علیہ السلام نے یہاں تک متنبہ کیا ہے کہ جو شخص وقت کو ضائع کر دے گا اور علی علیہ السلام سے لوگ کران کا مطیع نہ بنے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں ہر جگہ پچھتاے گا۔

**حضرت ابراہیمؑ**  
 اسماعیل کے حق میں میں نے تیری دعا سنی دیکھ میں اسے برکت دونگا۔ اور  
 اسے بہت بڑھا دونگا۔ اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ اور میں اسے بڑی قوم  
 بنادونگا۔

### حضرت موسیؑ

خداوند تمہارے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی پیدا کرے گا۔ خداوند  
 کریم نے مجھے کہا ہے۔ میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ  
 میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب اس سے کہے گا (وحی یوحا)  
 ۱۔ فاران کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔  
 خداوند کریم اسکی قوم سے بڑی محبت کرتا ہے۔  
 ۲۔ وہ اونٹ پر سوار ہو کر آئے گا۔

۳۔ بشیر، نذیر، عادل کامل کی آمد کی پیشنگوئی کئی جگہ ہے۔  
 ۴۔ ان پڑھ کو کتاب دی گئی۔ تاکہ وہ اس کو پڑھ سکے۔ میں اپنا کلام اسکے دل  
 میں ڈال دونگا۔ جو کچھ اسے کہوں گا۔ وہ ہی سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا  
 ہوگا۔ جو میری باتوں کو محض وہ میرا نام لیکر کہہ دے گا۔ جو کوئی نہ سنے گا۔ تو  
 میں اس سے اس کا حساب لوں گا۔ (استثناء عہد نامہ قدیم، انجیل مقدس)  
 براہ راست موجودہ اناجیل سے مفصل اقتباسات علیحدہ درج ہیں۔ جو کتاب ہذا  
 کا آخری حصہ ہے یہاں پر چند اہم امور ملاحظہ ہوں۔ جو مختلف کتب سے  
 لیے گئے۔ مسلمان مصنفین نے ان باتوں کو اپنی کتب میں بار بار لکھا ہے۔

### حضرت یوسفؑ

عرش نور وہ محمدؐ ہے۔ آفتاب سے بھی درخشش اسیکو کتاب دی جائے گی۔ جو  
 بے مثل و بے نظیر ہوگی۔ علیؑ اس کا ساتھی ہے۔ وہ کتاب سنائے گا۔ بلند

آواز سے وہ کتاب جو سات اسباق سے شروع ہوئی ہے۔ (سبع مثالی) الحمد  
شریف میں جنت بھی ہے دوزخ بھی۔ جزا بھی سزا بھی ثواب بھی عذاب بھی  
وہ عبرت ناک چیز ہے۔ نبی اور اسکے ساتھی کا تعجب خیز مجزہ ہے۔ جو اسکو  
پڑھیگا۔ اور سنے گا۔ اور عمل کرے گا وہ فلاح پائے گا۔ یہ بھی ہو گا۔ کہ وہ  
شخص اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ امت میں سے نیست و نابود ہو جائے گا۔

التمام فاتحہ برائے ایشان ثواب  
 در ۱۹۰۵ء بیگم سیدہ وجید الحسن زیدی  
 بیوی شریعت سید اعزاز الحسن زیدی مرحوم  
 اور بھائی

## حصہ سوم

### باب دوم۔۔ انجیل مقدس

عہد نامہ جدید

اب براہ راست انجیل مقدس کی طرف آتے ہیں۔ کیونکہ موجودہ دنیا میں Revised Version ہی کی شکل میں ہی سی۔ لیکن راجح تو ہیں۔ موجودہ ہر جگہ ملتی ہیں جب کہ پہلے بھی عرض کیا گیا۔ ہمارے بزرگوں نے جب کبھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔ تو اپنی ہی کتابوں کے اقتباسات سے نقل کر دیا ہے۔ لیکن جب ہم موجودہ کتب سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو مطابقت نہیں ہوتی اہم ترین مسئلہ فارقلیط حمد اور احمد جیسے اہم الفاظ کا ہے۔ انکا خود یہ دعویٰ نہیں کہ یہ انجلیل آسمانی اصلی ہیں۔ خود متی کی انجیل۔ مرقس کی انجیل۔ لوقا کی انجیل۔ اور یوحنا کی انجیل کہتے ہیں۔ گویا کہ ان لوگوں نے مصنفین اور مورخین کی طرح ان کتابوں کو لکھا۔ جن میں ۱۸۰۰ء تک مسلسل ترمیم و تفسیر ہوتی رہی۔ اور اب بھی ہوتی ہے۔ صرف یوحنا کا مکاشفہ ایک ایسا جزو ہے۔ جسکی بنیاد کشف پر بتائی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں جب کبھی ہم فارقلیط کی بات کرتے ہیں تو یہ لفظ ہم کو بالیں میں نہیں ملتا۔ لیکن اس پر طویل بحث کرنے کی بجائے۔ میں صرف یہ کہنا کافی تصور کرتا ہوں۔ کہ فارقلیط کے بجائے مددگار شافع یا کچھ بھی اب لکھا گیا۔ بہر صورت اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ کوئی آنے والا ہے۔ جو خود اپنی خواہش سے کچھ نہ کہے گا اور جو خدا چاہے گا۔ وہی کہے گا۔ اس لئے ہمارا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ آنے والا بہر حال حضرت عیسیٰ کے بعد آیا۔ اور وہ تمام فضائل ساتھ لایا۔ جو انجیل میں اس آنے والے کے لیے بیان ہوئی تھیں۔ جھوٹے نبی جو آئے۔ انکا تذکرہ بھی موجودہ انجیل میں ہے۔ اختلافات کی تفصیل میں

جائیں۔ تو ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی۔ تاہم قرآن شریف اور انجلیل کے مضامین میں بہت اشتراک بھی پایا جاتا ہے۔ عمد نامہ جدید میں موجودہ لوقا کی انجلیل کے باب اول کی فقرات نمبر ۱۳ تا ۲۰ ملاحظہ ہوں۔ ”اے ذکر یا خوف نہ کر۔ کیونکہ تیری دعا سن لی گئی ہے۔ تیرے لئے یہوی اشیع کے بیٹا ہوگا۔

تو اس کا نام یوحنا رکھنا اور تجھے خوش و خرمی ہوگی۔ اور بہت سے لوگ اس کی پیدائش کے سبب خوش ہوں گے۔ کیونکہ وہ خداوند کریم کے حضور میں بزرگ ہوگا۔ اور ہرگز مے اور نہ کوئی اور شراب پئے گا۔ اور اپنی ماں ہی کے پیٹ سے روح القدس سے بھر جائیگا۔

اور بہت سے نبی اسرائیل کو خداوند کریم کی طرف جوان کا خدا ہے پھر لے گا اور وہ ایلیا کی روح اور قوت میں اس آگے آگے چلے گا۔ اور والدوں کے دل اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راست بازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف لے آئے گا۔ اور خداوند کریم کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے گا۔ ذکر یا نے فرشتہ سے کہا۔ میں اس بات کو کس طرح مانوں۔ کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری یہوی عمر رسیدہ ہے۔ فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا۔ ”میں جبرایل ہوں جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں۔ اور اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے ان باتوں کی خوشخبری دوں اور دیکھ جس دن تک یہ باتیں واضح نہ ہوں۔ تو چپکار ہے گا۔“ نہایت واضح اور صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ کہ یوحنا ”یحییٰ“ ایلیا کی روح اور اسکی قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا۔ اس وضاحت کے باوجود بعض دیگر مقامات پر بھی درج ہے۔ کہ یوحنا ہی ایلیا ہے۔ اس طرح ابن آدم کے اور آنے والے کے لئے کہا گیا ہے۔ اسی طرح خداوند کا لفظ بھی کہیں خدا کے لیے استعمال ہوا۔ تو کہیں کسی ایسے آنے والے کے لیے بھی جو بڑا ہوگا۔ اور بعد میں آیے گا۔

“

حضرت یحییٰ کی بشارتوں کو حضرت عیسیٰ پر محصر کر دینا اس لئے صحیح نہیں۔ کہ دونوں کی عمر میں چند ماہ کا بھی فرق نہیں۔ لہذا حضرت یحییٰ ان کے متعلق آنے والا ہے نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ ان کی موجودگی سے واقف تھے۔ موجودہ بائیبل میں بھی یہ واقعہ درج ہے۔ کہ جب حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت میمی کو اپنے پیٹ میں لے کر حضرت مریم سے ملنے کیے۔ تو حضرت یحییٰ ان کے شکم میں محلنے لگے وغیرہ آگے ملے گا۔

قرآن شریف میں سورہ مریم کی ابتداء میں حضرت ذکریا کا تذکرہ اس طرح ہے اے ذکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہو گا۔ اس وقت تک پہلے ہم نے کوئی آدمی اسکے ہم نام کا پیدا نہیں کیا۔ ذکریا نے کہا۔ کہ اے میرے رب لڑکا کیوں کر ہو گا۔ جب کہ میری عورت بانجھ ہے۔ اور میں بوڑھا ہو کر سوکھ گیا ہوں۔ فرمایا یوں ہی ہو گا تیرے رب نے کہا ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے آسان ہے۔ اور میں نے تجھے پہلے بنایا۔ اور تو کچھ چیز نہ تھا۔ بولا اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو بھلا چنگا تین دن رات بول نہ سکے گا۔

حصہ سوم، باب سوم  
ایلیا  
پادری نلپیڈون نے ایک کتاب ۱۹۰۵ء میں شائع کی ہے۔

جس میں درج ہے A Note Book on old and New Testament.

In The Language of old Hebrew the word "Alliah"

or "Aile" is not in the meaning of God or Allah

but this word is showing that in the next time of

the world anyone will be nominated Alliah or Aile

اس سے بھی ثابت ہے کہ وہ علی کے آنے کے مفترض ہیں۔ اور اس نبی (سرکار دو عالم) کے بھی ایک شخص ساول المعروف ہے پولیس پہلے حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کا سخت ترین دشمن تھا۔ پھر نایبنا ہو گا۔ برنبائے مججزہ عیسوی درست ہوا۔ برنباس نے اس کا تعارف بھی حضرت عیسیٰ کے شاگردوں سے کرایا۔ انہوں نے بمشکل قبول کیا۔ برنباس نے خود بھی بڑے مصائب برداشت کیے انجلیل مقدس اور خلاصہ انجلیل میں برنباس کا تذکرہ بہت سے مقامات پر کیا گیا ہے۔ لیکن اب عیسائی اس کو نہیں مانتے ہیں۔

### حصہ سوم باب، چہارم خلاصہ انجلیل و تعارف برنباس

یہ خلاصہ بڑی احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے۔ وہ پھر بھی اس میں سب کچھ ہے۔ خلاصہ انجلیل مقدس جولائی ۱۹۶۹ء میں طبع ہوا۔ اس کے پیش لفظ میں خود دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ”اس کتابچہ میں انجلیل جلیل کا خلاصہ کلام مقدس کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے“ صفحہ ۵ اور ۶ فرشتہ نے ذکریا سے کہا۔ خوف نہ کر تیری دعا سن لی گئی ہے۔ اور تیرا بیٹا ہو گا۔ تو اس کا نام یوحنا (یحییٰ) رکھنا۔ وہ ہر گز نہ مے پئے گا اور نہ شراب پئے گا۔ وہ ایلیاء کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا پھر اس کے بعد فرشتہ نے حضرت مریم کو بھی یسوع کے پیدا ہونے کی بشارت دی پس یہ دونوں ایک ہی زمانہ میں رہے۔ اور کسی آنے والے کی خوشخبری دیتے رہے۔ ۳۲ خبردار گمراہ نہ ہونا کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں تم ان کے پیچھے نہ چلے جانا جب رُانوں، اور ف کی خیر سنو تو گھبرا نہ جانا کیونکہ ان کا پہلے واقع ہونا ضروری ہے۔

صفحہ ۳۵۔ دیکھو میرے باپ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں اس کو تم پر نازل

کونگا۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے۔ اسی شر میں رہو۔

صفحہ ۳۷۔ لوگ مختلف زبانیں بول رہے ہیں۔ رومی مسافر خواہ یہودی خواہ ان کے مرید کریتے اور عرب ہیں۔ مگر اپنی اپنی زبان میں ان سے خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں۔ سب حیران ہوئے۔ اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔

صفحہ ۳۸۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ رومی فرقوں میں ایسا ہوگا۔ کہ تمہارے بیٹھیاں نبوت کریں گی بس اور پر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون آگ اور دھوئیں کے بادل دیکھاؤ نگا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو جائیگا۔ (واقعات کریلا کی تاریخ سے مقابلہ کر لیں)

صفحہ ۵۵۔ ساول نے شاگردوں سے مل جانے کی کوشش کی۔ لیکن سب اس سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا۔ کہ یہ شاگرد ہے (پہلے اس نے مظالم میں حصہ لیا تھا) مگر برنباس نے اس کو اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے جا کر ان سے بیان کیا کہ اس طرح خداوند کو دیکھا وغیرہ

صفحہ ۵۸۔ برنباس اور ساول کا تذکرہ۔ اس نے بجائے ساول کے اپنا نام پولیس رکھ لیا۔ اور برنباس کا ساتھ رہتا تھا پولیس نے کہا لیجاح نبی کی معرفت تمہارے باپ دادا نے کہا ہے کہ اس امت کے پاس جا کر کو۔ کہ تم کانوں سے سنو گے۔ اور ہرگز نہ سمجھو گے۔ آنکھوں سے دیکھو گے۔ مگر معلوم نہ کرو گے کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھاگئی ہے۔ اور وہ کانوں سے اوپنچا سنتے ہیں۔

صفحہ ۷۵۔ میں تم سب کے بارے میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں۔

صفحہ ۷۹۔ یسوع کے وسیلہ سے خدا ساتھ ہو گیا ہے۔

صفحہ ۸۳۔ ہم تیری خاطر دن رات بھی جان سے مارے جاتے رہے۔ ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر کیے گئے۔ (حالات ساوات سے مقابلہ کریں) صفحہ ۸۷، ۸۸ رات جب گزر گئی۔ جب دن نکلنے والا ہے یہودی اور غیر یہودی اقوام ایک ہی عالمگیر بادشاہت میں شامل ہیں۔ وہ شخص جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اٹھے گا اسی سے غیر قومیں امید رکھیں گی۔

ان براہ راست نقول سے آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ آج بھی انجلیل سے واضح ہے کہ خدا اور ہے اور مسیح اور ہے موجودہ انجلیل سرکار دو عالم کے تذکرے سے خالی نہیں۔ یہ برنس کوئی خیالی شخصیت نہیں ہے۔ برنس کیا کہتا ہے ملاحظہ ہو۔

### حصہ سوم، باب پنجم انجلیل برنس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجلیل برنس میں درج شدہ امام الانبیاء مالک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگ اور فضیلت کے متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہے۔

### نبیوں کا سرتاج

تب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فقیہ تقریر کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا اور کہا۔ مبارک ہو۔ خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے باقی مخلوق پیدا کرنے کی مشیت کی تاکہ وہ اس کی حمد کریں۔ مبارک ہو۔ خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسیوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول کو تمام مخلوقات سے پہلے خلق فرمایا۔ تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے۔ جیسا کہ اس نے بندے

داود کی زبانی فرمایا۔ کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسیوں کی تابانی میں، میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو۔ خدا کا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اس کی خدمت کریں۔

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اس نے ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا۔ اے خداوند میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں۔ کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی۔ مگر میں منت کرتا ہوں کہ مجھے بتا کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان ہوئے ہیں۔

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمدؐ لکھا جانا

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرمادیں۔ تب خدا نے پہلے انسانی انگوٹھے پر تحریر درج کر دی۔ دا میں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا۔ خدا ایک ہی ہے۔ اور با میں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا۔ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چوئے اور اپنی آنکھیں ملیں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔

### مالک و مختار

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے کہا تم بہشت سے چلے جاؤ تو بہ کرو اور تمہاری آس نہ ٹوٹے۔ کیونکہ تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا۔ کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت کو نوع انسانی سے دور کر دے گی کیونکہ وہ میرا رسول جو آئیگا۔ تو میں سب چیزیں عطا کر دوں گا۔

حضورؐ کے آمد کی خواہش  
خدا نے اپنے تیئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں ”آدم اور حوا  
کو“ بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے چھانک پر لکھا دیکھا۔ ”خدا ایک  
ہی ہے۔ اور محمدؐ اس کار رسول ہے“ اس پر اس نے روکر کہا۔ خدا کی مرضی ہو۔  
اے میرے بیٹے کہ تو جلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔

**شانِ مصطفیٰ اور دینِ محمدؐ**  
تب یسوع نے کہا۔ میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیا میں پکارتی ہے۔ کہ  
خدا وند کے رسول کے لئے راہ تیار کرو۔ (جیسا یعیسائے کی کتاب میں  
لکھا ہے) انہوں نے کہا۔ کہ اگر تو مسیح نہیں۔ ناالیاء نہ وہ نبی تو تو نے  
عقیدے کیوں سیکھاتا ہے۔ اور مسیح سے زیادہ چرچا کرتا ہے۔ یسوع نے  
جواب دیا۔ جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کرتا ہے ان سے ظاہر ہے کہ  
میں وہی کہتا ہوں۔ جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقعہ اپنے تیئیں وہ  
کھلا تاہوں۔ جسکا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں ہوں کہ خدا  
کے اس رسول کی جرابوں کے بندیا جوتوں کے لئے کھول سکوں اور اس کے  
دین کی انتہا ہوگی۔

### باعثِ تخلیقِ کائنات

خدا نے کہا مرجباً اے بندے آدم میں تجھے بناتا ہوں۔ کہ تو پہلا انسان ہے  
جس کو میں نے پیدا کیا اور جس سے تو نے دیکھا ہے۔ تیرا بیٹا ہے۔ جو دنیا میں اب  
سے بہت سال بعد آئیگا۔ میرا رسول ہو گا۔ جس کے لئے میں نے تمام چیزیں  
پیدا کی ہیں۔ جو آئیگا۔ تو دنیا کو نور بخشے گا۔ جس کی روح میرے ہر چیز پیدا  
کرنے سے سامنہ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔

## نبی کریمؐ کے صدقے میں برکت

میں تم سے پچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لئے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب آئیگا۔ تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ کی مر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لئے جو اسکا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لایگا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئیگا۔ اور بت پرستی مٹادے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مبعوث کروے گا۔ کیونکہ جس طرح ابراہیم تو نے بت پاش پاش کئے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔

## عظمتِ مصطفیٰ

سیدنا عیسیٰ السلام نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت رفتہ کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں۔ پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو "تقریباً" سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ عبرت بخشے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے۔ اصلاح کی روح سے عقل طاقت کی روح سے خوف اور محبت کی روح سے دانائی اور اعتدال کی روح سے آراستہ ہے۔ سخاوت اور رحم کی روح سے انصاف اور تقویٰ کی روح سے شرافت اور صبر کی روح سے جو اسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گناہ زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے۔ وہ طاقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقین جانئے میں نے اسے دیکھا ہے۔ اور اسکی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہر نبی نے اسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اسکی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ جب میں نے اسے دیکھا تو میری روح تسلیم سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر اے محمدؐ خدا تمہارے ساتھ ہو اور مجھے اس لائق بنائے۔

کہ میں تیری جوتی کا تمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤ نگا۔ یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔

### قیامت اور شان محبوبی

قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب یہ نشانیاں ہو چکی ہوں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائے رہے گی۔ جب تھا خدا زندہ ہو گا۔ جوابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے۔ تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا۔ جو پھر سورج کی طرح مگر ہزاروں سورجوں کی طرح تابندہ اٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائیگا۔ مگر بات نہ کرے گا کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہو گا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول کو تلاش کریں گے۔ اور اسے پاکر اس جگہ کے چار اطراف پر اس کی نگہبانی کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد ممالوں یا شد کی مکھیوں کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آکر چوئے گیں۔ اور اپنے تیس اس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔ پھر خدا تمام برگزیدوں کو زندہ کرے گا۔ جو پکارا اٹھیں گے۔ اے محمدؐ ہمارا خیال رکھو۔ ان کی پکاروں پر خدا کے رسول کا رحم جاگ اٹھے گا۔

### مقام محمود

مقام محمود پر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فائز ہونے کے متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اور جب وہ حضرت محمدؐ مصطفیٰ تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے اپنا دھن کھولے گا۔ جیسے ایک

دوست دوست سے جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا۔ میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور تو نے مجھے پیدا فرمایا۔ کہ تیرا خادم بنوں۔ اور میری محبت میں سب کچھ بنایا۔ تاکہ میں بچھی سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔

### شفاعت کبریا

شفاعت کبریا کا تذکرہ بھی اسی طرح درج ہے۔ کہ اور خدا اپنے رسول سے کلام کرے گا۔ کہ تیرا آنا مبارک اے میرے وفادار بندے سو مانگ جو تو چاہے۔ کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جواب دیگا۔ اے خداوند مجھے یاد ہے۔ کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا۔ کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ مجھے تیرے بندے کے واسطے سے تیری تمجید کریں سو خداوند رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ وفا فرم۔

### رسول کی گواہی

اے خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا۔ کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں۔ اے میرے دوست محمد اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں خداوند تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بلا۔ جبرائیل فرشتہ خدا کے پاس آئے گا۔ آقا تیرے گواہ کون ہیں۔ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہیم اسماعیل۔ موسی۔ داؤد یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکورہ گواہوں کو بلائے گا۔ جو ڈرتے ہوئے ادھر جائیں گے۔

اور جب وہ حاضر ہو جائیں گے۔ کیا بات اے خدائے بزرگ، خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں۔ تاکہ سب چیزیں اس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دیگا۔ خداوند کریم ہمارے پاس تین گواہ ہیں۔ جو بہترین ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں۔ تب موسیٰ کے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ داؤد کے گا دوسری وہ کتاب جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور جو تم سے مخاطب ہے۔ کے گا خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا ساتھی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی۔ اس نے چچ کہا۔ کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعویٰ کرتا ہے یہ کتاب اسکی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گواہ ہو کر کے گا۔ اے خدا جو کتاب تو نے مجھے دی ہے۔ وہ بھی یہی کہتی ہے۔ اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا۔ تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہونگے۔ تو ہر مخلوق خدا کی تقدیس کرے گی۔ تجھے اے خدا جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تیمس اپنے رسول کو دیا۔

### انبیا کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھولے گا۔ اور اس کا رسول اس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور نبیوں اور سب برگزیدوں کو بلائے گا۔ اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لگی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان لکھی ہوگی۔ تب خدا کے داہنے ہاتھ۔ خدا کے برابر اس کا رسول بیٹھے گا۔ اور اس کے بعد اس کے نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ ولیوں کے بعد نیکوکار بیٹھیں گے۔ اور تب فرشتہ نرسنگا بجا کر ابلیس کو عدالت کے لئے طلب کرے گا۔

جھوٹے مدعاں نبوت سے بچو  
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔ کہ تمہارا دل نہ  
 گھبرائے۔ اور نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ  
 خدا ہمارا خالق ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں  
 اب دنیا میں خدا کے رسول کے لئے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دنیا کے لئے  
 نجات لا یگا۔ خبردار دھوکہ نہ کھانا۔ کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔  
 جو میرا نام لیں گے۔ اور میری انجلی کو ناپاک کریں گے۔

### بادل کا سایہ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے  
 آقا و مولا (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی آمد کی بشارت دی اور جھوٹے  
 مدعاں نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے حواری نے اس  
 نبی کی نشانیوں کے متعلق کہا استاد ہمیں کوئی نشانی بتا کہ ہم اسے جان لیں  
 یوں نے جواب دیا کہ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا بلکہ تمہارے چند  
 سال بعد آئے گا جب میری انجلی کا عدم کردی جائیگی۔ یہاں تک کہ بمشکل  
 تیس ایماندار رہ جائیں گے اس وقت خدار حم فرمائے گا سو وہ اپنا رسول بھیجے  
 گا جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا  
 برگزیدہ تسلیم کیا جائے گا۔ اور خدا اسکے ذریعے دنیا پر ظاہر ہو گا۔ اور بے  
 دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے کا اور زمین پر بت پرستی کو نیست و نابود  
 کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے ہمارے خدا  
 کی معرفت اور تمجید ہو گی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہو گا۔

## چاند کا کلام کرنا

حضرت یسوع مسح اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں۔ کہ میں تم سے چ کتا ہوں کہ اسکے بچپن میں چاند اس کو لوریاں دیکر سلاایا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہو گا۔ تو چاند کو اپنے ہاتھوں پکڑے گا۔ دنیا اس کے ٹھکراؤ نے پر خبردار رہے۔

## مبارک بادی کی لبر

وہ تمام نبیوں سے واضح تر سچائی کے ساتھ آئے گا اور اسے سرزنش کرے گا جو دنیا کو غلط طور پر برداشتا ہے۔ ہمارے باپ کے شر کے برج ایک دوسرے کو خوشی سے مبارک باد کیسیں گے۔ سو جب بت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے۔ اور مجھے دوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے تب میں تم سے چ کتا ہوں۔ خدا کا رسول آگیا ہو گا۔

## ایک کاہن کی حضرت عیسیٰ سے گفتگو

ایک کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے۔ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسح بھیجے گا جو ہمیں بتانے آئے گا۔ کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لا بیگا سو میں منت کرتا ہوں۔ ہمیں بتاؤ کیا تو ہی خدا کا وہ مسح ہے۔ جس کا ہمیں انتظار ہے یسوع نے جواب دیا۔ یہ چج ہے کہ خدا نے وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً" میں وہ نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھ سے وہ پہلے بنا ہے۔ اس کا وور میرے بعد آئے گا کاہن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہتر طور پر یقین ہے کہ تو خدا کا نبی اور قدوس ہے سو میں تجھ سے تمام یہودیا اور اسرائیل کے نام منت کرتا ہوں۔ خدا کی محبت کی خاطر ہمیں بتا کہ مسح کس طور آئے گا۔ یسوع نے جواب دیا۔ خدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح قائم

ہے میں وہ مسح نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہیم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دونگا۔ پر خدا جب مجھے دنیا سے اٹھا لے جائیگا تو ابلیس نا پر ہیزگاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں فتنہ اٹھا لے گا جس سے میرا کلام اور میری تعلیم نپاک ہو جائے گی یہاں تک کہ بمشکل تیس صاحب ایمان رہ جائیں گے جن سے خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔ جو دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بتوں کو بت پرستوں سمیت تباہ کر دے گا اور ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے گا۔ جو اسے انسانوں پر ہے اور اپنے ساتھ رحمت ان کی نجات کے لیے لا ریگا۔ جو اس پر ایمان لا جائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اس کے کلام پر ایمان لا ریگا گو میں اس کے موزے کھولنے کے لا تلق نہیں ہوں پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اسے دیکھوں۔

### حضرت عیسیٰ اور کاہن

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی کیونکہ جہاں تک تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی بلکہ میری تسلی اس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہیم سے کیا ہے اور جس بات سے مجھے تسلی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے دین کی حد نہ ہو گی بلکہ خدا کی طرف سے ناشکتہ رہے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا خدا کے رسول کے آنے کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آ جائیں گے مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد ائے گی تب کاہن نے کہا وہ مسح کیا کھلایا جائے گا اور کس شان

سے اس کا آنا ظاہر ہو گا یسوع نے جواب دیا اس مسیح کا نام محمد قابل تعریف ہے کیونکہ خدا نے اس کا نام رکھا ہے جب اس نے اس کی روح پیدا کی اور اسے ملکوتی جال میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد انتظار کر کیوں کہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کرتا ہوں۔ جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہوں یہاں تک جو تجھے مبارک کے گا مبارک ہو گا جو تجھے کو سے گا لعنتی ہو گا جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا اور تیرا کلام سچا ہو گا یہاں تک کہ آسمان اور زمین میں جائیں گے پر تیرا دین نہیں مٹے گا سوا اسکا پاک نام محمد ہے تب بھیڑ نے اپنا آواز بلند کر کے کہا اے خدا اپنا رسول بھیج اے محمد دنیا کی نجات کے لیے جلدی آ۔

### دین محمدی کا فائدہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا رسول کے دین کا فائدہ ہو گا کہ دین پر مرنے والے مرنے کے بعد بہشت میں جائیں گے۔

### میرا رسول چاند ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد بر بن اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے۔ اور ستارے میرے نبی ہیں۔ جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔

(تحقیق انوار محمدی)

## حصہ چہارم - انجیل کے براہ راست اقتباسات

### حصہ چہارم باب اول - انجیل مسلمہ

اب تک جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ اس کا مأخذ زیادہ تر بزرگوں کی تحقیقات اور کاؤشوں پر منحصر ہے۔ چونکہ ہم خود ان اصلی کتب کو حاصل کر کے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ اصل کتب نایاب ہیں۔ اس لیے بجز خوشہ چینی کوئی چارہ کار نہیں۔ لیکن انجیل مقدس کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ لہذا اس حصہ میں صرف ان مروجہ انجیل کے اقتباس درج کئے جائیں گے۔ جو بحالت موجودہ آپ کو کسی مکتبہ یا بازار سے مل سکتی ہیں۔ اور آپ ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں اس حصہ میں صرف ایسے مطالب مختصر طور پر درج ہیں۔ جو نہایت واضح طور پر پائے جاتے ہیں۔ یہ اب حرف بحروف موجودہ انجیل مقدس کے مطابق ہیں مأخذ حسب ذیل کتب، میں جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے۔

- خلاصہ انجیل مقدس مطبوعہ سکریپر گفت میشن، مسیح اشاعت خانہ لاہور۔

- زندہ کلام نیا عہد نامہ بائیبل فاروی ورلڈ امریکہ مطبوعہ ۱۹۷۵ء

- پرانا اور نیا عہد نامہ مطبوعہ لندن ۱۹۸۵ء

- پرانا اور نیا عہد نامہ مطبوعہ انگریزی امریکہ۔

- کلام مقدس سلیس اردو خوش خط مطبوعہ سوسائٹی آف شیعیان روما ۱۹۵۸ء  
(اس کو برائے پاکستان تصور کریں)

ان کتب پر خود ہی Revised Version لکھا ہوا ہے۔ ملحوظ خاطر رہے کہ تورات، زبور، انجیل، و دیگر صحاف قدیم سب کو انجیل ہی کہا جاتا ہے۔ اس میں پہلا عہد نامہ قدیم اور دوسرا حصہ عہد نامہ جدید کہلاتا ہے۔ قدیم میں ۳۹

حصہ بشمول زیور توریت اور جدید میں ۲۷ جن میں مت کی انجلیل مرقس کی انجلیل، لوقا کی انجلیل، یوہنا کی انجلیل شامل ہیں جو ان حضرات نے اس طرح قلمبند کیے ہیں جس طرح کوئی سورخ تاریخ لکھتا ہے۔ ایک باب رسولوں کے اعمال کا ہے اور ۲۱ خطوط ہیں۔ آخر میں یوہنا عارف کا مکافہ ہے جو اس لحاظ سے اہم ترین ہے کہ صرف اس ایک ہی کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ یہ آسمانی کتاب ہے لیکن یہ بھی تغیر و تبدل سے خالی نہیں۔ حضرت عیسیٰ کا آخری مکالمہ جو اہم ترین ہے صرف یوہنا کی انجلیل میں پایا جاتا ہے۔ باقی تین انجلیل لکھنے والوں نے اس کو نظر انداز کر دیا۔ یا بعد میں نکال دیا گیا۔ قدیم عہد نامہ تقریباً ۳۱۲ صفحات پر محیط ہے۔ اور نیا عہد نامہ ۳۹۱ جملہ ستہ سو کے قریب صفحات رکھتا ہے۔ ان کو بنظر غائر دیکھا جائے تو تقریباً "پانچ واں حصہ آنے والے زمانہ اور اسکی بشارات کے متعلق ہے۔ لیکن ہم نہایت مختصر اور صرف اہم امور لفظ بے لفظ موجودہ کتب سے نقل کریں گے۔ اور ایسا حوالہ دیں گے کہ آپ فوراً موجودہ انجلیل مسلمہ سے فقرہ نکال سکیں گے۔

چند اہم مضافیں کو علیحدہ بھی لکھنا ضروری ہے۔ جن کی اہمیت کا اندازہ خود آپ کو پڑھ کر ہو گا۔ ضرورت کے تحت انجلیل یوہنا کا باب ۱۷ تا ۲۱ اور یوہنا عارف کا مکافہ جو انجلیل کے آخر میں ہے۔ اس جگہ شریک کیا گیا ہے تاکہ آپ کو ساری صورت حال کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ مطالب واضح تر ہو جائیں۔ اس کو بنظر غائر مطالعہ کریں اور خود ہر بات کا سلسلہ قائم کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک تبصرہ بھی شامل کیا گیا ہے جو اس مکافہ اور اس کی بہت سی باتوں پر روشنی ڈالے گا۔ لہذا آپ انجلیل یوہنا کے ابواب مذکورہ کے علاوہ یوہنا عارف کے مکافہ کو بھی مد نظر رکھیں۔

## نوٹ

یہ واحد حصہ یہاں شامل کیا گیا ہے۔ پڑھ لیں اور سمجھ لیں اس حصہ کا تعارف کرتے ہوئے وہ خود لکھتے ہیں کہ اس کو سمجھنا نہایت ہی مشکل ہے مسیحیوں کا فرض ہے کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں، ”گویا خود پر ہی خوف طاری ہے (کلام مقدس مطبوعہ پاکستان)

## حصہ چہارم باب دوم

### یوحنا عارف کا مکافہ

- یسوع مسیح کا مکافہ جو اسے خدا کی طرف سے اس لئے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا (مختصر اقتباس کا منظوم ترجمہ پہلے بھی آچکا ہے) ہونا ضرور ہے اور اس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اسکی معرفت انہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا
- جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنی ان سب چیزوں کی جو اس نے دیکھی تھی۔ شہادت دی۔
- اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اسکے سننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں۔ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔
- یوحنا کی جانب سے ان ساتھ کلیاروں کے نام جو آئیہ میں ہیں۔ اسکی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے اور ان سات روحوں کی طرف سے جو اس کے تخت کے سامنے ہیں۔
- اور یسوع مسیح کی طرف سے جو سچا گواہ اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلو ٹھا اور دنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے۔ تمہیں فضل اور اطمینان

حاصل ہوتا رہے۔ جو ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔

۶۔ اور ہم کو ایک بادشاہی بھی دی اور اپنے خدا اور باپ کے لیے کاہن بھی بنادیا اس کا جلال اور سلطنت ابد الہا باد تک رہے۔ امین۔

۷۔ دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ اور جنوں نے اسے چھیدا تھا۔ وہ بھی دیکھیں گے۔ اور زمین پر کہ سب قبلے اس کے سب سے چھاتی پیٹھیں گے۔ بے شک امین۔

۸۔ خدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادر مطلق فرمایا ہے کہ میں انکار اور امیگا ہوں۔

۹۔ میں یو حنا جو تمہارا بھائی اور یسوع کی مصیبت اور بادشاہی اور صبر میں تمہارا شریک ہوں۔ خدا کے کلام اور یسوع کی نسبت گواہی دینے کے باعث اس ٹاپو میں تھا۔ جو پٹمس کہلاتا تھا۔

۱۰۔ کہ خداوند کے دن روح میں آگیا اور اپنے پیچھے نر سنگ کی کرسی پر ایک بڑی آواز سنی۔ (بلحاظ ترجمہ کتاب مقدس)

۱۱۔ کہ جو کچھ دیکھتا ہے اس کو کتاب میں لکھ کر ساتوں کلیساوں کے پاس بھیج دے۔ یعنی افس اور سمنا اور گمن اور تھوا تیرہ اور سرولس اور فلڈلفیہ اور لواز کیے میں،

۱۲۔ میں نے اس آواز دینے والے کو دیکھنے کے لیے منہ پھیرا جس نے مجھ سے کہا تھا۔ اور پھر کرسونے کے سات چراغدان دیکھے۔ اور ان چراغدانوں کے نیچ میں آدم زاد سا ایک شخص دیکھا جو پاؤں تک کا جامہ پنے اور سونے کا

۱۳۔ ایک سینہ بند سینہ پر باندھے ہوئے تھا۔ اس کا سر اور بال سفید اون بلکہ برف کی مانند سفید تھے۔ اور اسکی آنکھیں

- ۱۵۔ آگ کے شعلے کی مانند تھیں۔ اور اسکے پاؤں اس خالص پیتل کے سے تھے جو بھٹی میں پایا گیا ہو۔ اور اسکی آواز
- ۱۶۔ زور کے پانی کی سی تھی۔ اور اسکے داہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے۔ (حوالہ الحمد سبع مثانی قرآن شریف کی ابتداء ہے جس سے سات مریں ثابت ہیں لیکن عیسائی آج تک سات مریوں تک رسائی نہ کر سکے)
- ۱۷۔ اور اس کے منہ میں سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی۔ اور اس کا چہرہ ایسا چمکتا تھا۔ جیسے تیزی کے وقت آفتاب جب میں نے اسے دیکھا تو اسکے پاؤں میں مردہ سا گر پڑا۔ اور اس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا داہنا ہاتھ رکھا۔ کہ خوف نہ کر میں اول اور آخر زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا۔ اور دیکھوں ابد الاباد تک زندہ رہوں گا اور موت اور عالم ارواح کی
- ۱۸۔ کنجیاں میرے پاس ہیں۔ پس جو باتیں تو نے دیکھیں اور جو ہیں۔ اور جو ان کے بعد ہونے والی ہیں۔ ان سب کو لکھ یعنی ان سات ستاروں کا بھید جنہیں تو نے میرے داہنے ہاتھ میں دیکھا تھا۔ اور ان کے ساتھ چراغدان وہ سات ستارے تو سات کلیساوں کے فرشتے ہیں۔ اور وہ سات چراغدانوں کے سات کلیسا میں ہیں۔

## مکافہ باب ۲

افس کی رلیب کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو اپنے داہنے ہاتھ میں ساتوں ستارے لیے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تو بدلوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ اور جو اپنے آپ کو رسول سمجھتے ہیں۔ اور ہیں نہیں تو نے ان کو آزمائ کر جھوٹا پایا۔ اور تو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی مصیبت اٹھاتے اٹھاتے تھکتا نہیں۔ مگر مجھ کو تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے

اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی پس خیال کر کہ تو کہاں سے گرا ہے۔ تو توبہ نہ کر کہ پہلے کی طرح کام کر۔ اور اگر تو توبہ کرے گا تو میں تیرے پاس آکر چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا البتہ تجھ میں یہ بات تو ہے کہ تو ان کے کاموں سے نفرت رکھتا ہے جن سے میں بھی نفرت رکھتا ہوں جس کے کان ہوں کہ وہ نے کہ روح کلیسا سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اسے اس زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہیں پھل کھانے کو دونگا اور سمنا کی کلیسا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو اول اور آخر ہے اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیری مصیبت اور غربی کو جانتا ہوں۔ (مگر تو دولتمہن) ہے اسرائیل فاحشہ کی بد کاری کے تبھی عبادت ترک کر دی گئی ہے اور جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں۔ بلکہ شیطان کی جماعت ہیں ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں۔ جو دکھ تجھے سننے ہونگے۔ ان سے خوف نہ کر دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے۔ ماگہ تمہاری آزمائش ہو۔ اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا۔ جس کے کان ہوں وہ نے کہ روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے اس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا۔ اور پر گمن کی کلیا کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار ہے۔ صاحب ذوالفقار وہ فرماتا ہے کہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ تو شیطان کی تخت گاہ میں سکونت رکھتا ہے اور میرے نام پر قائم رہتا ہے اور جن دنوں میں میرا وفادار شہید انتباہ تم میں اس جگہ قتل ہوا تھا۔ جہاں شیطان رہتا ہے ان دنوں میں بھی تو نے مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا لیکن مجھے چند باتوں کی تجھ سے شکایت ہے اس لیے کہ ترے ہاں بعض لوگ بعض بلعام کی تعلیم مانے والے ہیں جس نے بلق کو نبی اسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی یعنی یہ کہ وہ بتوں کی قربانیاں

کھائیں۔ اور حرام کاری کریں چنانچہ تیرے ہاں بھی بعض لوگ اسی طرح نیکیوں کی تعلیم کے ماننے والے ہیں پس توبہ کرنہیں تو میں تیرے پاس جلد اپنے منہ کی تلوار سے ان کے ساتھ لڑوں گا جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے جو غالب آئے میں اسے پوشیدہ من میں سے دونگا۔ اور ایک سفید پتھر دونگا اس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوا ہو گا جسے اسکے پانے والے کے سوا کوئی نہ جائے گا۔ اور تیاطیرہ کی کلیسا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں۔ اور یہ بھی کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے بھی بہتر ہیں مگر تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت کی ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نییہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرام کاری کرنے سے اور بتوں کی قربانیاں کھانے کی تلقین دیکر گمراہ کرتی ہے میں نے اس کو توبہ کرنے کی مهلت دی مگر وہ اپنی حرام کاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ دیکھ میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں۔ اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں۔ اگر اس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں۔ اور اس کے فرزندوں کو جان سے مار دوں گا۔ اور سب کلیساوں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کے جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدله دوں گا۔ مگر تم تیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گھری باتیں کہتے ہیں۔ ناواقف ہوں یہ کہتا ہوں کہ تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا البتہ جو تمہارے پاس ہے میرے آنے تک اس کو تھامے رہو جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرتا رہے۔ میں اسے قوموں پر اختیار دونگا اور وہ لو ہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ کمہار کے برتن چکنا

چور ہو جاتے ہیں چنانچہ میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے اور میں اسے صحیح کا ستارہ دونگا جس کے کان ہوں وہ نے روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے

### باب ۳

اور سرولس کی کلیسا کے فرشتہ کو یہ لکھ کے جس کے پاس خدا کی سات رو جیں ہیں اور سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کھلاتا ہے اور ہے مردہ جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہے اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پوار نہیں پایا پس یاد کر کہ تو نے کس طرح تعلیم پائی اور سنی تھی۔ اور اس پر قائم رہ اور توبہ کر اور اگر تو جاگتا نہ رہے گا تو میں چور کی طرح آجائوں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہو گا کہ کس وقت تجھ پر آپڑوں گا البتہ سرولس میں تیرے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں۔ جہنوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اسی لاائق ہیں جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور میں اس کا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اسکے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا جس کے کان ہوں۔ وہ نے کہ روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے اور فلدلفیہ کی کلیسا کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ جو قدوس اور برق ہے اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے جس کے کھولے ہوئے کو کوئی بند نہیں کرتا اور بند کیے ہوئے کو کوئی کھولتا نہیں وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہر کوئی اسے بند نہیں کر سکتا) کہ بجھی میں تھوڑا سا زور ہے اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ دیکھ میں

شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو میں کر دوں گا جو اپنے آپ کو یہودی  
 کہتے ہیں۔ اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کروں گا کہ وہ آکر  
 تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے اور جائیں گے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے  
 چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لیے میں بھی آزمائش کے  
 اس وقت تیری حفاظت کروں گا۔ جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے  
 لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ میں جلد آنے والا ہوں جو کچھ تیرے پاس  
 ہے۔ اسے تھامے رہ۔ تاکہ کوئی تیرا تاج نہ چھین لے جو غالب آئے میں  
 اسے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بنادوں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہیں نکلے  
 گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شریعنی یروشلم کا نام جو میرے  
 خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا جس  
 کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے اور لازمیہ کی کلیسا  
 کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو امین اور سچا اور برحق گواہ اور خدا کی خلقت کا بندہ  
 ہے وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ نہ تو سرد ہے نہ گرم  
 کاشفہ تو سرد گرم ہوتا پس چونکہ تو نہ تو گرم ہے نہ سرد بلکہ شیم گرم ہے اس  
 لیے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔ اور چونکہ تو کہتا ہے کہ میں  
 دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ نہیں  
 جانتا کہ تو کم بخت خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔ اس لیے میں تجھے  
 صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں پایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولتمد ہو جائے  
 اور سفید پوشک لے تاکہ اسے پن کے ننگے پن کے ظاہر ہونے کی  
 شرمندگی نہ اٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لیے سرمه لے تاکہ تو بینا  
 ہو جائے۔ میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں ان سب کو ملامت اور تنبیہ  
 کرتا ہوں۔ پس سرگرم ہو اور توبہ کر دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹا تما ہوں  
 اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس

کے ساتھ کھانا کھاؤ گا اور وہ میرے ساتھ جو غالب آئے میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤ گا جس طرح غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا جس کے کان ہوں سنیں کہ روح کلیساوں سے کیا فرماتا ہے۔

### باب -۳

ان باتوں کے بعد میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور جس کو میں نے پیشتر نرنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سنا تھا وہی فرماتا ہے کہ یہاں اوپر آجا۔ میں تجھے وہ باتیں دیکھاؤں جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے فوراً میں روح میں روح میں آگیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور جو اس پر بیٹھا ہے وہ سنگ یا بشب اور عقیق سا معلوم ہوتا ہے اور اس تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے اور تخت کے گرد چوبیں تخت ہیں اور اس تخت میں سے بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہیں یہ خدا کی سات رو حیں ہیں اور اس تخت کے سامنے گویا شیشہ کا سمندر بلور کی مانند اور تخت کے پیچ میں اور تخت کے گرد چار جاندار ہیں جن کے آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں اور رات دن بغیر آرام کیے کہتے رہتے ہیں کہ قدوس قدوس قدوس خداوند تعالیٰ قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور آنے والا ہے اور جب وہ جاندار اسکی تمجید اور عزت اور شکر گزاری کریں گے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابد الاباد تک زندہ رہے گا اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس تخت کے سامنے ڈال دیں گے کہ ہمارے خداوند اور خدا تو تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں ہیں اور تیری ہی مرضی سے

## تھیں۔

### باب ۵۔

ذکر حسین قبل حسین۔ یہ بات بہت اہم ہے منظوم ترجمہ پہلے درج کیا گیا ہے۔

جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اسے کے داہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی۔ اور اسے سات مریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔ پھر میں ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مریں توڑنے کے لائق ہے اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مریں توڑنے کے لائق ہے اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے اس کتاب کو کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے قابل نہ نکلا اور میں اس بات پر زار زار رونے لگا کہ کوئی اس کتاب کو کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے لائق نہ نکلا۔ تب ان بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ مت رو۔ دیکھو یہودہ کے قبیلہ کا وہ ببرداواد کی اصل ہے اس کتاب اور اس کی ساتوں مروں کو کھولنے کے لیے غالب آیا۔ بره مذلوح اور میں نے اس تخت اور چاروں جانداروں اور ان بزرگوں کے نیچے میں گو یا ذبح کیا ہوا ایک بره کھڑا دیکھا اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں رو حیں ہیں جو تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں اس نے آکر تخت پر بیٹھے ہوئے کے داہنے ہاتھ سے اس کتاب کو لے لیا جب اس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور چوبیں بزرگ اس بره کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں برباط اور عود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں اور وہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اسکی مریں کھولنے کے

لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا اور ان کو ہمارے خدا کے لیے ایک بادشاہی اور کامن بنادیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں اور جب میں نے نگاہ کی تو اس تخت اور ان جانداروں اور بزرگوں کے گرد اگر و بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جنکا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا بره اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جوان میں ہیں۔ یہ کہتے ساکہ جو تخت پر بیٹھا ہے اس کی بره کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت اندالا آباد ہے اور چاروں جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔

## باب ۶-

پھر میں نے دیکھا کہ بره نے ان سات مردوں میں سے ایک کو کھولا اور ان چاروں جانداروں میں سے ایک کی گرج کی سی یہ آواز سنی کہ آؤ۔ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے اسے ایک تاج دیا گیا اور فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور بھی فتح کر لے۔ اور جب اس نے دوسری مرکھوں تو میں نے دوسرے جاندار کو یہ کہتے ساکہ آ۔ پھر ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا۔ اس کے سوار کو یہ اختیار دیا گیا کہ زمین پر سے صلح اٹھا لے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور اسے ایک بڑی تلوار دی گئی۔ جب اس نے تیسرا مرکھوں تو میں نے تیسرا جاندار کو یہ کہتے ساکھ۔ اور میں نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے۔ اور میں نے گویا ان چاروں جانداروں کے نیچے میں سے یہ آواز سنی کہ گھیوں دنیار کے سیر بھر اور جو دنیار کے تین سیر اور تیل اور مے کا نقصان نہ کر اور جب اسے

چو تھی مرکھولی تو میں نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ۔ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زرد سا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کا نام موت ہے اور عالم ارواح اس کے پیچھے پیچھے ہے اور ان کو چوتھائی زمین پر یہ اختیار دیا گیا کہ تلوار اور کال اور وبا اور زمین کے درندوں سے لوگوں کو ہلاک کریں اور جب اس نے پانچویں مرکھولی تو میں نے قربا نگاہ کے نیچے ان کی رو جیں دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے۔ اور وہ بڑی آواز سے چکا کر بولیں کہ اے مالک! اے قدوس برحق تو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہو لے۔ جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں اور جب اس نے چھٹی مرکھولی۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا اور سورج کمبل کی مانند کala اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔ اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گرپڑے جس طرح زوردار آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گرپڑتے ہیں۔ اور آسمان اس طرہ سرک گیا جس طرح مکتب لیٹئنے سے سرک جاتا ہے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے۔ اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے۔ کہ ہم پر گرپڑو اور ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برد کے غصب سے چھپا لو کیونکہ اس کے غصب کا روز عظیم آپنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے۔

## باب ۷۔

اس کے بعد زمین یا سمندر یا کسی درخت پر ہوانہ چلی۔ پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو زندہ خدا کی مر لیے ہوئے مشرق سے اوپر کی طرف دیکھا اس نے ان چاروں فرشتوں سے جنہیں زمین اور سمندر کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا بلند آواز سے پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مرنہ کر لیں زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ اور جن پر مر کی گئی میں ان کا شمار سنائے کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیں ہزار پر مر کی گئی۔

یہودہ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

جد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر پر۔

آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

نفتالی کے قبیلہ سے بارہ ہزار پر۔

منی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

شمعون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

لادی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

اشکار کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

زبولون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

بنیامین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مر کی گی۔

ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قوم اور

قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جیسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لیے جو تخت اور برد کے آگے کھڑی ہیں۔ اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برد کی طرف سے اور سب فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرد اگر دکھرے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے اور خدا کو سجدہ کر کے کہا۔ آمین حمد اور تمجید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابد الہ آباد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ یہ سفید جامے پنے ہوئے کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں میں نے اس سے کہا کہ اے میرے خداوند تو ہی جانتا ہے اس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر سفید کیے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ ان کے اوپر تائیگا اس کے بعد نہ کبھی انکو بھوک لگے گی اور نہ پیاس اور نہ کبھی ان کو دھوپ ستائیگی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برد تخت کے پیچ میں ہے وہ ان کے گلہ بانی کرے گا اور انہیں آب حیات کے چشموں کے پاس لے آئے گا۔ اور خدا ان کی آنکھوں کے سب آنسو پوچھ دے گا۔

### باب -۸-

جب اس نے ساتویں مرکھوں تو آدھ گھنٹہ کے قریب آسمان میں خاموشی رہی۔ اور میں نے ان ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے سامنے کھڑے رہتے ہیں انھیں سات نرنسگے دیے گئے۔ پھر ایک اور فرشتہ سونے کا عود سوز لیے ہوئے آیا اور قریان گاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور اس کو بہت ساعود دیا گیا تاکہ

سب مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ اس سنری قربان گاہ پر چڑھائے جو تخت  
کے سامنے ہے۔ اور اس عود کا دھواں فرشتے کے ہاتھ سے مقدس کی دعاؤں  
کے ساتھ خدا کے سامنے پنج گیا اور فرشتے نے عود کو لے کر اس میں قربان گاہ  
کی آگ بھری اور زمین پر ڈال دی۔ اور گرجیں اور آوازیں اور بجلیاں پیدا  
ہوئیں اور بھونچال آیا اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس وہ سات نرنسنگے تھے  
پھونکنے کو تیار ہوئے اور جب پہلے نے نرنسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے  
اور آگ پیدا ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی اور تہائی  
درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی اور جب دوسرے فرشتے نے  
نرنسنگا پھونکا تو گویا آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا۔ اور  
تہائی سمندر خون ہو گیا اور سمندر کی تہائی جاندار مخلوقات مر گئی اور تہائی جہاز  
تباه ہو گئے اور جب تیسرے فرشتے نے نرنسنگا پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی  
طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی دریاؤں اور پانی کے چشمیں پر آپڑا اس  
ستارے کا نام ناگ دونا کھلاتا ہے اور تہائی پانی ناگ دونے کی طرح کڑوا ہو گیا  
اور پانی کے کڑوا ہو جانے سے بہت سے آدمی مر گئے۔ اور جب چوتھے فرشتے  
نے نرنسنگا پھونکا تو تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستاروں پر صدمہ پہنچا  
یہاں تک کہ ان کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی دن میں روشنی رہی اور  
اسی طرح تہائی رات میں بھی اور میں نے جب پھر نگاہ کی تو آسمان کے پنج میں  
ایک عقاب کو اڑتے اور بڑی آواز سے یہ کہتے سنا کہ ان تینوں فرشتوں کے  
نرنسنگوں کی آوازوں کے سبب سے جن کا پھونکنا بھی باقی ہے۔ زمین کے  
رہنے والوں پر افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔

## باب ۹

اور جب پانچویں فرشتے نے نرنسنگا پھونکا تو میں نے آسمان سے زمین پر

ایک ستارہ گرا ہوا دیکھا اور اسے اتحاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔ اور جب اس نے اتحاہ گڑھے کو کھولا تو گڑھے میں سے ایک بڑی بھٹی کا سادھواں اٹھا۔ اور گڑھے کے دھوئیں کے باعث سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی اور اس دھوئیں میں سے زمین پر ہڈیاں نکل پڑیں۔ اور انھیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی۔ اور ان سے کما گیا کہ ان آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی مر زمین کی گھاس یا کسی ہریادل یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچانا اور انھیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیت دینے کا اختیار دیا گیا اور ان کی افادیت ایسی تھی جیسے بچھو کے ڈنگ مارنے سے آدمی کو ہوتی ہے ان دنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہر گز نہ پائیں گے۔ اور مرنے کی آرزو کریں گے اور موت ان سے بھاگے گی۔ اور ان ہڈیوں کی صورتیں ان گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ اور ان کے سروں پر گویا سونے کے تاج تھے۔ اور ان کے چہرے آدمیوں کے سے تھے اور بال عورتوں کے سے تھے اور دانت ببر کے سے۔ اور ان کے پاس لوہے کے سے بکتر تھے۔ اور ان کے پروں کی آواز ایسی تھی اور ان میں ڈنگ بھی تھے۔ اور ان کی جو لڑائی میں دوڑتے ہوں اور انکی دمیں بچھوؤں کی سی تھیں اور ان میں ڈنگ بھی تھے۔ اور ان کی دمومیں پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچانے کی طاقت تھی۔ اتحاہ گڑھے کا فرشتہ ان پر بادشاہ تھا۔ اس کا نام عبرانی میں ابدول اور یونانی میں اپلیون ہے۔ پہلا افسوس تو ہو چکا۔ دیکھو اس کے بعد دو افسوس اور ہونے والے ہیں۔

اور جب چھٹے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو میں نے اس سنہری قربانگاہ کے سینگوں میں سے جو خدا کے سامنے ہے ایسی آواز سنی کہ اس چھٹے فرشتے سے جس کے پاس نرسنگا تھا کوئی تھا کوئی کہہ رہا ہے کہ بڑے دریا یعنی فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہوئے ہیں انھیں کھول دے۔ پس وہ چاروں فرشتے

کھول دیے گئے۔ جو خاص گھڑی اور دن اور مینے اور برس کے لیے تہائی آدمیوں کے مارڈا لئے کو تیار کئے گئے تھے۔ اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے۔ میں نے ان کا شمار سنا اور مجھے اس روایا میں گھوڑے اور ان کے ایسے سوار دکھائی دیئے جن کے بکتر آگ اور سنبل اور گندھک کے سے تھے اور ان گھوڑوں کے سر ببر کے سے سر تھے اور ان کے منہ سے آگ اور دھواں اور گندھک نکلتی تھی ان تینوں آفتون یعنی اس آگ اور دھوئیں اور گندھک سے جوان کے منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے کیونکہ ان گھوڑوں کی طاقت ان کے منہ اور ان کے دمومیں تھی۔ اس لیے کہ ان کی دمیں سانپوں کی مانند تھیں۔ اور دمومیں سر بھی تھے۔ ان ہی سے وہ ضرر پہچانتے تھے۔ اور باقی آدمیوں نے جو ان آفتون سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیاطین کی اور سونے اور چاندی اور پیتیل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی پرستش کرنے سے باز آتے ہجونہ دیکھ سکتی ہیں نہ سن سکتی ہیں نہ چل سکتی ہیں اور جو خون اور جادو گری اور حرام کاری اور چوری انہوں نے کی تھی۔ ان سے توبہ نہ کی

## باب ۱۰

پھر میں نے ایک اور زور آور فرشتہ کو بادل اوڑھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا۔ اس کے سر پر دھنک تھی۔ اور اس کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا۔ اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی ہوئی کتاب تھی۔ اس نے اپنا داہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا اور بایاں خشکی پر اور ایسی بڑی آواز سے چلایا جیسے ببر دھاڑتا ہے اور جب وہ چلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں۔ اور جب گرج کی ساتوں آوازیں سنائی دے چکیں تو میں نے لکھنے کا ارادہ کیا اور آسمان پر سے یہ آواز سنی کہ جو

باتیں گرج کی ان سات آوازوں سے سنی ہیں ان کو پوشیدہ رکھ اور تحریر نہ کر اور جس فرشتہ کو میں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے دیکھا تھا اس نے اپنا داہنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا۔ اور جو ابد الآباد زندہ رہے گا۔ اور جس نے آسمان اور اس کے اندر چیزیں اور زمین اور اس کے اوپر کی چیزیں اور سمندر اور اس کے اندر کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ اس کی قسم کھا کر کہ اب اور دیر نہ ہوگی۔ بلکہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانہ میں جب وہ زرمنگا پھونکنے کو ہوگا۔ تو خدا کا پوشیدہ مطلب اس خوشخبری کے موافق جو اس نے بندوں اور نبیوں کو دی تھی پورا ہو گا اور جس آواز دینے والے کو میں نے آسمان پر بولتے سناتھا۔ اس نے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جا اس فرشتہ کے پاس جا کر کہ یہ چھوٹی کتاب مجھے دیدے اس نے مجھ سے کہا کہ لے اسے کھالے یہ تیرا پیٹ تو کڑوا کر دے گی مگر تیرے منہ میں شد کی طرح میٹھی لگی مگر جب میں اسے کھا گیا تو میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔ اور مجھ سے کھا گیا کہ تجھے بہت سی امتیوں اور قوموں اور اہل زبان اور بادشاہوں پر پھر نبوت کرنا ضروری ہے۔

## باب ॥

اور مجھے عصا کی مانند ایک ناپنے کی لکڑی دی گئی۔ اور کسی نے کہا اٹھکر خدا کے مقدس اور قربان گاہ اور اس میں کے عبادت کرنے والوں کو ناپ اور اس صحن کو جو مقدس کے باہر ہے خارج کر دے۔ اور اسے نہ ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیا گیا ہے وہ مقدس شر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گے۔ یہ وہی زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں جو زمین کے خداوند کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور اگر کوئی انھیں ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو ان کے منہ سے آگ نکل کر ان کے دشمنوں کو کھا جاتی ہے اور اگر کوئی انھیں ضرر پہنچانا چاہے گا تو وہ ضرور اسی طرح مارا جائے گا۔ انکو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کر دیں۔ تاکہ

ان کی نبوت کے زمانہ میں پانی نہ برسے۔ اور پائیوں پر اختیار ہے کہ انھیں خون بنا ڈالیں اور جتنی دفعہ چاہیں زمیں پر ہر طرح کی آفت لائیں۔ جب وہ اپنی گواہی دے چکیں گے تو حیوان جو اتحاہ گڑھے سے نکلے گا ان سے لڑکر ان پر غالب آئے گا۔ اور ان کو مار ڈالے گا اور ان کی لاشیں اس بڑے شر کے بازار میں پڑی رہیں گی۔ جو روحانی اعتبار سے سدوم اور مصر کھلاتا ہے جہاں ان کا خدا بھی مصلوب ہوا تھا اور امتوں اور قبیلوں اور اہل زبان اور قوموں میں سے لوگ ان کی لاشوں کو سازھے تین دن تک دیکھتے رہیں گے۔ اور ان کی لاشوں کو قبر میں نہ رکھنے دیں گے اور زمین کے رہنے والے ان کے مرنے سے خوشی منائیں گے۔ اور شادیاں بجا میں گے۔ اور آپس میں تھنے بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین کے رہنے والوں کو ستایا تھا۔ اور سازھے تین دن کے بعد خدا کی طرف سے ان میں زندگی کی روح داخل ہوئی اور اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہو گئے اور ان کے دیکھنے والوں پر بڑا خوف چھاگیا۔ اور انھیں آسمان پر سے ایک بلند آواز سنائی دی کہ یہاں اور اوپر آجائو۔ پس وہ بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ اور ان کے دشمن انھیں دیکھ رہے تھے۔ پھر اسی وقت ایک بڑا بھونچال آگیا اور شر کا دسوال حصہ گر گیا۔ اور اس بھونچال سے سات ہزار آدمی مرے۔ اور باقی ڈر گئے اور آسمانوں کے خدا کی تمجید کی۔ دوسرا افسوس ہو چکا۔ دیکھو تیرا افسوس جلد ہونے والا ہے اور جب ساتویں فرشتہ نے زرنسنگا پھونکا اور آسمان بڑی آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہوگی۔ اور وہ ابد الآباد بادشاہی کرے گا۔ اور چوبیسویں بزرگوں نے جو خدا کے سامنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کیا۔ اور یہ کہا کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہے اور جو تھا ہم تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت کو ہاتھ میں لے کر بادشاہی کی۔ اور قوموں

کو غصہ آیا۔ اور تیرا غصب نازل ہوا۔ وہ وقت آپنچا ہے کہ مددوں کا  
النصاف کیا جائے اور تیرے بندوں نبیوں مقدسوں اور ان چھوٹے بڑوں کو جو  
تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے۔ اور زمین کے تباہ کرنے والوں کو تباہ  
کیا جائے۔ اور خدا کا جو مقدس آسمان پر ہے وہ کھولا گیا۔ اور اس کے مقدس  
میں اس کے عمد کا صندوق دکھائی دیا۔ اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں  
پیدا ہوئیں اور بھونچال آیا اور بڑے اولے پڑے۔

## باب ۱۲

آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا یعنی ایک عورت نظریٰ جو آفتاب کو  
اوڑھے ہوئے تھی اور چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج  
اس کے سر پر وہ حالمہ تھی اور درد زہ میں چلاتی تھی اور بچہ جننے کی تکلیف  
میں تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا یعنی ایک بڑا لال اژدها اس  
کے سات سر اور دس سینگ تھے۔ اس کے سروں پر سات تاج اور اس کی  
دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے اور وہ اژدها اس  
عورت کے آگے جا کھڑا ہوا وہ جننے کو تھی تاکہ جب وہ جنے تو اس کے پچے کو  
نگل جائے اور وہ بیٹا جنی یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عسا سے سب قوموں پر  
حکومت کرے گا۔ اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا۔ اور وہ عورت  
اس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اس کے لیے ایک جگہ تیار کی  
گئی تھی۔ تاکہ وہاں ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے پھر  
آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے اژدها سے لڑنے کو نکلے اور  
اژدها اور ان کے فرشتے ان سے لڑے لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد  
آسمان پر ان کے لیے جگہ نہ رہی۔ اور بڑا اژدها یعنی وہی پرانا سانپ جو  
ابلیس اور شیطان کھلاتا تھا اور سارے جہاں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ زمین پر گرا

دیا گیا اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔ پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز آتی سنی کہ اب یہ ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اس کے مسح کا اختیار ظاہر ہوا۔ کیونکہ ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والا جورات دن ہمارے خدا کے آگے ان پر الزام لگایا کرتا ہے۔ گرا دیا گیا۔ اور وہ یہ برد کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اس پر غالب آئے۔ اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارہ کی۔ پس اے آسمانوں اور انکے رہنے والوں خوشی مناؤ اے خشکی اور تری تم پر افسوس کیونکہ ابلیس بڑے غصہ میں تمہارے پاس اتر کر آیا ہے۔ اس لیے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے اور جب اڑدھا نے دیکھا کہ میں زمین پر گرا دیا گیا ہوں۔ تو اس عورت کو ستایا۔ جو بیٹا جنی تھی۔ اور اس عورت کو عقاب کے دوپر دیئے گئے تاکہ سانپ کے سامنے سے اڑ کر بیابان میں اپنی اس جگہ پہنچ جائے جہاں ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھے زمانہ تک اس کی پروردش کی جائے گی۔ اور سانپ نے اس عورت کے پیچھے اپنے منہ سے ندی کی طرح پانی بھایا۔ تاکہ اس کو اس ندی سے بہادے۔ مگر زمین نے اس عورت کی مدد کی۔ اور اپنا منہ کھول کر اس ندی کو پی لیا جو اڑدھا نے اپنے منہ سے بھائی تھی۔ اور اڑدھا کو عورت پر غصہ آیا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم پر عمل کرتی ہے اور یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہے۔ لڑنے کو گیا اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔

### باب ۱۳

میں نے ایک حیوان کو سمندر سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے دس سینگ اور سات سرتھے اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور جو حیوان میں نے دیکھا اس کی شکل تندوے کی

مانند تھی اور ریچھ کے بال سے اور منہ ببر کا سا اور اس اڑدھانے اپنی قدرت اور اپنا تخت اسے دے دیا اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا زخم کاری لگا ہوا دیکھا۔ مگر اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری دنیا ٹھب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہوئی۔ اور چونکہ اس اڑدھانے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا۔ اس یہ انہوں نے اڑدھا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی۔ یہ کہہ کر پرستش کی کہ اس حیوان کی مانند کون ہے۔ کون اس سے لڑ سکتا ہے۔ اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لیے اسے ایک منہ دیا گیا۔ اور اسے بیالیں مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمه یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے۔ اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے۔ اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔ اور زمین کے وہ رہنے والے سب جن کے نام اس بره کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے جو بینائی عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے جس کے کان ہوں اور وہ سنے جس کو قید ہونے والی ہے۔ وہ قید میں پڑے گا۔ جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ مقدسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے۔ پھر میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے نکلتے دیکھا۔ اس کے بره کے سے دو سینگ تھے۔ اور اڑدھا کی طرح بولتا تھا۔ اور یہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اس کے سامنے کام میں لاتا تھا۔ اور زمین اور اس کے رہنے والوں سے اس پہلے حیوان کی پرستش کرتا تھا جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا۔ اور اس کا بت بناؤ اور اسے اس حیوان کے بت میں روح پھونکنے کا اختیار دیا گیا تاکہ وہ حیوان کا بت بولے اور جتنے لوگ اس حیوان کے بت کی پرستش نہ کریں ان کو قتل بھی کرائیں۔ اور اس نے سب چھوٹے بڑے

دولتمندوں اور غریبوں آزادوں اور غلاموں کے دانہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرادی۔ تاکہ اسکے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام کا عدد ہو اور اسکا عدد ۶۶۶ ہے۔

## باب ۱۲

پھر میں ذیکھتا ہوں کہ وہ بره میون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اسکے ساتھ ایک لاکھ چوالیں ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اسکا اور اسکے باپ کا نام لکھا ہوا ہے اور مجھے آسمان پر سے ایک ایسی آواز سنائی دی جو زور کے پانی اور بڑی گرج کی سی آواز تھی اور جو آوازیں میں نے سنی وہ ایسی تھی جیسے بربط نواز بجاتے ہوں وہ تخت کے سامنے اور چاروں جانبداروں اور بزرگوں کے آگے گویا ایک نیا گیت گارہے تھے۔ اور ان ایک لاکھ چوالیں ہزار شخصوں کے سوا جو دنیا میں سے خرید لیے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا یہ وہ ہیں جو عورتوں کے آلووہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں یہ وہ ہیں جو بره کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے یہ خدا اور بره کے لیے پہلے پہل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں اور ان کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا۔ وہ بے عیب ہیں پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لیے ابدی خوشخبری تھی۔ اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اسکی تمجید کرو کیونکہ اسکی عدالت کا وقت آپنچا ہے اور سی کی عبادت کرو جسne آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کیے پھر اسکے بعد ایک اور دوسرا فرشتہ یہ کہتا ہوا آیا کہ گرپڑا کہ گرپڑا وہ بڑا شربابل گرپڑا جس نے اپنی حرامکاری کی غضبناک سے تمام قوموں کو پلانی ہے پھر انکے بعد اور تیرے فرشتہ نے آکر بڑی آواز

سے کہا کہ جو کوئی اس حیوان اور اس بٹ کی پرستش کر لے اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اسکی چھاپ لے وہ خدا کے قدر کی وہ خالص میں پیئے گا۔ جو اسکے غصب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور بڑے کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہو گا اور ان کے عذاب کا دھواں ابد الآباد تک اٹھتا رہیگا۔ اور جو اس حیوان اور اس کے بٹ کی پرستش کرتے ہیں اور جو اسکے نام کی چھاپ لیتے ہیں انکو رات دن چین نہ ملے گا مقدسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور یسوع پر ایمان رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع ہے۔ پھر میں نے آسمان میں سے یہ آوازی سنی کہ لکھ مبارک ہیں وہ مردے حب سے خداوند میں مرتے ہیں روح فرماتا ہے بے شک کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اور انکے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں پھر میں نے نگاہ کی تو ذیکھتا ہوں کہ ایک سفید بادل ہے اور اس بادل پر آدم زاد کی مانند کوئی بیٹھا ہے جس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی ہے پھر ایک اور فرشتہ نے مقدس سے نکل کر اس بادل پر بیٹھے ہوئے سے بڑی آواز کیسا تھا پکار کر کہا کہ اپنی درانتی چلا کر کاٹ کیونکہ کامنے کا وقت آگیا ہے اس لیے کہ زمین کی فصل بہت پک گئی ہے پس جو بادل پر بیٹھا تھا اس کے پاس بھی تیز درانتی تھی۔ پھر ایک اور فرشتہ قربانگاہ سے نکلا جس کا آگ پر اختیار تھا اس نے تیز درانتی والے سے بڑی اواز سے کہا کہ اپنی تیز درانتی چلا کر زمین کے انگور کے گچھے کاٹ لے۔ کیونکہ یہ بالکل پک گئے ہیں۔ اور فرشتے نے اپنی درانتی زمین پر ڈالی اور زمین کے انگور کی فصل کاٹ کر خدا کے قدر کے بڑے حوض میں ڈال دی اور شر کے باہر اس حوض میں روندے گئے اور حوض میں سے اتنا خون نکلا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا اور رسولہ سو فرلانگ تک بہ نکلا۔

## باب ۱۵

پھر میں نے آسمان پر ایک اور بڑے اور عجیب نشان یعنی سات فرشتوں ساتوں چھپلی آفتوں کو لئے ہوئے دیکھے کیونکہ ان آفتوں پر خدا کا قبر ختم ہو گیا ہے۔ پھر میں نے شیشے کا سایک سمندر دیکھا جس میں آگ ملی ہوئی تھی اور جو حیوان اور اس کے بت اور اس کے عدد پر غالب آئے تھے ان کو اس شیشے کے سمندر کے پاس خدا کی برکتیں لئے کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ خدا کا بندہ موسیٰ اور برهہ کا گاگیت گاگا کرتے تھے اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے عجیب ہیں ام ازني بادشاہ تیری راہیں راحت اور دولت ہیں اے خدوں کوں تجھ سے نہ ڈرے گا کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا کیونکہ صرف تو ہی قدوس ہے اور سب قومیں آکر تیرے سامنے سجدہ کریں گی کیونکہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہو گئے ہیں ان باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ شہادت کے خیمه کا مقدس آسمان میں کھولا گیا ہے اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس ساتوں آفتیں تھیں آبدار چمکدار جواہر سے آراستہ اور سینیوں پر سنہری سینہ بند باندھے ہوئے مقدس سے نکلے اور چاروں جانب اروں میں سے ایک نے سات سونے کے پیالے ابدالاً باد زندہ رہنے والے خدا کے قبر سے بھرے ہوئے اس ساتوں فرشتوں کو دیئے اور خدا کے جلال اور اسکی قدرت کے بدب سے مقدس دھوئیں سے بھر گیا اور جب تک ان ساتوں فرشتوں کی ساتوں آفتیں ختم نہ ہو چکیں کوئی اس مقدس میں داخل نہ ہو سکا۔

## باب ۱۶

پھر میں نے مقدس میں سے کسی کو بڑی آواز سے ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا کہ جاؤ خدا کے قبر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو پس پہلے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر الٹ دیا اور جن آدمیوں پر اس حیوان کی

چھاپ تھی اور جو اس کے بہت کی پرستش کرتے تھے انکو برا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا ہو گیا اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمندر میں الٹا اور وہ مردے کا ساخون بن گیا۔ اور سمندر کے سب جاندار مر گئے۔ اور تیرے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور چشمیوں پر الٹا اور وہ خون بن گئے اور میں نے پانی کے فرشتہ کو یہ کہتے سن کہ اے قدوس جو ہے اور جو تھا عادل ہے کہ تو نے یہ انصاف کیا۔ کیونکہ انہوں نے مقدسوں اور نبیوں کا خون بھایا تھا۔ اور تو نے انہیں خون پلایا وہ اسی لائق ہیں پھر میں نے قربانگاہ میں سے یہ آواز سنی کہ اے خداوند قادر مطلق بے شک تیرے فیصلے درست اور راست ہیں اور چوتھے نے اپنا پیالہ سورج پر الٹا اور اسے آدمیوں کو جھلس دینے کا اختیار دیا گیا۔ اور آدمی گرمی سے جھلس گئے۔ اور انہوں نے خدا کے نام کی نسبت کفر بکا جوان آفتوں پر اختیار رکھتا ہے اور توبہ نہ کی کہ اسکی تمجید کرتے اور پانچوں نے اپنا پیالہ اس حیوان کے تخت پر الٹا اور اسکی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا۔ اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں کاشنے لگے اور اپنے دکھوں اور ناسوروں کے باعث آسمان کے خدا کی نسبت کفر بکنے لگے۔ اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر الٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنیوالے بادشاہوں کے لیے راہ تیار ہو جائے پھر میں نے اس اژدها کے منہ سے ان حیوان کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں یہ شیاطین کی نشانی دکھانے والی روحیں ہیں جو قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لیے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں مبارک ہے وہ جو جاگتا ہے اور اپنی پوشک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ نگانہ پھرے اور لوگ اس کی برهنگی نہ دیکھیں اور انہوں نے ان کو اس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہ رمجدون ہے اور ساتویں نے اپنا

پیالہ ہوا پر الٹا اور مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے آواز آئی کہ  
ہوچکا پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور ایک ایسا بڑا بھونچال  
آیا کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا  
تھا۔ اور اس بڑے شر کے تین ٹکڑے ہو گے اور قوموں کے شر گرنے اور  
بڑے بابل کی خدا کے ہاں یاد ہوئی تاکہ اسے سخت غضب کی لے کا جام  
پلاۓ اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا اور آسمان  
سے آدمیوں پر من من بھر کے بڑے بڑے اولے گرے اور چونکہ یہ آفت  
نہایت سخت تھی اس لیے لوگوں نے اولوں کی آفت کے باعث خدا کی نسبت  
کفر لکا۔ کیونکہ یہ آفت نہایت ہی سخت تھی۔

### باب ۷۱۔

اور ان ساتوں فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے  
اکر مجھ سے کہا کہ اوہر آ میں تجھے اس بڑی کبی کی سزا دکھاؤں جو بہت سے  
پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرامکاری  
کی جو مے سے متوا لے ہو گئے تھے پس وہ مجھے روح میں جنگل کو لے گئے  
وہاں میں نے قرمذی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے ناموں پر لیا ہوا تھا اور  
جس کے سات سرا اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا یہ  
عورت ارغوانی اور قرمذی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے ناموں پر لیا ہوا تھا  
اور جس کے سات سرا اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا  
یہ عورت ارغوانی اور قرمذی لباس پہنے ہونے اور سونے اور جواہر اور موتیوں  
سے آراستہ تھی اور ایک سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اسکی حرامکاری کی  
نیاپکیوں سے بھرا ہوا اس کے ہاتھ میں تھا اور اسکی ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا  
راز بڑا شربابل کسیوں اور زمین کی مکروہات کی ماں اور میں نے اس عورت

کو مقدسوں کا خون اور یسوع کے شہیدوں کا خون پینے سے متواہ دیکھا اور اسے دیکھ کر سخت حیران ہوا۔ اس فرشتے نے مجھ سے کہا تو حیران کیوں ہو گیا میں اس عورت اور اس حیوان کا جس پروہ سوار ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں۔ تجھے بھی دیکھتا ہوں یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے۔ اور آئندہ اتحاد گڑ ہے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب کریں گے یہی موقع ہے اس ذہن کا جس میں حکمت ہے وہ ساتوں سر سات پہاڑ ہیں جن پروہ عورت بیٹھی ہوئی ہے اور وہ سات بادشاہ بھی ہیں پانچ تو ہو چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں اور جب آئیگا تو کچھ عرصہ تک اسکا رہنا ضرور ہے اور جو حیوان پہلے تھا اور اب نہیں وہ آٹھواں ہے اور ساتوں میں سے پیدا ہوا اور ہلاکت میں پڑیگا اور وہ دس سینگ جو تو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انہوں نے بادشاہی نہیں پائی مگر اس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے ان سب کی ایک ہی رائے ہوگی اور وہ اپنی قدرت اور اختیار اس حیوان کو دیدیں گے وہ بره سے لڑیں گے اور بره ان پر غالب آئیگا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار اس کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا جو پانی تو نے دیکھے جن پر کبی بیٹھی ہے وہ امتیں اور گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں اور جو دس سینگ تو نے دیکھے اور وہ حیوان اس کبی سے عداوت رکھیں گے اور اسے بے کس اور ننگا کر دیں گے اور اسکا گوشت کھا جائیں گے اور اسکو آگ میں جلا ڈالیں گے کیونکہ خدا ان کے دلوں میں یہ ڈالے گا اور اسکی رائے پر چلیں اور جب تک کہ خدا کی باتیں پوری نہ ہو لیں وہ

متفق ارائی ہو کر اپنی بادشاہی اس حیوان کو دیدیں۔ گے جب تک کہ خدا کی باشیں پوری نہ ہولیں اور جس عورت کو تو نے دیکھا یہ وہ شر عظیم میں جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے (کعبہ)

## باب -۱۸

ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان پر سے اترتے دیکھا جسے بڑا اختیار تھا اور زمین اسکے جلال سے روشن ہو گئی اس نے بڑی آواز سے چلا کہا کہا کہ گر پڑا بڑا شر بابل گر پڑا شر بابل گر پڑا اور شیطان کا مسکن اور ناپاک روح کا اذًا اور ہر ناپاک اور مکرو پرندہ کا اذًا ہو گیا کیونکہ اس کی حرامکاری غضبناک ہے جس کے باعث تمام قومیں گر گئی ہیں اور زمین کے بادشاہوں نے اسکے ساتھ حرامکاری کی ہے اور زمین کے سوداًگر اس کے عیش و عشرت کی بدولت دولتمد ہو گئے پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو یہ کہتے نا کہ اے میری امت کے لوگوں اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اسکے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اسکی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آجائے کیونکہ اسکے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اسکی بدکاریاں خدا کو یاد آگئی ہیں جیسا اس نے کیا دیسا ہی تم بھی اسکے ساتھ کرو اور اسکے کاموں کا دوچند بدلہ دو جس قدر اس نے پیالہ بھرا تم اس کے لیے دگنا بھر دو جس قدر اس نے اپنے آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی تھی۔ اسی قدر اسکو عذاب اور غم میں ڈال د کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ہے کہ میں ملکہ ہو بیٹھی ہوں بیوہ نہیں اور کبھی غم نہ دیکھوں گی اس لیے اس پر ایک ہی دن میں آفیس آئینگی یعنی موت عیاشی کرنے والے زمین کے بادشاہ جب اسکے جلنے کا دھواں دیکھیں گے تو اسکے لیے روئیں گے اور اور اسکے عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ہوئے کہیں گے اے شر بابل اے مضبوط شرافوس گھڑی ہی بھر میں تجھے سزا مل گئی اور وہ دنیا کے سوداًگر

اسکے لیئے روئینگے کیونکہ اب کوئی انکا مال نہیں خریدے گا اور وہ مال یہ ہے سونا چاندی جواہر موتی اور مہین کتانی اور ارغوانی اور ریشمی اور قرمذی کپڑے اور ہر طرح کی خوبصوردار لکڑیاں اور ہاتھی دانت کیطڑح کی چیزیں اور نہایت پیش قیمت لکڑی اور پیتل اور لوہے اور سنگ مرمر کی چیزیں اور دار چینی اور مصالحہ اور عطر لوبان اور مے اور تیل اور میدہ اور گھمی اور مولیش اور بھیڑیں اور گھوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی جائیں اب تیرے دل پسند میوے تیرے پاس سے دور ہو گئے اور سب لذیز اور تحفہ چیزیں تجھ سے جاتی رہیں اب وہ ہرگز ہاتھ نہ آئیں گی۔ ان چیزوں کے سوداًگر جو اس کے سبب سے مالدار بن گئے تھے اسکے عذاب کے خوف سے دور کھڑے ہوئے روئیں گے اور غم کریں گے اور کہیں گے افسوس افسوس وہ بذا شر جو مہین کتانی اور ارغوانی اور قرمذی کپڑے پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھا گھڑی ہی بھر میں اس اتنی بڑی دولت برپا ہوگی اور سب ناخداوں اور جہاز کے سب سب مسافر اور ملاح اور جتنے سمندر کا کام کرتے ہیں جب اسکے جلنے کا دھواں دیکھیں گے تو دور کھڑے ہوئے چلائیں گے اور کہیں گے کونا شر اس شر کی مانند ہے اور اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اور روتے ہوئے اور ماتم کرتے ہوئے چلا چلا کر کہیں گے افسوس افسوس وہ بذا شر جس کی دولت سے سمندر کے سب جہاز والے دولتمند ہو گئے گھڑی ہی بھر میں اجز گیا اے آسمان اور اے مقدسوں رسولوں اور نبیوں اس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے انصاف کر کے اس سے تمہارا بدله لے لیا۔ پھر ایک روز اور فرشتہ نے بڑی چکی کے پاٹ کی مانند ایک جھلک اٹھایا اور یہ کہہ کر سمندر میں پھینک دیا بابل کا بذا شر بھی اس طرح زور سے گرایا جائے گا اور کبھی اسکا پتہ نہ ملے گا اور بربط نوازوں اور مطربوں اور بانسلی جانے والوں اور نر سنگا پھونکنے والوں کی آواز پھر کبھی تجھ میں نہ سنائی دے گی اور کسی پیشہ کا کار گیر تجھ میں

پھر کبھی پایا نہ جائے گا اور چکلی کی آواز تجھ میں پھر کبھی نہ سنائی دے گی اور چراغ کی روشنی تجھ میں دلے دلمن کی آواز پھر کبھی نہ سنائی دیگی کیونکہ تیرے سو داگر زمین کے امیر تھے اور تیری جادو گری سے سب قومیں گمراہ ہو گئیں اور نبیوں اور مقدسوں اور زمین کے اور سب مقتولوں کا خون اس میں پایا گیا۔

## باب ۱۹

ان باتوں کے بعد میں نے آسمان پر گویا بڑی جماعت کو بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے سنا ہللو یا نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خدا ہی کی ہے کیونکہ اسکے فیصلے راست اور درست ہیں اس لیے کہ اسے اس کسی کا انصاف کیا جس نے اپنی حرامکاری سے دنیا کو خراب کیا تھا۔ اور اس سے اپنے بندوں کا خون کا بدلہ لیا پھر دوسری بار انہوں نے ہللو یا کہا اور اسکے جلنے کا دھواں ابد الآباد اٹھتا رہے گا اور چوبیسوں بزرگوں اور چاروں جانداروں نے گر کر خدا کو سجدہ کیا جو تخت پر بیٹھا تھا۔ اور کہا آمین۔ ہللو یا اور تخت میں سے یہ آواز نکلی کہ اے اس سے ڈرنے والے بندو خواہ چھوٹے ہو خواہ بڑے تم سب ہمارے خدا کی حمد کرو۔ پھر میں نے بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی کی سی آواز اور سخت گرجوں کی سی آواز سنی کہ ہللو یا ہ اس لیے کہ خداوند ہمارا قادر مطلق بادشاہی کرتا ہے آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں۔ اور اسکی تمجید کریں اس لیے کہ بردہ کی شادی آپنخی۔ اور اس کی بیوی نے اپنے آپکو تیار کر لیا۔ اور اسکو چمکدار اور صاف مہین کی کتابی کپڑے پہننے کا اختیار دیا گیا۔ کیونکہ کتابی کپڑے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں۔ اور اس نے مجھ سے کمالکھ مبارک ہے وہ جو بردہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا یہ خدا کی سچی باتیں ہیں اور میں اسے سجدہ کرنے کے لیے اس کے پاؤں پر گرا۔ اس نے مجھ سے کہا

کہ خبردار ایسا نہ کر میں بھی تیرا اور تیرے ان بھائیوں کا ہم خدمت ہوں جو یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہیں خدا ہی کو سجدہ کر کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا ذیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کھلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اسکی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت تاج ہیں اور اسکا ایک تاج لکھا ہوا ہے جسے اسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشک پہنے ہوئے ہے اور اسکا نام کلام خدا کھلاتا ہے اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتابی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں اور قوموں کے مارنے کے لیے اس کے منہ سے ایک تیز تکوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا اور قادر مطلق خدا کے سخت غصب کی میں کے حوض میں انگور روندے گا اور اسکی پوشک اور ان پر نام لکھا ہوا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خدا وندوں کا خداوند پھر میں نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہوئے دیکھا اور اس نے بڑی آواز سے چلا کر آسمان میں کے سب اڑنے والے پرندوں سے کہا آؤ خدا کی بڑی صیافت میں شریک ہونے کے لیے جمع ہو جاؤ تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت اور فوجی سرداروں کا گوشت اور زور آوروں کا گوشت اور گھوڑوں اور ان کے سواروں کا گوشت اور سب آدمیوں کا گوشت کھاؤ خواہ آزاد ہوں خواہ غلام خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے۔ پھر میں نے اس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور انکی فوجوں کو اور گھوڑے کے سوار اور اسکی فوج سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے دیکھا اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اسکے سامنے ایسے نشان دکھائے جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اسکے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا اور وہ دونوں آگ کی اس جزیل میں زندہ

ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے اور باقی اس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اس کے منہ سے نکلتی تھی قتل کیے گئے اور سب پرندے انکے گوشت سے سیر ہو گئے۔

## باب ۲۰

پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتحاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی اس نے اس اڑدھا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لیے باندھا اور اسے اتحاہ گڑھے میں ڈالکر بند کر دیا۔ اور اس پر مر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کر سکے اسکے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لیے کھولا جائے پھر میں نے تخت دیکھے اور لوگ ان پر بیٹھ گئے اور عدالت ان کے سپرد کی گئی اور انکی روحوں کو بھی دیکھا جن کے سریسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اسکے بت کی اور نہ اسکی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہو لیے باقی مردے زندہ نہ ہوئے پہلی قیامت یہی ہے مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہوا یسوع پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وہ خدا اور مسح کے کاہن ہونگے اور انکے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائیگا۔ اور قوموں کو جوز میں کی چاروں طرف ہونگی یعنی جونج و ماجونج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لیے جمع کرنے کو نکلے گا انکا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی۔ اور مقدسوں کے لشکر کا اور عزیز شر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور

آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انھیں کھا جائیگی اور انکا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہو گا اور وہ رات دن عذاب میں رہیں گے۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں پھر ایک کتاب کھولی گئی یعنی کتاب حیات اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا انکے اعمال کے مطابق مردوں کے اعمال کے موافق انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اسکا انصاف کیا گیا پھر موت اور عالم ارواح کی آگ کی جھیل میں ڈالے گئے آگ کی جھیل دوسری موت ہے اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

## باب ۲۱

پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شر مقدس کو نئے یورو شلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اس دہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی بلند آواز سے کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمه آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اسکے لوگ ہوں گے اور خدا آپ انکے ساتھ رہیگا۔ اور انکا خدا ہو گا۔ اور وہ انکی آنکھوں کے سب آنسو پوچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہیگی اور نہ ماتم رہے گا نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں گی اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اسے کہا کہ دیکھ میں سب چیزوں کو نیا بنادیتا ہوں۔ پھر اسے کہا کہ لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور

برحق ہیں پھر اسے مجھ سے کہا یہ باتیں پوری ہو گئیں میں الفا اور او میگا یعنی ابتدا اور انتہا ہوں میں پیاسے کو آب حیات کے چشمہ سے مفت پلاوں گا جو غالب آئے وہی ان چیزوں کا وارث ہو گا۔ اور میں اسکا خدا ہوں گا۔ اور میں اسکا خدا ہوں گا۔ اور وہ میرا بیٹا ہو گا مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھونے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے چلنے والی جھیل میں ہو گا۔ یہ دوسری موت ہے۔ پھر ان سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک نے آکر مجھ سے کہا ادھر آ میں تجھے دلمن یعنی بره کی بیوی دکھاؤں اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پیار پر لے گیا اور شر مقدس یورو شلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دکھایا اس میں خدا کا جلال تھا اور اس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اس شب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو اور اس کی شرپناہ بڑی اور بلند تھی اور اس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے تین دروازے مشرق کی طرف تھے۔ تین دروازے شمال کی طرف تین دروازے جنوب کی طرف اور تین دروازے مغرب کی طرف اور اس شر کی شرپناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور ان پر بره کے بارہ رسولوں کے نام لکھے تھے اور جو مجھ سے کہہ رہا تھا اسکے پاس شر شر اور اسکے دروازوں اور اسکی شرپناہ کے ناپنے کے لئے ایک پیکاش کا الہ یعنی سونے کا گز تھا۔ اور وہ شر چوکور واقع ہوا تھا۔ اور اس کی لمبائی چوڑائی کے برابر تھی۔ اور اسے اس کی شرپناہ کو اس گز سے ناپا تو بارہ ہزار فرلانگ نکلا اس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔ اور اس نے اس کی شرپناہ کو آدمی کی یعنی فرشتہ کی پیکاش کے مطابق ناپا تو ایک سو چوالیں ہاتھ نکلی اور اسکی شر تعمیریش کی تھی اور شر ایسے خالص سونے کا

تھا جو شفاف شیشه کی مانند ہو۔ اور اس شرپناہ کی پانچویں عقیق کی چھٹی لعل کی ساتویں سنرے پتھر کی آٹھویں فیروزہ کی نویں زبر جد کی دسویں یمنی کی گیارہویں سنگ سنبل اور بارہویں یا قوت کی۔ اور بارہ دروازے موتیوں کے تھے ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شر کی سڑک شفاف شیشه کی مانند خالص سونے کی تھی اور میں نے اس میں کوئی مقدس نہ دیکھا اس لئے کہ خداوند خدا قادر مطلق اور بره اسکا مقدس ہیں اور اس شر میں سورج یا چاند کی روشنی کچھ حاجت نہیں۔ کیونکہ خدا کے جلال نے اسے روشن کر رکھا ہے اور بره اسکا چراغ ہے اور قومیں اس کی روشنی ہیں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اس میں لاٹیں گے اور اس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے اور رات وہاں نہ ہو گی اور لوگ قوموں کی شان و شوکت اور عزت کا سامان اس میں لاٹیں گے اور اس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ ہرگز داخل نہ ہو گا مگر وہی جن کے نام بره کی کتاب حیات میں لکھے ہوں گے۔

## ۲۲ باب

پھر اس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور بره کے تخت سے نکل کر اس شر کے نیچے میں بہتا تھا اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی اور پھر لغت نہ ہو گی۔ اور خدا اور بره کا تخت اس شر میں ہو گا اور اسکے بندے اسکی عبادت کریں گے اور وہ اس کا منہ دیکھیں گے اور ان کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا ہو گا۔ اور پھر رات نہ ہو گی۔ اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا انکو روشن کرے گا۔ اور وہ بادشاہی کریں گے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا یہ باتیں سچ اور برق حق ہیں۔ چنانچہ خداوند نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے اپنے فرشتہ کو اس لئے بھیجا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے۔ اور دیکھ میں جلد آنے والا ہوں۔

مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے میں وہی یو حنا ہوں جو ان باتوں کو سنتا اور ذیکھتا تھا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تو جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں دکھائے گا میں اس کے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا اس نے مجھ سے کہا خبردار ایسا نہ کر میں بھی تیرا اور تیرے بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں خدا ہی کو سجدہ کر پھر اس نے مجھ سے کہا اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ کیونکہ وقت نزدیک ہے جو برائی کرتا ہے وہ برائی ہی کرتا جائے اور جو نجس ہے وہ نجس ہی ہو جائے اور جو راستباز ہے وہ راستبازی ہی کرتا جائے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے۔ دیکھ میں جلد آنے والا ہوں۔ اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ میں الفا اور او میگا اول آخر ابتداء و انتها ہوں۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں کیونکہ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائیں گے۔ اور ان دروازوں سے شر میں داخل ہوں گے مگر کٹع اور جادوگر اور حرامکار اور خونی اور بست پرست اور جھوٹی بات کا ہر ایک پسند کرنے اور کفر والا باہر رہے گا۔ مجھے یسوع نے اپنا فرشتہ اس لئے بھیجا کہ کلیساوں کے بارے میں تمہارے آگے ان باتوں کی گواہی دے میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔ اور روح اور دلمن کہتی ہیں آ اور سننے والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے۔ میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفیس ان پر نازل کرے گا اور اگر کوئی اس نبوت کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا۔ جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے والا ہوں۔ اے خداوند یسوع آ۔ خداوند یسوع کا فضل مقدسوں کے ساتھ رہے۔ آمین۔

## حسین قبل حسین

تبصرہ "یو حنا عارف کا مکاشفہ۔"

یہاں صرف چند عنوانات جن پر توجہ مبذول کرانا مقصود ہے درج ہیں۔

باب نمبر ایہ مکاشفہ خدا کی طرف سے ہوا۔ کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھلائے۔ جن کا جلد ہونا ضروری ہے۔ باب نمبر سات رو حسین ہیں سورۃ الحمد (سبع مثالی) زمین پر کے سب قبلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹھیں گے۔ بے شک "آمین" باب نمبر ۵ صفحہ نمبر اکتاب جس کو سات مریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔ (سبع مثالی و قرآن شریف) کوئی اس کتاب کو کھولنے یا اس کو کہنے کے قابل نہ نکلے گا۔ میں نے تخت اور چاروں جانداروں اور ان کے بزرگوں کے نیچ میں ذبح کیا ہوا ایک بره کھڑا دیکھا۔ اس نے کتاب کو لے لیا۔ بره نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر قبلیہ میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ تخت پر بیٹھنے والے کی اور بره کی تجدید عزت و حمد بره کے غضب سے بچنے کی کوشش۔

باب نمبر ۱۲ ایک عورت آسمان پر نظر آئی۔ جو آفتاً کو اوڑھے ہوئی تھی۔ چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر جن لوگوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارہ کی۔ ان کی اور اس بره کی تعریف باب نمبر ۳ کسی کو بڑے کفر بننے کے لئے ایک منہ دیا گیا۔ اور بیالیس ماہ کام کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس نے خذر کی نیت کفر بننے کلنے منہ کھولا۔

باب ۱۳ بره کے اطراف ایک لاکھ چوالیں ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے

باب ۱۴ فقرہ ۱۲۔ (بارہ سرداروں کا تذکرہ کئی جگہ ہے) دس بادشاہ ہیں جنہوں نے بادشاہت نہیں پائی اس سب کی ایک ہی رائے ہوگی وغیرہ۔

باب ۱۸ میں تذکرہ شربابل کی تباہی کا باب ۱۹ خدا ہی کو سجدہ کا حکم۔ باب ۲۰

جوہٹا نبی اور خدا کا قرباب ۲۱ خدا ان آنکھوں کے سارے آنسو پوچھ دے گا  
اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم ظاہر ہے ان مسائل کے لیے مکمل  
مکافہ پڑھئے اور ہر لفظ پر غور کیجئے کئی مرتبہ عرض کیا گیا ہے انجیل میں بہت  
کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں اس لیے سلسلہ آپ خود قائم فرمائیں کیونکہ عبارت غیر  
مروط کردی گئی ہے۔ اب بھی جیسا کہ عرض کیا گیا پادری صاحبان خائف  
ہیں۔

### مکافہ یوہنا کا باب پنجم

علاوه دیگر مقامات ناظرین نے ملاحظہ کیا ہے کہ قدیم مذاہب سے لے کر  
عیسائیت تک ہر مذہب میں جہاں سرکار دو عالم اور ان کے اہل بیت، اصحاب کا  
تذکرہ موجود ہے وہاں واقعات کریلا بھی تفصیل کے ساتھ درج ہیں یہاں تک  
کہ چھ ماہ کے پچھے کی شہادت اور سجدہ میں سرکثنا مساجد کوفہ شام میں قیدیوں  
کے کوڑے لگائے جانے کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے ذبح عظیم کا مکمل تذکرہ جس  
کی ذمہ داری کو جملہ انبیاء و اولیاء میں سے بھی کسی نے قبول نہ کیا اسکو اس  
ذبح عظیم نے قبول کر کے وہ کتاب لے لی جس کی سات مریں ہیں۔ اس طرح  
انبیاء و اولیاء کے ماتھوں پر اس ذبح عظیم اور اسکے باپ کا نام درج ہونا بھی  
لکھا گیا بہر حال جو کچھ آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان کی تفصیل بار بار کرنے کی کوئی  
ضرورت نہیں یہاں تک بھی کئی جگہ انجیل مقدس میں درج ہے کہ ”زمین  
کی ساری قومیں اس کے لیے چھاتی پیٹیں گی“ رونے کا تذکرہ بھی بار بار ہے  
اور آنسو پوچھنے کا لیکن یہ بات تو مسلمہ ہے کہ دنیا بھر میں کسی کے لیے  
ساری قومیں سوگ کب منائیں گی اور چھاتی تو کس کے لیے پیٹی جاتی ہے بجز  
ماتم حسین تمام ادیان میں کریلا کا تذکرہ درج کر دیا گیا لیکن یہ بھی دیکھنا چاہیے  
کہ قرآن شریف میں ذکر کس طرح آیا ہے اس مضمون پر ہزارہا صفحات کی

کتب موجود ہیں میں ایک مختصر مضمون کا اقتباس بھی درج کرتا ہوں تاکہ یہ  
مسئلہ بھی تشنہ نہ رہے۔

اقتباس از قرآن میں ذکر حسین تالیف سید محمد روئیں تن درفارسی و  
ترجمہ اردو سید غضفر حسین بخاری ہم یہاں صرف حضرت امام حسین علیہ  
السلام کی شان میں نازل شدہ آیات مقدسه پر بحث کرتے ہیں۔ جو آنجناب کی  
ذات اقدس کے متعلق ایک ناقابل تردید سند اور آپ کی استثنائی ولادت اور  
استثنائی شہادت کے بارے میں ایک واضح پیش گوئی کی حامل ہیں۔ ارشاد باری  
بے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدِيهِ إِحْسَنًا طَحَّلَتْهُ أُمُّهُ كُجُحًا وَضَعَتْهُ كُرُهًا طَ  
طَ حَمْلَهُ وَفِصْلَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَسْدَدَهُ وَبَلَغَ أَذْلَعِينَ سَنَةً  
فَأَلْرَبَّ أُوْزِعْنِيَّ آنْ أَشْكُرْ نِعْمَتَكَ اللَّهِيَّ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ  
وَآنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضِيهُ وَأَصْبِلْحُلْيَّ فِي ذُرْبِيَّتِيَّ طِبْ إِنْ تُبْتُ إِيْلَكَ  
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ هُوَ لِلِّهِ الَّذِينَ نَتَقْبِلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَحْبَرُ  
ذُعْنُ سَيِّاتِهِمْ فِي أَصْحَبِ الْجَنَّةِ طَوْعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا إِيْلُوْعَدُونَ ه

(احقاف ۱۳-۱۵)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ہے  
اس کی ماں نے رنج کے ساتھ اسے اپنے شکم میں رکھا۔ اور رنج کے ساتھ  
اسے جنم دیا۔ اسکی مجموعی مدت حمل اور شیر خوارگی تیس ماہ تھی۔ پھر جب وہ  
جو ان ہو کے تو انا ہوا اور عقل اس کی کمال کو پہنچی۔ اور عمر اس کی چالیس  
سال کی ہو گئی تو دست دعا بلند کر کے یوں خالق کائنات کے حضور عرض گزار  
ہوا اے پور دگار مجھے توفیق دے کہ مجھے اور میرے والدین کو تیری عطا کر دہ  
نعمتوں کا شکر ادا کروں اور ایسے اعمال بجا لوں جو تیری خوشنودی کا باعث  
ہوں میری ذریت میں سے صالحین کو پیدا فرمایا بازگشت تیری ہی جانب  
ہے اور میں تیرا تابع فرمان ہوں انہی لوگوں کے بہترین اعمال کو ہم قبول کریں  
گے اور ان سے کیے گئے وعدہ صادقه کے مطابق ابل جنت میں سے ہم ان

کے گناہوں سے درگزر کریں گے۔

مذکورہ بالا دونوں آیات سے مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن مجید کسی مخصوص و معین انسان کے ساتھ چند نشانیوں کے ذریعے ہمارا تعارف کروا رہا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ تاریخی شواہد اور دوسرے مأخذ کی مدد سے اس عظیم شخصیت کو پہچانیں۔ کلام پاک ہی میں والدین کے ساتھ احسان کے بارے میں دو آیات اور بھی آئی ہیں جو بالترتیب سورہ لقمان اور سورہ عنکبوت میں ہیں۔

وَوَصَّيْنَا إِلِّيْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتُهُ أُمَّهٌ وَهُبَّا عَلَىٰ وَهُنْ وَفِصْلُهُ فِيْ  
عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْكَ دِإِلَّيْ الْمَهْبِيْرُه  
وَلِقَان-۱۸۱

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں کہ اسکی ماں نے ضعف اٹھا کر اس نے اپنے شکم میں پرورش کیا اور پورے دو سال اسے اپنا خون حیات دودھ کی شکل میں چسایا تاکید کی ہے کہ تو اپنے والدین کی اور میری شکر گزاری کر اور تیری بازگشت میری طرف ہے۔

وَوَصَّيْنَا إِلِّيْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَكَ لِتُشْرِكَ بِنِيْ مَالَيْسَ  
لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا طِإِلَّيْ مَرِحِعُكُمْ فَأَنِسْكُمْ بِنِائِنُتُمْ تَعْمَأُونَه  
عنکبوت-۸۰

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تجھے مجبور کریں۔ کہ کسی ایسی چیز کو میرا شریک مان لے جس کے لیے تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کی اطاعت نہ کرتم سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آتا ہے پھر میں تمہارے اعمال کی جزا و سزا کے متعلق بتاؤں گا پہلی آیت اللہ تعالیٰ نے انسان کا ذکر بطور عموم فرمایا ہے اور کسی خاص انسان کی تخصیص نہیں کی اور ہر انسان کے لیے یہ حکم عام ہو سکتا ہے کہ اپنے والدین اور خصوصاً "اپنی ماں سے نیکی اور بھلانی کا سلوک کریں۔ کیونکہ اس کی ماں نے اس کے حمل اور شیر خوارگی کی پوری مدت اس کے لیے بہت

مشقت کی۔ شیر خوارگی کی مدت اس آیہ شریف میں دو سال فرمائی گئی ہے اس طرح مدت حمل کے ساتھ جو نو ماہ ہوتی ہے شیر خوارگی کے دو سال جمع کریں تو کل مدت تو تیس ماہ بنتی ہے جو سورہ احتقاف کی آیہ مبارکہ میں مذکور ۳۰ ماہ سے مختلف ہے اور کلام پاک میں اس قسم کا تعجب خیز تضاد ایمان کے لیے نقصان وہ ہو سکتا ہے (اگر ہم نہ سمجھ سکیں) اس میں بھی انسان کا ذکر قطعاً عموم کے انداز میں ہوا ہے جو ہر فرد (۳) انسان پر احسان یا والدین کے ضمن میں منطبق ہو سکتا ہے اس آیہ کریمہ کے الفاظ میں بھی تخصیص کا سراغ پایا جاتا ہے اس آیہ کریمہ سورہ احتقاف کا مقصود اور اس میں مخاطب الانسان کوئی خاص انسان ہے جو مندرجہ ذیل وجہ سے عام انسانوں سے مختلف ہے اس کی مدت حمل و شیر خوارگی مجموعی طور پر تیس ماہ تک ہے جبکہ انسان کے کسی عام پچے کی یہی مدت پونے تین سال ہوتی ہے (یعنی ۳۳ ماہ) اسکی والدہ محترمہ اس کے اس قرار حمل کے بعد پریشان ہو گئیں اور پوری مدت حمل رنجیدہ رہیں۔ جبکہ عام مائن ایسے وقت میں مستقبل کے حسین تصورات سے خوشنود ہوتی ہیں۔ اسکی والدہ مکرمہ بخلاف عام ماؤں کے اولاد نزینہ کی پیدائش کے موقع پر خوش ہونے کے بجائے مستقبل کے کسی ہولناک تصور میں کھو کر پریشان و رنجیدہ ہو گئیں۔

(۳) یہ انسان پورے چالیس سال کی عمر میں جب اسکے قویٰ کامل ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات اور اپنے عظیم والدین پر اس کے انعامات کا شکر ادا کرنے کے بعد خالص ابراہیمی انداز میں اللہ تعالیٰ سے خاص دعا کرتا ہے کہ اے اللہ مجھے ایسے اعمال صالح کی توفیق عطا فرما۔ جن سے تو راضی اور خوشنود ہو اور میری اولاد میں سے کچھ صالحین پیدا فرما۔

۵۔ دعائے ابراہیمی کی طرح اس کی دعا بھی مستجاب ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ صادقہ بھی شامل ہے ان حقائق کے پیش نظر آیہ شریفہ دوسری

مذکورہ آیات مبارکہ سے قطعاً ”مختلف ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان میں انسان سے مقصود ہر بشر ہے جبکہ اس کا مخاطب و مقصود انسان مندرجہ بالا پانچ علامات کا حامل کوئی ایک مخصوص انسان ہے اس مخصوص فرد انسانی کو ہمیں تاریخ و تفاسیر سے تلاش کرنا ہے اس مقام پر جناب امام ششم حضرت جعفر صادقؑ کے فرمان سے راہمنائی حاصل کی جاسکتی ہے آپ فرماتے ہیں دنیا ایسی ماں کا وجود پیش نہیں کر سکتی جو نرفزند کی ولادت پر خوشی سے کھل جانے کی بجائے رنج والم میں بتلا ہو جائے۔ سوائے بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ نبیؐ نے انہیں بشارت فرزند کے ساتھ اس کی شہادت کی خبر بھی دی تھی۔ محمد بن یعقوب رلینی نے جناب امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جس وقت جناب زہراؓ کے بطن مبارک سے امام حسینؑ کا حمل قرار پایا۔ جبرايل علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور انہوں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہؑ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جسے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے گی اسی واسطے جناب زہراؓ حسینؑ کے حمل اور وضع حمل کے وقت رنجیدہ اور پریشان تھیں۔ ہماری اس بحث سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ سورہ مبارکہ الاحقاف کی مذکورہ بالا آیتہ کریمہ میں مذکورہ انسان جس کے حمل اور شیر خوارگی کی مدت تمیں ماہ تھی۔ یا بالفاظ دیگر (شیر خوارگی کی دو سالہ مدت نکل کر) جس کی مدت حمل صرف چھ ماہ تھی۔ اور جس کی والدہ گرامی اس کے زمانہ حمل میں بھی اور ہنگام ولادت بھی رنجیدہ تھیں۔ تفسیر اہل بیت اور تاریخ کی رو سے جناب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ تاریخ سلف اور شش ماہی بچے کا بھی پتا دیتی ہے۔ جو حضرت مسیحی علیہ السلام تھے لیکن آیات مبارکہ کی مصدقہ کی باقی شرائط ان پر منطبق نہیں ہوتی ہیں۔

(۶) اب ہم اس آیتہ مقدسہ کے ایک دقيق ترمذی کی طرف متوجہ ہوتے

ہیں یہ مخصوص انسان اپنے حمل ولادت کے مراحل طے کر لینے کے بعد سن رشد کو پہنچتا ہے پھر جوانی کا زمانہ گزار کر جب اس کی عمر پورے چالیس سال ہو جاتی ہے تو دعا کرتا ہے۔

رب اور زعنی ان اشکر نعمتک "اللہ نعمت عسی و عسی و اللہ و ان اعمل صالحات رضاه واصبح اسی فی ذرتی بی ابی بت الیک و ابی من المسیمین۔

اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میری ذات اور میرے والدین پر جو تیرے احسانات و انعامات ہیں ان کے شکر کا حق ادا کروں۔ اور ایسے اعمال تیرے حضور پیش کروں کہ تیری رضا اور خوش نودی مجھے حاصل ہو جائے اور میری زریت میں سے صالح افراد پیدا فرم۔ میرا ملجا و ماوی تو ہی ہے اور میں تیرا غلام ہوں۔ لیکن کیا اس دعا کے لیے چالیس سال کی عمر شرط ہے کیا یہ دعا اس سے کم یا زیادہ عمر والا انسان نہیں مانگ سکتا۔ اس سوال کا جواب ہی دراصل اس برگزیدہ انسان کی معرفت کرنا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ نبی امیہ کی حکومت کا آغاز اور ان کے امیر کا مکہ مکرہ کا دورہ جس وقت ہوا تب امام حسینؑ کی عمر چالیس سال تھی اور اس دورہ میں بعض نئی باتیں اسلام میں داخل کی گئیں۔ جو خلاف اصول اور آئندہ اسلام کی تباہی پر دلالت کرتی ہیں اس لیے آپ نے طے کیا۔ کہ حکومت کے غیر اسلامی تصرفات سے دنیا کو روشناس کرائیں گے چنانچہ پورے عزم کے ساتھ پورے چالیس سال کی عمر میں بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے۔

مولانا! میں اس تیری نعمت عظمی پر کہ تو نے مجھے شجرہ طاہرہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شاخ سے قرار دیا۔ اور تیرے اس احسان عظیم پر کہ تو نے میرے آباؤ اجداد کو عظمت انسانی کی انتہائی رفتگوں پر سرفراز فرمایا تیرا تمہ دل سے عملی طور شکر گزار ہونے کی سعادت کی توفیق کی تجھ سے بھیک مانگتا ہوں تاکہ تیری شکر گزاری کا حق ادا کر سکوں۔ میرے مولانا! تیرا دین

خطرے میں ہے طاغوتی طاقتیں اس کے استیصال کے لیے سرگرم ہو چکی ہیں  
 کہیں تیرے محبوب کی تیس سالہ کوششیں ناکام نہ ہو جائیں کہیں تیرے  
 ایک لاکھ ۲۲ ہزار فرستادوں کی صدھا سالہ مختوق پرپانی نہ پھر جائے۔ پروردگار  
 مجھے توفیق دے کہ تیری راہ میں بڑی سے بڑی قربانی دے کر تیرے مٹتے ہوئے  
 دین کو بچالوں۔ اور تیری نظر کرم کا مستحق ہو جاؤں میرے معبد جس طرح  
 تو نے میرے آباد اجداد علیهم السلام کو اپنے عظیم پیغام کی تبلیغ کے لیے منتخب  
 فرمایا۔ اور جس طرح تو نے میرا دل اپنے کلے طیبہ کے اعلاء کے عزم صیمہ  
 سے معمور فرمایا ہے اسی طرح میری اولاد میں سے بھی اپنے ناموس کی  
 حفاظت کے لیے صالحین کا ایک ایسا سلسلہ جاری فرماتیرے ابدی دین اور  
 رشدی پیغام کو پھر کوئی منافق بد خواہ میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کر سکے۔  
 تو ہی میری جائے فریاد ہے اور تیری رضا پر ہی میرا سرتسلیم خم ہے، "اب  
 قارئین کرام خود اندازہ فرماسکتے ہیں کہ اس آئیہ مبارکہ کا مصدقہ کوئی عام  
 آدمی نہیں۔ اور نہ ہی ہر انسان اسکا مقصد ہو سکتا ہے اور یقیناً" رب اوزعنی  
 من المسلمين کے الفاظ سے قرآن مجید کا مقصد یہ نہیں کہ ہر انسان کو اجازت  
 ہے کہ وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر اس آئیہ کریمہ کا مصدقہ بننے کے لیے  
 ان الفاظ میں دعا کرے اور نہ ہی کلام پاک کا یہ مطلب ہے کہ بہت سے  
 لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی دعا کی بلکہ وہ چند مخصوص علامات کے  
 ذریعے اپنے ایک برگزیدہ بندے کا تعارف کر رہا ہے جن میں سے ایک یہ  
 ہے کہ وہ عین چالیس سال کی عمر میں ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا  
 کرے گا یقیناً" قرآن مجید ان الفاظ میں ہمیں اس عظیم انسان کی پہچان کی  
 نشانی فراہم کر رہا ہے جس کی عظمت ایثار کے آگے تاریخ بشریت سرتقطیم خم  
 کیے ہوئے ہے۔ اور وہ عظیم انسان جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ  
 السلام کے سوا اور کوئی نہیں ہے جن کی دعا خود امور مستقبل کے عالم خدا کی

رضاء کے عین مطابق ہے اس سے من و عن قبول و مستجاب ہوئی اور وہ اپنے عزیز واقریا اور یاران و انصار کے ہمراہ صحرائے کربلا میں شہادت عظمی کے درجہ عالی پر فائز ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے (قبول دعا) کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا۔ یا یتهاا النفس المطمئنة ارجعی الی ریک راضیہ مرضیہ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی۔

ترجمہ - اے نفس مطمئنہ اب تو پورے سکون کے ساتھ ہماری طرف لوٹ آ۔ اور ہمارے محبوب عبادتیں کرنے والوں میں شامل ہو جا۔ اور جنت میں داخل ہو جا۔ سورہ آیت ۶۷ تا ۷۷ میں ہے۔

یا یهاا الذين امنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا کم وافعلوا الخير لعنكم تفلحون وجاهدو في  
الله حق جهاده هوا جتبکم۔

ترجمہ - اے لوگوں جو ایمان لائے ہو رکوع سجده کرو اپنے رب کی بندگی کرو۔ اور نیک کام کرو تاکہ تم کو فلاح نصیب ہو۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔

صحیح مسلم میں لکھا ہوا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا۔ اور اس کا سرخ ہو جانا۔ روایت میں موجود ہے۔ بقیہ تواریخ میں ہے کہ حضرت علیؑ کا ایک مرتبہ کربلا سے گزر ہوا جب قبر حسین کی جگہ پر پہنچے۔ تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اسباب رکھنے کی جگہ ہے اور یہی ہمارے خون بھانے کی جگہ ہے رسول کے اہل بیت میں سے کچھ لوگ اس میدان میں قتل کیے جائیں گے۔ جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی۔ سورہ توبہ آیت ۱۲، ۱۳ ان اشتري من المؤمنين (-----) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانوں کو اور انکے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ اگر اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں قتل کیے جاتے ہیں۔ اور قتل کیے جاتے ہیں اس پر سچا

وعددہ کیا گیا ہے توریت میں بھی انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی اور اللہ سے زیادہ اپنے عمد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تم لوگ اس سودے پر جس کا تم نے اللہ سے معاملہ ٹھہرا�ا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے وہ اسی میں گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی عبادت اور حمد گاتے ہیں روزہ رکھنے والے رکوع اور سجدہ کرنے والے نیک باتوں کو تسلیم کرنے والے بری باتوں سے باز رکھنے والے اللہ کی مدد کامیابی رکھنے والے اور ان کو آپ خوشخبری سناد تھے ۱۹۲۲ء کی مطبوعہ انجیل کا جو حوالہ ہماری کتب میں درج ہیں۔ ان کی رو سے حضرت موسیٰ کی کتاب صبا ۱۰، تورات میں یوم عاشورہ کو ہمیشہ کے لیے یوم غم کی حیثیت دی گئی۔ اور کہا ہے کہ تمہارے لیے قانون دامنی ہوگا ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ تمہارے دلیں کا ہو۔ خواہ پر دیکی اپنی جان کو رکھ دے اور کسی طرح کام نہ کرے۔ کیونکہ دس روز تمہارے واسطے پاکیزگی کے لیے کفارہ دیا جائے گا کہ تم اپنے سارے گناہوں سے خداوند کے نزدیک پاک ہو جاؤ ساتویں مہینے میں اس کے دسویں دن کفارہ دینے کا دن ہوگا تمہاری مقدس جماعت اس دن کو غم زدہ بناؤ اور خداوند کے لیے آگ کی قربانی سے گزرو۔ (آگ پر ماتم)

تم اس دن کوئی کام نہ کرو۔ کیونکہ وہ کفارہ کا دن ہوگا تم خداوند اور اپنے خدا کے آگے اپنے لیے کفارہ دو۔ جو کوئی انسان عین اس دن غمگین نہ ہوگا۔ وہ اپنی ملت سے کٹ جائے گا۔ اور تم کسی طرح کام مت کرنا تمہارے سارے گھروں میں قانون ابدی ہوگا۔

لحوظ خاطر رہے کہ عبرانی کا ساتواں مہینہ عربی کے ماہ محرم کے مطابق ہے اس طرح ساتویں مہینے دسویں تاریخ عاشورہ محرم ہے۔ رہا آگ پر ماتم تو آپ کو ہر سال میرے غریب خانہ ساحل سول لائے جہلم پر ۳ محرم کو بعد مغربین موقع مل جایا کرے گا (انشا اللہ) کہ آپ بھی شرکت کریں کیونکہ بفضلہ یہ سلسلہ بیس سال سے جاری ہے اور بالا بلحاظ فرقہ سب شریک ہوتے ہیں مسلمان تو مسلمان عیسائی بھی۔

## بصروہ ثانی

بائل کا آخری باب ان واقعات کے متعلق ہے جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ اس لیے ان کو مکاشفات یوحننا کہا گیا۔ لہذا ”یوحننا کے مکاشفات“ انجلیل مقدس کا اہم ترین باب ہے جس میں آنے والے زمانے کے متعلق پیش گوئیاں درج ہیں سلسلہ منقطع بھی ہے تو ذہن آسانی کے ساتھ کام کر سکتا ہے اور اصل بحث کو سمجھ سکتا ہے پر لطف بات یہ ہے کہ ہر ایڈیشن سورج کو اپنے گرد لپیٹنا چاند اس کے قدموں میں اور بارہ ستاروں کا تاج پہنے ہوئے ہونا۔ اسکو کس طرح حضرت خدیجہ کے علاوہ کسی اور سے متعلق کر سکتے ہیں ظاہر ہے کہ زچگی کے سلسلہ کی بات ہے اگر چاند کو ماں کے قدموں میں نہ کمیں۔ تو کیا کمیں بالخصوص جب کہ ”زیر قدم والدہ فردوس بریں ہے“ بارہ ستاروں کا تاج کس کو پہنائیں گے قرآن مجید میں سورہ فرقان میں آئیہ ۶۱  
 تَبَوَّكَ اللَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاوَاتِ مُبُرُّو جَاؤَ جَعَلَ فِيهَا سِرَجًا وَ قَمَرًا مُنْذِهِيًّا وَ  
(سورۃ فرقان آیت ۶۱)

اگر اس آیتہ کو روحانی صورت میں دیکھیں گے تو ایسی ہی صورت پیدا ہوگی۔ کیونکہ بارہ برج مسلمات سے ہیں دوسری خاتون حضرت علیؓ کی والدہ کے علاوہ کون زچگی میں خدا کے تخت تک پہنچی کن کے فرزند نے اڑدہا کو شکست دی۔ اور کس کا فرزند لوہے کی عصا (زوالفقار) والا ہے مثالی سورۃ الحمد کی سات آیات کے علاوہ کس کو کہئے گا جو قرآن شریف کے علاوہ کس کتاب پر محیط ہیں جھوٹا نبی کس نبی کی امت کو گمراہ کرنے آئے گا اور واصل جہنم ہوگا ایک روحانی چبوترہ پر ایک بڑہ (معنی ذبح عظیم آمد پر) یعنی ذبح عظیم پڑا ہے چاروں طرف اس کے چار بزرگ اور پھر ایک لاکھ چالیس ہزار انبیاء اوصیاء اور فرشتوں کی قطاریں بڑہ کے ماں باپ کا نام انبیاء اوصیاء کے پیشانیوں پر

لکھا ہوا ہے پھر خداوند کی کتاب کی ذمہ داریوں کو کوئی اور قبول نہیں کرتا۔  
 یہ بره ذبح ہو کر دین کو بچالیتا ہے ”تفاکہ کہ بناء لالہ است حسین“ وہ معصوم  
 کون ہیں اور کون راہ خدا اور بره کے لیے خرید لیے گئے پھر ”اس کے لیے  
 ساری قومیں چھاتی پیٹھیں گی“ سوائے حسین علیہ السلام کے کس نے کس کے  
 لیے چھاتی پیٹھیں ایک روایت ضرور ملتی ہے کہ سرکار دو عالم کی وفات پر حضرت  
 عائشہ صدیقہؓ نے بھی چھاتی پیٹھی اس طرح اگر سادات اپنی نانی کی سنت ادا  
 کرتے ہیں تو کسی کو کیا اعتراض ہے۔ پھر بھی چھاتی پیٹھیں۔ وہ بھی ساری  
 قوموں کا سوائے امام حسین کے کسی کے لیے نہیں کہا جا سکتا چار بزرگ (برہ  
 یعنی ذبح عظیم امام حسینؑ) کے بجز سرکار دو عالم محمدؐ علی علیہ السلام فاطمہ حسنؑ  
 کے اور کون ہو سکتے ہیں۔ اور کس کی محبت انہیاء اولیاء پر فرض قرار دیں گے  
 غرض یہ کہ یہ باب ایسے واضح مطالب روحانی رکھتا ہے کہ انسان کو خدائے  
 واحد اور پنجتن پاک کو ماننے کے سوا اور کوئی صورت نظر نہیں آسکتی ”وہ ہی  
 اول وہی آخر وہی لیں وہی طہ“ کے مصدق وہی الفا اور امیگا ہے۔ یہ گیت  
 (نوہ خوانی) آخر کس کے لیے ہے کہ ”تو ہی اس کتاب کو لینے کے لا تقد ہے  
 تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم  
 میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا“۔ لاکھوں کروڑوں فرشتوں کا با آواز  
 بلند کہنا کہ ذبح کیا ہوا۔ (صلیب دیا ہوا نہیں لکھا) برہی قدرت دولت، حکمت،  
 طاقت، عزت، تمجید اور حمد کے لا تقد ہے۔ پانچ بادشاہ گزر چکے ہیں ایک موجود  
 ہے ایک اس روبدل اور یہ مرتبہ Revision کے باوجود یہ ماننا ہی پڑے گا۔ کہ  
 مکاشفات پنجتن پاک یعنی حضرت ختمی مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ جناب سیدہؓ  
 حضرت امام حسین اور حضرت امام حسنؑ اور اس خاندان کی تعریف توصیف  
 سے بھرے ہوئے ہیں جو ان حضرات کی صداقت کے علاوہ باسل کی صداقت  
 کی بھی گواہ ہیں۔ (جس سے خود ان کے پادری خائف ہیں) اور یہ بھی عیاں

ہیں۔ کہ تعلیمات محمدی پر عمل کرنے والے سب حضرت عیسیٰ کے گواہ ہیں جب کہ بار بار کہا گیا ہے ایلیا کا تذکرہ کچھ پہلے بطور حوالہ ہوا ہے آئندہ مزید تفصیل آئے گی اب ایک مسئلہ جس کا تذکرہ حصہ اول میں مختصر حوالہ کے طور پر ہو چکا ہے یہاں بھی لفظ ایلیا کے متعلق تصفیہ ہو کہ کیا معنی ہیں اور کیا مراد ہے یہ جملہ اس لائق ہے کہ اس مسئلہ پر گفتگو کی جائے کہ یوحننا ایلیا کی روح اور اسکی قوت میں اس کے آگے چلے گا آپ حضرات انجیل کے ماہرین سے دریافت کریں۔ حصہ اول میں بھی (جو دیگر مذاہب بالخصوص بدھ والوں اور اہل ہند کے متعلق ہیں) ایسے صحیح واقعات ملیں گے کہ ان سے یہ مطالب واضح ہو جائیں گے جب ان کو مضامین انجیل مقدس سے ملا کر پڑھیں گے تو کوئی گنجائش شکوک و شبہات نہ رہے گی ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ نہ کیں مکمل عبارت اصل محققین کی درج کر دیں

and last time of this world someone will

become nomintaed alliah or Aillee>---

is not in the meaning of God or Allah.

But this word is showing that in the

next world <..... Allia or Aillie> will come.

(یہ پہلے بھی معہ اصل انگریزی عبارت درج ہوا ہے لیکن بلحاظ ضرورت یہاں بھی لکھا گیا) قدیم اور جدید عبرانی لفظ ایلیا یا ایلی خدا یا اللہ کے نام کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دنیا کے آئندہ اور آخری زمانہ میں کسی کو ایلیا یا ایلی کہا جائیگا اب ہماری بحث جو صرف انجیل مقدس عمد نامہ قدیم جس میں تورات و زبور شامل ہیں) اور نیا عمد نامہ کے متعلق اختتام کو پہنچی اس بحث پر ہزاروں صفحات کی کتب لکھی جاسکتی ہیں لیکن ہم نے انتہائی اختصار سے کام لیا پھر بھی یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے

کہ جس وعدہ کا تذکرہ قرآن شریف میں کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ انجیل تورات و زبور میں بھی موجود ہے۔ وہ واقعی باوجود بڑے تغیرات و اصلاحات کے آج بھی اس حد تک موجود ہے کہ اس سے ہمارا مقصد کہ ”ان کتب سما دیہ میں سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد مخصوص کی بشارت مفصل طور پر موجود ہے“ حاصل و ثابت ہو جاتا ہے۔

متی کی انجیل میں یہ بھی درج ہو کہ نینوا کے لوگ قیامت کے دن اس زمانے کے اوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کو مجرم نہ رہائیں گے۔

## بِسْلَلِ قُرْآنٍ أَوْرَسَّانَسٌ

موجودہ انجیل مقدس میں بشارت کے کمی کے اسباب۔

اس سلسلہ میں اہم ترین لفظ فارقیط ہے۔ جس کا اکثر ہمارے مقررین تذکرہ کرتے ہیں لیکن جب کوئی عیسائی ہم سے سوال کرتا ہے کہ انجیل میں دیکھلھئے تو ہمارے سامنے ایک مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے ایک فرانسیسی عیسائی نے جو ساری دنیا میں مورس بقاۓ کے نام سے موسوم ہیں ایک کتاب فرانسیسی زبان میں۔

Be Bible la covant la science بڑی وسیع الفکری سے تصنیف کی ہے جس کا ترجمہ انگریزی اور بہت سی زبانوں میں بھی ہوا ہے اور اردو میں بھی ثناء الحق صدیقی کے حصہ میں یہ ثواب دارین حاصل ہوا ہے۔ کتاب کا نام ”بائیل قرآن سائنس“ ہے جو ہر مسلمان طالب علم کو پڑھنا چاہیے ہم پھر یاد دلادیں گے کہ ثناء الحق صدیقی کے نام سے اس کتاب کو کسی مسلمان کی تخلیق نہ سمجھ لیا جائے گو ترجمہ ایسا ہی ہے جس پر اصل کا گمان ہوتا ہے مگر حقیقت

اس کے خلاف ہے ترجمہ بڑی حد تک لفظی ہے اپنی طرف سے اگر کچھ لکھا ہے تو علیحدہ حاشیہ پر ہے اصل کتاب کے متن کو کمیں بھی متاثر نہیں کیا گیا۔ یسوع کے آخری مکالے اور یوحنائی کی انجیل کا فارقليط اس کا ایک باب ہے اس میں یوحنائی کی انجیل کا حوالہ ہے اس لیے پہلے یہ ملاحظہ فرمائیے کہ اب یوحنائی کی انجیل میں فارقليط کے لفظ کو کس طرح لکھا گیا ہے پھر آپ بیکارے کے اشارات سے زیادہ لطف انداز ہو سکیں گے یہ بھی ملحوظ رہے کہ یسوع کے آخری مکالے بجز یوحنائی کی انجیل کی کمیں نہیں ملتے

### موجودہ انجیل یوحنائی باب ۱۳ فقرہ ۱۵ تا آخر

اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مدد گار بخشے گا۔ کہ تمہارے ساتھ رہے یعنی سچائی کی روح جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ تمہارے اندر ہو گا میں تمہیں یتیم نہیں چھوڑوں گا میں تمہارے پاس آؤں گا تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھرنہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔ اس روز تم جانو گے کہ میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ سے اور میں تم میں جس کے پاس میرے حکم ہیں۔ اور وہ ان پر عمل کرتا ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور میں اس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اس پر ظاہر کروں گا اس یہودی نے جوار کر یوتی نہ تھا اس سے کہا کہ اے خداوند کیا ہوا کہ تو اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیے جاتا ہے مگر دنیا پر نہیں یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی محبت رکھے تو وہ میری کلام پر عمل کرے گا۔ اور میرا باپ اس سے محبت کرے گا اور ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کروں گا جو مجھ سے محبت نہیں

رکھتا اور وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ  
 باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے  
 کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جیسے میرے نام سے بھیجے گا۔ وہ ہی تمہیں  
 سب باتیں سیکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا وہ سب تمہیں یاد دلائے  
 گا میں تمہیں اطمینان دلاتا ہوں جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں اسی طرح  
 نہیں دیتا تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے  
 کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو  
 اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں  
 اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں  
 خوش ہوتے لیکن باپ مجھ سے بڑا ہے اور اب میں نے تم سے ان سے پہلے  
 کہہ دیا ہے۔ تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو۔ اسکے بعد میں تم سے بہت  
 سی باتیں کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کے سوا کچھ نہیں  
 لیکن یہ اس کے لیے ہوتا ہے کہ دنیا جانے کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں  
 اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا۔ میں ویسا ہی کرتا ہوں اٹھو یہاں سے  
 چلیں انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے جو ڈالی مجھ میں  
 ہے۔ اور پھل نہیں لاتی اسے کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اسے وہ  
 چھوڑتا ہے تاکہ وہ زیادہ پھل لائے اور تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے  
 تم سے کیا پاک ہو تم مجھ میں قائم ہو اور تم میں ڈالی اگر انگور کے درخت میں  
 قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لاتی ہے اس طرح کہ اگر تم بھی مجھ  
 میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لاسکتے میں انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں  
 ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ  
 مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے اگر کوئی مجھ میں قائم نہ کرے تو وہ ہی  
 ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے اور وہ سوکھ جاتا ہے اور لوگ انہیں جمع

کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہے اگر تم مجھ میں قائم رہو گے میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو ماں گو وہ تمہارے لیے ہو جائے گا میرے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی میں نے تم سے محبت رکھی تم میری محبت پر قائم رہو۔ اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت قائم رہو گے۔ جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے اور اس کی محبت میں قائم ہوں۔ میں نے یہ باتیں اس لیے تم سے کہیں ہیں کہ میری خواہش تم میں ہے اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے دے دیے جو کچھ میں تم کو دیتا ہوں اگر تم ان سے محبت رکھو تو میرے دوست ہواب سے میں تمہیں نوکر نہیں کہوں گا جو کچھ میں تم کو دیتا ہوں اگر تم اس سے محبت کرو تو میرے لیے جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سنی وہ سب تم کو بتا دیں تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تم کو چن لیا تم کو مقرر کیا کہ جبکہ پھل لاو۔ اور تمہارا پھل قائم رہے گا تاکہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے ماں گو وہ تم کو دے میں تم کو ان باتوں کا حکم اسلئے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر تم سے عداوت رکھنی ہے۔ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنے کو عزیز رکھتی لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں لیکن میں نے تم کو دنیا سے چن لیا ہے اس واسطے دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے جو بات میں نے تم سے کہی تھی اسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اگر انہوں نے مجھے ستایا تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر انہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے لیکن یہ سب کچھ میرے نام کے سب سے تمہارے ساتھ کرے گا کیونکہ وہ میرے بھینے والے کو نہیں جانتے اب ان کے پاس ان کے گناہ کا عذر نہیں جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی عداوت

رکھتا ہے اگر ان میں وہ کام نہیں کرتا۔ جو کسی دوسرے نے نہیں کیا تو وہ گنگار نہیں ٹھرتے لیکن اب تو انہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھی۔ لیکن یہ اس لیے برا ہوا کہ وہ قول پورا ہوا جو ان کی شریعت میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے مجھ سے مفت محبت رکھی لیکن جب مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو تو وہ میری گواہی دے گا میں نے باتیں تم سے اس لیے کہیں کہ تم ٹھوکرنہ کھاؤ۔ لوگ تم کو عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے جو آدمی کو قتل کرے گا وہ گمان کرے گا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں وہ اس لیے یہ کریں گے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجھے جانا لیکن میں نے باتیں اس لیے کہیں کہ تمہارے ساتھ تھا۔ مگر اب میں اپنے بھینے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں سے مجھ سے کوئی نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ہے بلکہ اس لیے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا لیکن میں تم سے سچ کھتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے فائدہ مند ہے کیونکہ میں اگر نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہیں آیا گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیجاوں گا وہ دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے راست بازی کے بارے میں اس لیے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے عدالت کے بارے میں اس لیے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھرایا گیا مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کا روپ دکھادے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور وہ تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (باب ۱۶ فقرہ ۱۳)

میں نے یوحننا کی انجیل کا یہ اقتباس اس جگہ اس لئے دیا ہوا ہے کہ مارس بگائے کا تبصرہ سمجھنا آسان ہو جائے مضامین مشترکہ کے سلسلہ میں بھی یہ حصہ اہم ہے اللہ تعالیٰ اپنی کلام مقدس قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ کے ایک موعظہ کا تذکرہ فرماتا ہے۔ پارہ ۲۸ سورہ ۶۱ النصف آیت ۶ تا ۱۳

ترجمہ جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے نبی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا آیا ہوں مجھ سے آگے جو توریت ہے میں اسکی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہو گا پھر جب وہ کھلی نشانیاں ان کے پاس آیا تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا حالانکہ ان کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنی طرف سے بجھا دیں اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں مومنوں میں تمہیں ایک سوداگری بتاؤں تم ہی دکھ کے مارے اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے۔ اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرو مومنوں تم اللہ کے انصار ہو جاؤ جیسے مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو میری اللہ کی راہ میں مدد کرے۔ حواری بولے کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں پھر بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت ایمان لائی۔ اور کافر ایک رہی پھر ان لوگوں کو جو امانتدار تھے ان کے دشمنوں پر مددی اور وہ غالب رہے۔

شبی نعمانی کا عالمانہ تبصرہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے۔

اپنی تصنیف میں علامہ شبی نعمانی و علامہ سلیمان ندوی نے لفظ فار قلیط اور محمد احمد استعمال کیا ہے لیکن اس کی مطابقت موجودہ انجیل سے نہیں ہوتی اس لیے انہوں نے اس پر اس طرح بحث کی یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے جس

کے لفظی معنی ٹھیک محمد اور احمد کے ہیں یونانی قدیم ترجمہ میں اس کا ترجمہ پیرل کلیوتوس کیا گیا تھا جو فار قلیط اور احمد کا ہم معنی ہیں مگر جب یہ دیکھا کہ اس سے اسلام کی تصدیق ہوتی ہے تو ذرا سے تغیر سے پیر لکیو طاس کے بجائے سر لکیو طاس کر دیا گیا جس کا ترجمہ عام طور پر تسلی دہنہ کیا جاتا ہے یہ فقرہ حضرت عیسیٰ کی زبان سے نکلا ان کی زبان سریانی و عبرانی تھی یونانی نہ تھی اس لیے جو لفظ ان کی زبان سے نکلا ہو گا وہ عبرانی یا سریانی ہو گا اس لیے بالکل صاف ہے انہوں نے فار قلیط کا لفظ کہا ہو گا جو احمد یا محمد کا مترادف ہے۔

یہ عالمانہ تبصرہ اپنی جگہ درست ہے لیکن اہم ترین بات تو یہ ہے خواہ تسلی دہنہ لکھا جائے کہ تسکین دہنہ آنے والا مگر یہ تو ثابت ہے کہ آنے والا آئے گا ان صفات کا مظہر ہو گا جو ذات والا صفات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور پر صادق نہیں آسکتی اس لیے ہمارا مقصد حاصل ہے۔ یوں تو قرآن و انجیل میں بہت سے مقامات پر بشارتیں صاف صاف موجود ہیں مگر یہاں ہم صرف ان ہی پر اکتفا کریں گے جو قرآن شریف میں بھی ہیں۔ اور ان کے ہم معنی موجودہ انجیل میں بھی پائے جاتے ہیں یہ بات ایک معجزہ سے کم نہیں اس قدر تغیر و تبدل کے باوجود انجیل میں اس قدر صاف طور پر آنے والے کی صراحة موجود ہے۔ جو اپنے دل سے کچھ نہ بولے گا جو کچھ کہے گا صرف وہ کہے گا۔ جو اس پر وحی ہو گا۔

### یسوع کے آخری مکالمے

آخری کھانے کے بعد اور یسوع کی گرفتاری سے پہلے ایک مقالہ وقوع پذیر ہوتا ہے یہ مقالہ ایک طویل تقریر پر اختتام کو پہنچتا ہے یو ہنا کی انجیل میں چار ابواب (۱۷ تا ۲۳) اس بیان کے لیے مختص ہیں جس کا دوسرا

انجیلوں میں ذکر نہیں کیا گیا بنا بریں یوحننا کے یہ ابواب مستقبل کے لیے اولین اہمیت اور بنیادی ضرورت کے سوالات سے بحث کرتے ہیں۔ وہ اس تمام عظمت اور سنجیدگی و وقار کے ساتھ مرتب کیے گئے ہیں جو آقا اور ان حواریں کے درمیان الوداعی منظر کی خصوصیت ہیں۔ (اقتباس اوپر دیا گیا ہے) یہ رقت انگلیز رخصتی کا منظر جس میں یسوع کی روحانی وصیت شامل ہے متى مرقس اور لوقا کے یہاں سے قطعاً "غائب" ہے اس بیان کی عدم موجودگی کی تشریح کیسے کی جاسکتی ہے اس سلسلے میں حسب ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں کیا یہ واقعہ ابتدا میں پہلی تین انجیلوں میں بھی موجود تھا؟ کیا اس کو بعد میں دیا گیا؟ ایسا کیوں ہوا؟ فوری طور پر اس کے بارے میں یہ بات کہنی پڑے گی۔ کہ ان سوالات کا کوئی حل نہیں ہے پہلی تین انجیلوں کے راویوں کے بیانات میں اس زبردست خلا کا راز ہمیشہ کی طرح اب بھی دھنڈ لکھ میں ہے۔

اس بیان کی نمایاں خصوصیت جو چوتھی کی تقریر میں دیکھائی دتی ہے انسان کے اس مستقبل کا منظر ہے جس کا تذکرہ یسوع نے کیا ہے انکی وہ احتیاط جو اپنے حواریوں کو ان کے ذریعہ تمام نوع انسانی کو خطاب کرنے میں وہ برترتے ہیں ان کے وہ تصریحات اور اواامر نواہی اور ان کی شریعت سے متعلق وہ احکام جن پر ان کی رخصتی کے بعد لوگوں کو عمل کرنا ضروری ہے یوحننا کی انجل کا متن وہ واحد متن ہے جس میں ان کو یونان میں پراکلتوس کے لقب سے ملقب کر لیا ہے اور انگریزی زبان میں پہنچ کر پراکلیت (فار قلیط) ہو جاتا ہے ذیل میں ضروری اقتباسات دیے جارہے ہیں۔

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار (فار قلیط) بخشے گا۔ باپ (۱۵، فقرہ ۱۶)

مددگار (فار قلیط) کا کیا مطلب ہے؟ یوحننا کی انجیل کا موجودہ متن اس کا مفہوم حسب ذیل بیان کرتا ہے۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جیسے باپ میرے نام سے بھیج گا وہ ہی تمہیں سب باتیں سیکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا وہ سب تمہیں یاد دلانے گا۔ ۲۶ تا ۳۲۔

وہ میری گواہی دے گا (باب ۱۵، فقرہ ۲۶)

میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیوں کہ اگر میں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤ نگا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھرائے گا۔ (باب ۱۶، فقرہ ۷، ۸)

جب وہ روح قدس آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا (۱۲، ۱۳، ۱۴) یہ قابل غور ہے کہ یوحننا کی انجیل کے ابواب ۱۲، ۱۳، ۱۴ کی وہ عبارتیں جو یہاں بطور حوالہ پیش کی گئی ہیں ان اقتباسات سے عام مفہوم میں کسی طرح کی تبدیلی پیدا نہیں کرتیں۔

اگر سرسری طور پر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات قرین قیاس نہیں رہتی کہ جس متن میں یونانی لفظ پر اکلیلت (فار قلیط) کو روح القدس قرار دیا گیا ہے وہ توجہ کو اپنی جانب مبذول کرے یہ بات بالخصوص اس صورت میں صحیح ہے جب "عموماً" متن کے ذیلی عنوانات کا ترجمہ کیا جاتا ہے اور مصطلحات کے شارحین اس کو عام اشاعت کے لیے کام میں لاتے ہیں۔ اس وقت وہ قارئین کی توجہ ان عبارات میں اس مفہوم کی جانب منعطف کرتے ہیں جو انتہائی راسخ الاعتقادی کی بناء پر ان کو سمجھنا چاہیے اگر کسی کو ان کے فہم میں ذرا سی بھی دقت محسوس ہو تو اس موضوع پر روشنی ڈالنے کے لیے بہت سی تشریحات مل جائیں گی جیسی کہ ٹریکوٹ نے اپنی "محمد نامہ جدید" کی چھوٹی

لغت" (پیتی و کسوناڑ دوفوایوئے تیتاماں) میں وہی ہے یہ شارح پیر ارلیط (فارقلیط) کے اندر راج میں حسب ذیل بیان دیتا ہے۔

یہ نام یا لقب جو یونانی سے ترجمہ ہو کر آیا ہے عہد نامہ جدید میں صرف یوحننا نے استعمال کیا ہے انہوں نے شام کے کھانے کے بعد یسوع کی تقریر کے سلسلہ میں جو بیان دیا ہے اس میں اس کو چار مرتبہ استعمال کیا ہے باب ۱۲، فقرہ ۲۶، باب ۱۵، فقرہ ۲۳، باب ۱۲، فقرہ ۷)

اور ایک دفعہ اپنے مکتوب اول میں (۱۲) یوحننا کی انجیل میں یہ لفظ روح القدس کے لیے استعمال ہوا ہے مکتوب میں اس سے مراد حضرت عیسیٰ ہے پیرا قلیط (فارقلیط) پہلی صدی عیسوی کے دوران میں یونانی یہودیوں میں عروج پر ایک اصطلاح تھی جس مطلب شافع یا محافظ و ناصر تھا یسوع پیش گوئی کرتے ہیں کہ روح القدس کو باپ اور بیٹا دونوں بھیجیں گے اس کا کام یہ ہو گا کہ وہ اس کردار میں بیٹے کی جگہ لے گی جو اس بیٹے نے اپنی فانی زندگی کے دوران اپنے حواریں کی فلاج و بہبود کے لیے بطور مددگار عطا کیا تھا۔ روح القدس درمیان میں آئیگی اور یسوع کے قائم مقام کی خیست سے کام کرے گی اسکا کردار پیرا رلیط (فارقلیط) یا شافع مطلق کا ہو گا اس لیے یہ تشریح روح القدس کو یسوع کے جانے کے بعد نوع انسانی کے آخری رہنماء اور ہادی کی خیثیت سے پیش کرتی ہے یہ بات یوحننا کے متن سے مطابقت رکھتی ہے۔

یہ ایک ضروری سوال ہے کیونکہ بنیادی طور پر یہ چیز عجیب معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ بالا آخری پیراگراف اور تمہیں آئینہ کی خبر دے گا یہ بات ناقابل تصور معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص روح القدس سے یہ امر منسوب کرے کہ جو کچھ وہ سنے وہی کہ منطقی طور پر یہ سوال اٹھتا ہے لیکن جہاں تک میرے علم میں ہے یہ عام طور پر تشریحات کا موضوع نہیں ہے اس مسئلہ کا صحیح تصور حاصل کرنے لیے اصلی یونانی متن کی جانب رجوع کرنا

پڑے گا یہ بات خصوصیت سے اہم ہے اس لیے کہ یوحنہ کے بارے میں عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کسی دوسری زبان کی بجائے یونانی میں تحریر کیا تھا۔ جس یونانی متن سے رجوع کیا گیا تھا وہ نم میٹھا مینٹھ گر لیے (یونانی عمد نامہ جدید) تھا۔

متن پر کوئی سنجیدہ تنقید اختلافات کے متعلق تحقیق سے شروع ہوتی ہے اس سلسلہ میں پتہ چلے گا۔ کہ یوحنہ کی انجیل سے تمام مخطوطات میں وہ واحد اختلاف جس سے اس جملہ کے مفہوم میں فرق پڑ جاتا ہے مشہور پالمیٹ کی اشاعت کے جز ۲۶، ۳۲ میں ہے جو سریانی میں تحریر کیا گیا تھا اس موقع پر وہ روح القدس نہیں ہے جسکا حوالہ دیا گیا ہے بلکہ نہایت سیدھے اور صاف طریقے پر روح ہے کیا کاتب سے ایک لفظ ترک ہو گیا ہے یہ جانتے بوجتنے کہ جس متن کو وہ نقل کر رہا ہو۔ اس بات کا مقاضی ہے کہ روح القدس کو اس طرح پیش کریں کہ جو کچھ وہ سننے وہی کہے۔ اس نے غالباً ”کوئی ایسی بات جو اس کو نامعقول معلوم ہوئی لکھنے کی جرأت نہیں کی اس مشاہدہ سے ہٹ کر دوسرے اختلافات کے کھوج لگانے کی زحمت کرنے کی چندال ضرورت نہیں رہتی یہ اختلافات قواعد کی رو سے ہیں اور ان سے عام مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی خاص بات جس کا اظہار افعال سننے اور کہنے کے صحیح مفہوم کے سلسلہ میں اس موقع پر کیا گیا ہے وہ یوحنہ کی انجیل کے جملہ مخطوطات پر بھی صادق آنا چاہیے اور یہی فی الحقيقة صحیح ہے۔

ترجمہ میں فعل سننا یونانی زبان کا فعل آلود ہے جس کا مفہوم ہے آوازوں کا محسوس کرنا مثال کے طور پر راسی سے ہمیں لفظ اکو سکیس حاصل ہوا ہے جس کو سمعیات (آوازوں کا علم) کہتے ہیں۔

فعل کہنا یونانی زبان کے لفظ لا یونکا ترجمہ ہے جس کے عام معنی ہیں آوازیں نکالنا اور یہ کہنے اور بولنے کا خصوصی مفہوم ہے یہ لفظ انجلیل کے

یونانی متن میں بڑی کثرت سے استعمال ہوا ہے یہ یسوع کے اس باضابطہ بیان کا خصوصی نام ہے جو انہوں نے اپنے مواعظ کے دوران دیا تھا لہذا یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ بنی نوع انسان کو وہ اطلاع جس کا وہ یسوع اس موقع پر اظہار کر رہے ہیں۔ کسی اعتبار سے بھی ایک ایسا بیان نہیں ہو سکتا جو روح القدس کے ذریعے دل میں ڈالا جائے علاوہ ازیں اسکی ایک واضح مادی خصوصیت ہے جو آوازوں کے نکالنے کے تصور سے برآمد ہوتی ہے اور یہ تصور اس یونانی لفظ سے ادا ہوتا ہے جو اسکی وضاحت کرتا ہے۔

لہذا یونانی زبان کے دو مصادر ”آلود اور لا یو“ ایسے افعال کا تعین کرتے ہیں جن کا اطلاق ایک ایسی ہستی پر ہوتا ہے جو سماعت اور نطق کے اعضاء رکھتی ہو ”شیختا“ یہ بات ناممکن ہے کہ ان کو روح القدس کے لیے استعمال کیا جائے اسی وجہ سے اس عبارت کا متن یوحنا کی انجیل سے جو یونانی مخطوطہ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے ماخوذ ہے اس صورت میں قطعاً ”ناقابل فہم ہو جاتا ہے اگر اس کو بحیثیت مجموعی لیا جائے جس پر اجزا ۱۳، ۲۶ شامل روح القدس کے الفاظ بھی داخل تو ہوں لیکن پیرا قلیط (مددگار یعنی روح القدس) جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وغیرہ یہ یوحنا کی انجیل میں واحد عبارت ہے جو مددگار (پیرا قلیط) کو روح القدس سے متماثل کرتی ہے۔

اگر الفاظ روح القدس (θονιομαθιο آجیون) کو عبارت سے خارج کر دیا جائے تو یوحنا کا مکمل متن با معنی ہو جاتا ہے جو بالکل واضح اور صاف ہے علاوہ ازیں یہ بات کسی انجیل کے مرتب کے ایک دوسرے متن یعنی مکتوب اول سے بھی مستحکم ہو جاتی ہے جہاں یوحنا نے اسی لفظ پیرا قلیت (مددگا) کو صرف یسوع کے مفہوم کے لیے استعمال کیا ہے جو خداوند خدا کے نزدیک شافع کا درجہ رکھتے ہیں یوحنا کے قول کے بموجب جب یسوع کہتے ہیں (۱۳، ۱۲) اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا جو کچھ یسوع

اس موقع پر کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ نبی نوع انسان کے پاس ایک دوسرا شفاعت کرنے والا بھیجا جائیگا جیسا کہ وہ خود اپنے حیات دنیوی کے دوران انسانوں کی بارگاہ خداوندی میں شفاعت کرتے رہیں گے۔

اس لیے منطق کے اصولوں کے مطابق پیرا قلیت (فَاقْلِيلٌ يَامدُوْ گار) میں یسوع کی مانند ایک بشر نظر آتا ہے جو سماعت اور نطق کی وہ صلاحیتیں رکھتا ہے جن کا اظہار یوحننا کے یونانی متن سے ہوتا ہے بنابریں یسوع پیش گوئی کرتے ہیں کہ خداوند بعد میں ایک فرد بشر کو کہہ ارض پر بھیجے گا جو وہی کردار ادا کرے گا جس کا تعین یوحننا نے کیا ہے یعنی وہ ایک پیغمبر ہو گا جو خدا کا کلام سناتا ہے اور اسکا پیغام نبی نوع انسان کو پہنچاتا ہے اگر الفاظ کو ان کے مناسب معنی دیئے جائیں۔ تو یوحننا کے متن کی یہ وہ منطقی توضیح و تشریح ہوتی ہے جس پر بالآخر انسان پہنچ جاتا ہے روح القدس کی اصطلاح کی موجودگی جو آجکل کے متن میں ہے۔ بعد کے اضافوں کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے جو عملاء کیے گئے ہیں اس کا مقصد اس ابتدائی مفہوم کو بدلنا ہو سکتا ہے جس سے یسوع کے بعد ایک پیغمبر کی بعثت کی پیشین گوئی ہوتی تھی اور اس لیے اس سے عیسائی گرجاؤں کی اس تعلیم و تبلیغ کی مخالفت ہوتی تھی۔ جوان کی تخلیق کے وقت کی جاری تھی ان تعلیمات میں یہ بتایا جاتا تھا کہ مسیح سب سے آخری نبی ہیں۔ (چونکہ کچھ حصہ نقل کیا گیا۔ اس لیے کچھ مشکل ہے حالانکہ میں نے آسان زبان استعمال کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ معاف فرمائیں غرض مورس بکائے کی کتاب کا اقتباس مترجمہ ثناء الحق ختم ہوا اور اس سلسلہ میں تبصرہ بھی شامل رہا۔)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک عیسائی مورس بکائے نے بھی ایمانداری سے جو نتائج اخذ کیے وہ ہمارے اعتقادات کی ہی تائید کرتے ہیں اور ترمیمات و تغیرات کا بھی تذکرہ مل جاتا ہے۔

## حصہ پنجم اقتباسات انجیل راجح الوقت

### موجودہ کتاب پیدائش

اور خدا نے اپنے ابراہیم سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناطے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اس ملک میں جا۔ جو میں تجھے دیکھا دونگا اور میں تجھے ایک بڑی قوم بنادونگا اور برکت دونگا اور تیرا نام سرفراز کروزگا سوتا باعث برکت ہو۔ اور جو تجھے مبارک کہیں۔ ان کو میں برکت دونگا اور جو تجھ پر لعنت کرے اس پر میں لعنت کروزگا اور زمین کے سب قبلیے تیرے و سیلے سے برکت پائیں گے۔

باب ۱۲ فقرہ ۷ تب خداوند نے ابراہیم کو دیکھائی دے کر کہا کہ یہ ملک میں تری نسل کو دونگا اور اس نے وہاں خداوند کے لیے جو اسے دیکھائی دیا تھا ایک قربان گاہ بنائی (کعبہ)

باب ۱۳ فقرہ ۱۳ خداوند نے ابراہیم سے کہا کہ اپنی آنکھ اٹھا اور جس جگہ تو ہے وہاں سے شمالی اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا۔ کیونکہ یہ تمام ملک جو تو دیکھ رہا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دونگا۔ اور اس تیری نسل کو خاک کی ذریوں کی مانند بنادونگا ایسا ہوا کہ اگر کوئی شخص خاک کے ذریوں کو گن سکے تو تیری نسل بھی گن لی جائے گی اٹھ اور اس ملک کے طول عرض میں سیر کر کیوں کہ میں تجھ کو دونگا اور ابراہیم نے اپنا ڈیرہ اٹھایا اور فخر کے بلوطوں میں جو جگون میں ہیں جا کر رہے لگا اور وہاں خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بنائی (کعبہ) (مزید وضاحت کی گو ضرورت تو نہ تھی مگر ملاحظہ ہو کیوں کہ بار بار ملک کا تعین کیا گیا ہے)

باب ۱۶ اور ابراہیم کی بیوی ساری کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس کی ایک مصری لوندی تھی۔ جس کا نام ہاجرہ تھا۔ اور ساری نے ابراہیم سے کہا کہ خداوند نے

مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے سو تو میری لوندی کے پاس جا۔ شاید اس سے میرا گھر آباد ہو جائے۔ اور ابرام نے ساری کی بات مانی اور ابرام کو ملک کنغان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے۔ جبکہ اس کی بیوی نے مصری لوندی اس کو دی کہ اس کی بیوی کو حقیر جانے لگی تب ساری نے ابرام سے کہا جو ظلم مجھ پر ہوا ہے وہ تیری گردن پر ہے میں نے اپنی لوندی تیری آغوش میں دی تھی۔ جب اس نے آپ کو حاملہ دیکھا تو میں اس کی نظرؤں میں حقیر ہو گئی۔ سو خداوند میرے اور تیرے درمیان انصاف کرے گا ابرام نے ساری سے کہا تیری لوندی تیرے ہاتھ میں ہے۔ جو تجھے بھلا دیکھائی دے اس کے ساتھ کرت تب ساری اس پر سختی کرنے لگی۔ اور وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی۔ اور وہ خداوند کے فرشتہ کو بیابان میں پانی کے چشمہ کے پاس ملی یہ وہی چشمہ ہے جو شور کی راہ پر ہے۔ اس نے کہا اے ساری کی لوندی ہاجرہ تو کہاں سے آئی ہے اور کہاں پر جاتی ہے اس نے کہا میں اپنی بی بی ساری کے پاس سے بھاگ آئی ہوں خداوند کریم کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس لوٹ جا۔ اور اپنے آپ کو اس کے قبضہ میں دے دے۔ اور خداوند کریم کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھا دوں گا۔ یہاں تک کہ کثرت کے سب سے اس کا شمار نہ ہو سکے گا۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے ہاں بیٹھا ہو گا اس کا نام اسماعیل رکھنا اس لیے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا ہے وہ گورخر کی طرح آزاد ہو گا اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہونگے۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسارتے ہے گا اور ہاجرہ نے خداوند کا جس نے اس سے باتیں کیں۔ اتا ایل روئی انام رکھا یعنی اے خدا تو بصیر ہے کیونکہ اس نے کہا کہ میں نے یہاں بھی اپنے دیکھنے والوں کو جاتے ہوئے دیکھا اسی سب سے اس کو میں کو نام پیر یعنی روئی پڑ گیا وہ قائم اور بروکے

در میان ہے اور ابرام سے ہاجرہ کے ایک بیٹا ہوا اور ابرام نے اپنے اس بیٹے کا نام ہاجرہ سے پیدا ہوا اسمعیل رکھا اور جب ابرام سے ہاجرہ سے اسمعیل پیدا ہوا تب ابرام ۸۶ برس کا تھا۔

باب ۷۱ فقرہ ۱۵ اب ابرام ننانوے برس کا ہواتب خداوند ابرام کو نظر آیا اور اس سے کہا میں خدائے قادر ہوں۔ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔ اور میں اپنے تیرے در میان عمد باندھوں گا۔ اور تجھے بہت زیادہ بڑھاؤں گا۔ تب ابرام سرگوں ہو گیا۔ اور خدا نے اس سے ہم کلام ہو کر فرمایا کہ دیکھ میرا عمد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہو گا اور تیرا نام ابرام نہیں کھلانے گا بلکہ تیرا نام ابرہام ہو گا۔ کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھرا�ا ہے۔ اور میں تجھے بہت برومند کروں گا اور قومیں تیری نسل سے ہوں گی۔ اور بادشاہ تیری اولاد سے بربا ہونگے اور میں اپنے اور تیرے در میان اور تیرے بعد نسل کے در میان ان کی سب پشتیوں کے لیے اپنا عمد جو ابدی عمد ہو گا باندھوں گا کیوں کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہوں اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے ایسا کروں گا کہ وہ دائی ملکیت ہو جائے اور میں ان کا خدا ہوں گا تم میں سے ہر ایک فرزند کا ختنہ کیا جائے۔ اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ ساری جو تیری بیوی ہے سو اس کو ساری نہ پکارنا اس کا نام سارہ ہو گا اور میں اسے برکت دونگا۔ کہ قومیں اس کی نسل سے ہونگی اور عالم کے بادشاہ اس سے پیدا ہونگے اور اسماعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھو میں اسے برکت دونگا اور اسے بسرہ مند کروں گا اور اسے بڑھا دونگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور اسے بڑی قوم بنادونگا۔

باب ۱۸ فقرہ ۱۶ ابرام سے تو یقیناً "ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہو گی اور زمین کی سب قومیں اسکے دلیل سے برکت پائیں گی۔ و

باب ۲۱ فقرہ ۱۳ تا ۲۱۔ تب ابرام نے صحیح انٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشکلی۔ اور اسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اسے اسکے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اس کے حوالے کر کے رخصت کر دیا۔ سو وہ چلی گئیں۔ اور بیر سبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا۔ تو اس نے لڑکے کو جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اس کے مقابلے پتھر کے ٹیلے پر دور جا بیٹھی (صفاو مردہ) اور کہنے لگی میں اس لڑکے کا مرتنا نہ دیکھوں سو وہ اس کے مقابل میں بیٹھ گئی اور چلا چلا کر رونے لگی اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس کو کہا ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا مت ڈر۔ کیونکہ خدا نے اس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے۔ اسکی آواز سن لی ہے انٹھ لڑکے کو اٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اسے ایک بڑی قوم بنانا دوں گا پھر خدا نے اسکی آنکھیں کھولیں اور اس نے ایک پانی کا کنوں دیکھا (آب زم زم) اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑا ہوا اور بیابان میں رہنے لگا۔ اور تیر انداز بننا اور فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ اور اسکی ماں نے ملک مصر سے اس کے لیے بیوی لی۔

باب ۲۳ فقرہ ۳۔ سارہ نے وفات پائی اور ابرام سارہ کے لیے ماتم اور نوحہ کرنے کو وہاں (جبون کنعان) گیا پھر ابرہام میت کے پاس سے انٹھ کر نیسی جت سے باتیں کرنے لگا اور کہا۔ (دفن کفن کے انتظامات)

باب ۳۹ فقرہ ۱۰۔ ۱۔ یہودہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی۔

۲۔ اور نہ اسکی نسل سے حکومت کا عرصہ موقوف ہو گا۔

۳۔ جب تک شیوه نہ آئے گا۔

۴۔ اور قومیں اسکی مطیع ہونگی۔

قاموس Mr Hox's Qamus میں شیوه کے معنی اڑدھا کو چیرنے والا یعنی حیدر

لکھے ہیں۔

### کتاب استشنا۔

اور مرد خدا موسی نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے کہ اس نے کما خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا اس کے دامنے ہاتھ پر اس کے لیے آتشی شریعت تھی۔ (کفار پر سخت) وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا تھا۔ (اپنوں پر رحم کرنے والا)

### کتاب زبور دواود کامز مرور

باب ۲۳ زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے۔ جہان اور اس کے باشندے بھی کیوں کہ اس نے سمندروں پر اس کی بنیاد رکھی اور سیلابوں پر اسے قائم کیا۔ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا۔ اور اس مقدس مقام پر کون کھڑا ہوگا وہی جس کے ہاتھ صاف ہیں۔ اور جس کا دل پاک ہے (معصوم) جس نے بطالت پر دل نہیں لگایا اور مکر سے قسم نہیں کھائی وہ خداوند کریم کی طرف سے برکت پائے گا۔ یہاں اپنے نجات دینے والے خدا کی طرف صداقت ہی اس کے طالبوں کی پشت ہے یہی تیرے دیدار کے خواہاں ہیں یعنی یعقوب (سلاہ) کیا پھاٹکو اپنے سر بلند کرو اے ابدی دروازو اونچے ہو جاؤ۔ اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا یہ جلال کا بادشاہ کون ہے۔ خداوند جو قوی اور قادر ہے خداوند جو جنگ میں زور آور ہے اے پھاٹکو اپنے سر بلند کرو اے ابدی دروازو ان کو بلند کرو اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا یہ جلال کا بادشاہ کون ہے اور لشکروں کا خداوند وہ ہی جلال کا بادشاہ ہے۔

باب ۲۵ فقرہ ۱۳ تا ۱۲۔ کون ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ خداوند کریم اسکو اسی راہ کی تعلیم دے گا جو اسے پسند ہے اس کی جان راحت میں رہے گی۔ اور اس کی نسل زمین کی وارث ہوگی۔ خداوند کریم کے راز کو وہی جانتے ہیں۔ جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنا عہد ان کو بتائے گا۔

باب ۲۶ فقری ۲۔ حضرت داؤد بھی دعا کرتے ہیں کہ اے خداوند میں تیرے منجھ کا طواف کرو نگا (طواف کعبہ)

باب ۲۹ فقرہ ۱۰ تا ۱۱۔ خداوند طوفان کے وقت تخت نشین تھا۔ بلکہ خداوند کریم ہمیشہ کے لیے تخت نشین ہے خداوند اپنی امت کو زور بخشدے گا۔ خداوند اپنی امت کو سلامتی کی برکت دے گا۔

باب ۳۷ فقرہ ۲۸ تا ۳۲۔ کیونکہ خداوند انصاف کو پسند کرتا ہے اور اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا وہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں پر شریروں کی نسل کاٹ ڈالی جائیگی۔ (سورہ کوثر) صادق زمین کے وارث ہونگے اور اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے صادق کے منہ سے دانائی نکلتی ہے اور اسکی زبان سے انصاف کی بات اس کے خدا کی شریعت اس کے دل میں ہے۔ وہ اپنی روشنی میں پھسلے گا نہیں شریر صادق کی تاک میں رہتا ہے۔ اور اسے قتل کرنا چاہتا ہے خداوند اسے اسکے ہاتھ میں نہیں چھوڑے گا۔ اور جب اسکی عدالت ہو تو اسے مجرم نہ ٹھرا یا جائیگا خداوند کی آس رکھ اور اسی کی راہ پر چلتا رہ اور وہ تجھے سرفراز کر کے زمین کا وارث بنائے گا۔ جب شریر کاٹ ڈالے جائیں گے۔ تو تو دیکھے گا میں نے شریر کو بڑے اقتدار میں اور اب پھیلتے دیکھا جیسے کوئی بڑا درخت یعنی اصلی زمین میں پھیلتا ہے لیکن جب کوئی اور ادھر سے گزرنا اور دیکھا تو وہ تھا ہی نہیں۔

باب ۳۵ فقرہ ۲ تا ۵۔ تو نبی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے اس لیے خدا نے تمہیں ہمیشہ کے لیے مبارک کیا اے

زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے اپنی کمر سے جماں کل کر اور سچائی اور حلیم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے مہیب کام دیکھائے گا تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں امیس تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں۔  
باب ۹۶ فقرہ ۳۔ وہ آرہا ہے وہ زمین کی عدالت کرنے کو آرہا ہے وہ صداقت سے جہاں کی اور اپنی سچائی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔

باب ۷۹ فقرہ ۹۔ امتوں کے سردار اکھٹے ہوتے ہیں تاکہ ابراہیم کے خدا کی امت بن جائیں (سارے انبیا دین ابراہیم پر) حضرت داؤد فرماتے ہیں۔

باب ۶۳ فقرہ ۳ تا ۴۔ میرے ہونٹ تیری تعریف کریں گے اسی طرح میں عمر بھر تجھے مبارک کموں گا اور تیرا نام لے کر اپنے ہاتھ اٹھایا کروں گا (اللہ اکبر) اس لیے کہ تو میرا مددگار ہے اور میں تیرے پروں کے سایہ میں خوشی مناؤں گا میری جان کو تیری ہی دھن ہے تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالتا ہے۔

باب ۲۷ میں حضرت سیلمان فرماتے ہیں اے خدا بادشاہ کو اپنے احکام اور شاہزادہ کو اپنی صداقت عطا فرمادہ صداقت سے تیرے لوگوں کی اور انصاف سے تیرے غریبوں کی عدالت کرے گا ان لوگوں کے لیے پہاڑوں سے سلامتی کے پہاڑوں سے صداقت کے پھل پیدا ہونگے۔ وہ ان لوگوں کے غریبوں کی عدالت کرے گا وہ محتاجوں کی اولاد کو بچائے گا۔ اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ جب تک سورج اور چاند قائم ہیں لوگ نسل در نسل تجھ سے ڈرتے رہیں گے وہ کئی ہوئی گھاس پر پیچ مانند اور زمین کو سیراب کرنے والی بارش کر طرح نازل ہو گا اس کے ایام میں صادق برومند ہونگے اور جب تک چاند قائم ہے۔ خوب امن رہے گا اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتتا تک بیان کے رہنے والے اسکے آگے جھکیں گے اور اس کے دشمن خاک چاٹیں گے ترسیں گے۔ اور جزیروں کے

بادشاہ نظریں گزارتے رہیں گے سبا اور سیسا کے بادشاہ ہدئے لائیں گے بلکہ سب بادشاہ اس کے سامنے سرگوں ہونگے۔ کل قومیں اس کی مطیع ہونگی کیوں کہ وہ محتاج کو جب وہ فریاد کرے اور غریب کو جس کا کوئی مددگار نہیں چھڑائے گا وہ غریب اور محتاج پر ترس کھائے گا اور محتاجوں کی جان کو بچائے گا اور فدیہ دے کر ان کی جان کو ظلم اور جبر سے چھڑائے گا اور ان کا خون اس کی نظر میں پیش قیمت ہو گا وہ جیتے رہیں گے۔ اور سبا کا سونا اس کو دیا جائے گا۔ لوگ برابر اسکے حق میں دعا کریں گے۔ وہ دن بھرا سے دعا دیں گے زمین میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر انماج کی افراط ہو گی ان کا پھل بتان کے درختوں کی طرح جھوٹے گا اور شردا لے زمین کی گھاس کی مانند ہرے بھرے ہونگے اس کا نام ہمیشہ رہے گا جب تک سورج ہے اس کا نام رہے گا۔

باب ۹۶ فقرہ ۱۲ تا ۱۳۔ میدان اور جو کچھ اس میں ہے باغ باغ ہوں گے۔ تب جنگل کے سب درخت خوشی سے گانے گائیں گے۔ خداوند کے حضور کیونکہ وہ آرہا ہے۔ وہ زمین کی عدالت کرنے کو آرہا ہے وہ صداقت سے جہاں کی اور اپنی سچائی سے عدالت کرے گا۔

باب ۹۸ فقرہ ۲ تا ۲۔ خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ۔ کیونکہ اس نے عجیب کام کیے ہیں اس کے داہنے ہاتھ اور اس کے مقدس بازو نے اسکے لیے فتح حاصل کی ہے۔ خداوند نے اپنی نجات ظاہر کی ہے اس نے اپنی صداقت قوموں کے سامنے نمایاں کی ہے۔

باب ۱۰۲ فقرہ ۱۸ تا ۲۲۔ یہ آئندہ پشت کے لیے لکھا جائے گا۔ اور ایک قوم پیدا ہو گی۔ جو خداوند کی ستائش کرے گی کیونکہ اس نے اپنے مقدس کی بلندی پر سے نگاہ کی۔ خداوند نے آسمان سے زمین پر نظر کی تاکہ اسیر کا کراہنا سنے اور مرنے والوں کو چھڑالیں۔ تاکہ لوگ قبون میں خداوند کے نام کا اظہار اور یو شتم میں اسکی تعریف کریں جب خداوند کی عبادت کے لیے قومیں اور

## ملکتیں مل کر جمع ہوں۔ (ج)

باب ۱۰۵ فقرہ ۳۱ تا ۳۵۔ اس نے چٹان کو چیرا۔ اور پانی پھوٹ نکلا۔ (حضرت علیؑ کا دیر کے قریب پانی نکالنا) اور خشک زمین پر ندی کی طرح بننے لگا۔ کیوں کہ اس نے اپنے پاک قول کو اور اپنے بندہ ابرہام کو یاد کیا اور وہ اپنی قوم کو شادمانی کے ساتھ اور اپنے برگزیدوں کو گیت گاتے ہوئے نکال دیا اور اس نے ان کو قوموں کے ملک دیے اور انہوں نے امتوں کی محنت کے پھل پر قبضہ کیا تاکہ وہ اس کے آئین پر چلیں۔ اور اس کی شریعت کو مانیں۔ خداوند کی حمد کرو۔

باب ۱۳۹ فقرہ ۶ تا ۹۔ ان کے منہ میں خدا کی تمجید اور ہاتھ میں دودھاری تکوار ہو۔ (ذوالفقار) تاکہ قوموں سے انتقام لیں۔ اور امتوں کو سزادیں ان کے بادشاہوں کو زنجیروں سے جکڑیں اور ان کے سرداروں کو لو ہے کی بیڑیاں پہنائیں۔ تاکہ ان کو وہ سزادیں جو مرقوم ہے اس کے سب مقدسوں کو یہ شرف حاصل ہے۔ خداوند کی حمد کرو۔

## کتاب غزل الغزلات

باب ۲ فقرہ ۸ تیرے محبوب کو کسی دوسرے محبوب پر کیا فضیلت ہے۔ اے عورتوں میں سے سب سے جمیلہ تیرے محبوب کو کسی دوسرے محبوب پر کیا فوکیت ہے۔ جو تم ہم کو اس طرح قسم دیتی ہے میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔

باب ۲ فقرہ ۸۔ میرے محبوب کی آواز دیکھ وہ آرہا ہے پہاڑوں پر سے کوہ تا اور ٹیلوں پر سے پھاندتا ہوا چلا آتا ہے۔ (فتح مکہ کے بعد جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے دس ہزار صحابہ ساتھ تھے) ہر باب میں مسلسل یہ عبارت بار بار ہے۔ اے روشنیم کی بیٹوں میں تم کو قسم

دیتی ہوں کہ تم میرے پیارے کونہ جگاؤ نہ اٹھاؤ جب تک وہ اٹھنا نہ چاہے۔

### کتاب یسعیاہ

باب ۱۹ فقرہ اتا۔ اور اسی کے پتے سے ایک کونپل نکلے گی اور اس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہوگی۔ اور خداوند کے خوف روح اور اس کی شادمانی خداوند کے خوف میں ہوگی اور نہ وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف اور نہ اپنے کانوں سے سننے کے موافق فیصلہ کرے گا بلکہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا۔ اور عدل سے زمین کے خاکساروں کا فیصلہ کرے گا اور وہ اپنی زبان کے عصاء سے زمین کو مارے گا اور اپنے لبو کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالے گا اس کی کمر کا پٹکا راست بازی ہوگی اور اس کے پہلو پر وفاداری کا پٹکا ہو گا پس بھیڑیا براہ راست رہے گا اور چیتا بکری کے ساتھ بیٹھے گا۔ اور بچھڑا اور شیر بچہ اور پلا ہوا بیل مل جل کر رہیں گے اور ننھا بچہ ان کی پیش روی کرے گا۔ اور ریچھ مل جل کر چریں گے ان کے پچے اکھٹے بیٹھے گیں اور شیر ببر بیل کی طرح بھوسہ کھائے گا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو۔ افعی کے بل میں ہاتھ ڈالے گا۔ زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہو گی:-

جب علیؑ نے مهد میں دو کرکے اثر رکھدیا

ماں نے خوش ہو کر علیؑ کا نام حیدر رکھ دیا

باب ۲۰ فقرہ ۲۶ تا ۴۰۔ سردار و سرپر تیل ملوکیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا کہ جانگلہ بان بیٹھا وہ جو کچھ دیکھے گا۔ سوتائے اس نے سوار دیکھے جو دو دو آتے تھے۔ اور گدھوں اور اوٹو پر سوار تھے اس نے بڑی غور سے ناتب اس نے شیر کی سی آواز سے پکارا۔ اے خدا میں اپنی دیدگاہ پر تمام دن کھڑا رہا۔ اور میں ہر رات پھرے کی طرح پر رات کاٹی۔ اور دیکھے سپاہیوں کے خول اور ان

کے سوار دو دو کر کے آتے ہیں۔ پھر اس نے یوں کہا کہ بابل گر پڑا اور اسکے معبودوں کی سب تراشی ہوئی مورتیں بالکل ٹوٹی پڑی ہیں۔ اے میرے گاہے ہوئے میرے کھلیان کے غلم جو کچھ میں نے رب الانواج اسرائیل کے خدا سے ناتم سے کہا۔

باب ۲۲ فقرہ ۱۰۔ تم راب کے جنگل میں رات کاٹو گے وہ تلوار وہ سامنے سے لٹکی تلور سے کچھی تیری کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگے۔

باب ۳۲ میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں (محمد عبدہ ورسولہ) ذہن میں رہے دیکھو میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے میں نے اپنی روح اس پرڈالی وہ قوموں میں عدالت جاری کرے کا اور وہ نہ چلائے گا۔ اور نہ شور کرے گا۔ اور نہ بازاروں میں اسکی آواز سنائی دی گئی وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کونہ توڑے گا اور ٹھٹھاتی بھی کونہ بجھائے گا۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ مانندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے جزیرے اسکی شریعت کا انتظار کریں گے جس نے آسمان کو پیدا کیا اور تان دیا جس نے زمین کو اور ان کو جو اس میں سے نکلتے ہیں پھیلایا۔ جو اس کے باشندوں سانس اور اس کے چلنے والوں کو روح عنایت کرتا ہے یعنی خداوند خدا یوں فرماتا ہے میں نے تجھے صداقت سے بلایا میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عمد اور قوموں کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو انہوں کی آنکھیں کھولے اور اسیروں کو قید خانہ سے چھڑائے۔ یہ وادہ میں ہوں یہی میرانام ہے میں اپنا جلال کسی دوسرے کے لیے اور اپنی حمد کھودی ہوئی عورتوں کے لیے روانہ رکھوں گا دیکھو پرانی باتیں پوری ہو گئیں اور میں نئی باتیں بتاتا ہوں اس سے بیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں اے سمندر پر گزرنے والو اور اس میں بننے والو اے جزیرہ اور ان کے باشندو خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ زمین پر سرتاسر اسی کی ستائش کرو بیابان اور اسکی

بستیاں قیدار (حضرت اسماعیل کی اولاد کے مورث اعلیٰ) آباد گاؤں اپنی آواز بلند کریں۔ مسلح کے بننے والے گیت گائیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے لکاریں وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں اور جزیروں میں اس کی شاخوانی کریں خداوند بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت دیکھائے گا۔ وہ مغربہ مارے گا ہاں وہ لکارے گا وہ ہر شخص پر غالب آئے گا۔ میں بہت مدت سے چپ رہا میں خاموش ہورہا اور ضبط کرتا رہا۔ پر اب میں درد زہ والی کی طرح چلاوں گا میں ہانپوں گا۔ اور زور زور سے سانس لوں گا میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کر ڈالوں گا اور ان کے سبزہ زاروں کو خشک کروں گا اور ان کی ندیوں کو جزیزہ بناؤں گا اور تالابوں کو سکھا دونگا اور انہوں کو اس راہ سے جسے وہ نہیں جانتے لے جاؤں گا میں ان کو ان راستوں پر جن سے وہ آگاہ نہیں لے چلوں گا۔ میں ان کے آگے تاریکی کو روشنی اور اوپنجی جگہ کو ہموار کر دوں گا میں ان سے یہ سلوک کروں گا اور ان کو ترک نہ کروں گا جو کھودی ہوئی مورتوں پر بھروسہ کرتے اور ڈھالے ہوئے بتوں سے کہتے ہیں تم ہمارے معبدوں ہو وہ پیچھے ہٹیں گے اور بہت شرمندہ ہونگے۔ اے بھروسنو! اے انہوں نظر کرو تاکہ تم دیکھو میرے خادم کے سوا انہا کون ہے اور کون ایسا بھرہ ہے جیسا میرا رسول جسے میں بھیجتا ہوں میرے دوست کی اور خدا کے خادم کی مانند نا بینا کون ہے۔ وہ تو بہت سی چیزوں پر نظر کرنا پر دیکھتا نہیں کان تو کھلے ہیں پر سنتا نہیں خداوند کو پسند آیا کہ اپنی صداقت کی خاطر شریعت کو بزرگی دے اور اسے قابل تعظیم بنائے لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو لٹ گئے اور غارت ہوئے وہ سب سے سب زندانوں میں گرفتار اور قید خانوں میں پوشیدہ ہیں وہ شکار ہوئے اور کوئی نہیں چھڑاتا وہ لٹ گئے اور کوئی نہیں کہتا کہ تم میں کون ہے جو اس پر کان لگائے جو آئندہ کی بات توجہ سے سنے۔

باب ۵۱ فقرہ ۱۲ تا ۱۶۔ تم کو تسلی دینے والا میں ہوں جو فانی انسان آدم زاد جو

گھاس کی مانند ہو جائے گا۔ ڈرتا ہے اور خداوند اپنے خالق کو بھول گیا ہے جس نے آسمان کو تانا اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر وقت ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ ہلاک کرنے والا تیار ہے ڈرتا ہے ہر ظالم کا جوش و خروش کماں ہے جلاوطن اسیر جلدی سے آزاد کیا جائے گا۔ وہ غار میں نہ رہے گا نہ اسکی روئی کم ہوگی کیونکہ میں ہی خداوند تیرا خدا ہوں جو موجز نہ سمندر کو تھماریتا ہے۔ میرا نام رب الافواج ہے میں نے اپنا کلام تیرے منہ میں ڈالا۔ تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چھپا رکھا۔ تاکہ افلاک کو برباد کر دوں اور زمین کی بنیاد ڈالوں، (ارشاد نبوی اول مخلقت نوری یعنی سب سے پہلے میرا نور خلق کیا گیا ارشادات خداوندی اور سرکار دو عالم اور ان کی اولاد کی تاریخ مطالعہ کریں تو مندرجہ بالا جملے سمجھ میں آسکیں گے)

باب ۳ فقرہ ॥ تا ۱۵۔ اے خداوند کے ظروف اٹھانے والو روانہ ہو وہاں سے چلے جاؤ۔ ناپاک چیزوں کو ہاتھ نہ لگاؤ اس کے درمیان سے نکل جاؤ اور پاک ہو کہ تم نہ تو جلد نکل جاؤ گے نہ بھاگنے والوں کی طرح چلو گے۔ دیکھو میرا خادم اقبال مند ہو گا وہ اعلیٰ اور نہایت بلند ہو گا جس طرح بہترے تجھ کو دیکھے دنگ ہو گئے۔ اسی طرح وہ بہت سی قوموں کو پاک کرے گا اور بادشاہ اس کے سامنے خاموش ہونگے۔ کیونکہ جو کچھ ان سے نہ کھا گیا تھا وہ دیکھیں گے اور جو لفافہ تھا وہ سمجھیں گے۔

باب ۵۹ فقرہ ۱۲ ॥ تا ۱۱۔ دروغ گوئی کی عدالت مٹائے گی اور انصاف دور کھڑا ہو رہا۔ صداقت بازار میں گری پڑی۔ اور راستی داخل نہیں ہو سکتی۔ ہاں راستی گم ہو گی اور جو بدی سے بھاگتا ہے شکار ہو جاتا ہے خداوند نے دیکھا اور اس کی نظر میں برا معلوم ہوا کہ عدالت جاتی رہی اور اس نے دیکھا کہ کوئی نہیں۔ اور تعجب کیا۔ کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں اس لیے اس کے بازو نے اس کے لیے نجات حاصل کی اور اسکی راست بازی نے اسے سنبھالا۔

ہاں اس نے راست بازی کا بکتر پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکھا۔ اور اس نے لباس کی جگہ انتقام کی پوشائک پہنی اور غیرت کے جبہ سے ملبوس ہوا اور ان کو ان کے اعمال کے مطابق جزا دے گا اور اپنے مخالفوں پر قدر کرے گا اور اپنے دشمنوں کو سزا دے گا اور جزیروں کو بدلہ دے گا۔ تب مغرب کے باشندے خداوند کے نام سے ڈریں گے اور مشرق کے باشندے اس کے جلال سے کیونکہ وہ دریا کے سیلا ب کی طرح آئے گا۔ جو خداوند کے دم سے روای ہو گا۔

باب ۲۰ فقرہ ۱ تا ۱۵۔ اٹھ منور ہو کیونکہ تیر انور آگیا۔ اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہو کیونکہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی اور تیرگی امتیوں پر لیکن خداوند تجھ سے طالع ہو گا اور اس کا جلال تجھ پر نمایاں ہو گا اور قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی۔ اور سلاطین تیرے طلوع کی بجلی میں چلیں گے اپنے آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف دیکھو وہ سب کے سب اکھٹے ہوتے ہیں اور تیرے پاس آتے ہیں تیرے بیٹھے ڈور سے آئیں گے اور تیری بیٹوں کو گود میں اٹھا کر لا آئیں گے تو دیکھے گی اور منور ہو گی ہاں تیرا دل اچھلے گا۔ اور کشادہ ہو گا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہو گی اونٹوں کی قطاریں اور ہدیان اور عیفان کی سنڈنیاں آکر تیرے گرد بے شمار ہوں گی وہ سب سبا سے آئیں گے۔ اور سونا اور لعبان لا آئیں گے اور خداوند کی حمد کا اعلان کریں گے قیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہو گئی بنالوت کے منیڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ میرے مذیا پر مقبول ہونگے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشوں گا یہ کون ہیں۔ جو بادل کی طرح اڑے چلے آتے ہیں۔

اور جیسے کبوتر اپنی کاک کی طرف یقیناً "جزیرے میری راہ دیکھیں گے اور ترسیں گے جہاں پہلے آئیں گے کہ تیرے بیٹوں کو ان کی چاندی اور

سونے سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کے لیے لاَئیں۔ کیونکہ اس نے تجھے بزرگی بخشی ہے اور بیگانوں کے بیٹے تیری دیواریں بنائیں گے اور ان کے بادشاہ تیری خدمت گزاری کریں گے اگرچہ میں نے قدر سے تجھے مارا۔ پر اپنی مہربانی سے تجھ پر رحم کروں گا اور تیرے پھائک ہمیشہ کھلے رہیں گے وہ دن رات کبھی نبد نہ ہوں گے تاکہ قوموں کی دولت ان کے بادشاہ تیرے پاس لاَئیں کیونکہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمت گزاری نہ کرے گی برباد ہو جائیگی ہاں وہ قومیں بالکل ہلاک کی جائیں گی۔ لبنان کا جلال تیرے پاس آئے گا سردار صنوبر اور دیوار سب آئیں گے تاکہ میرے مقدس کو آراستہ کریں اور میں اپنے پاؤں کی کرسی کو رونق بخشوں گا اور تیرے غارت گروں کے بیٹے تیرے سامنے جھکتے ہوئے آئیں گے اور تیری تحقیر کرنے والے سب تیرے قدموں پر گزاریں گے۔ اور تیرا نام خداوند کا مشیر اسرائیل کے قدوس کا صیون رکھیں گے اس لیے کہ تو ترک کی گئی۔ تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گزر بھی نہ کیا اور تجھے ابدی فضیلت اور پشت درپشت کی شادمانی کا باعث بناؤں گا۔

باب ۶۲ دیکھ خداوند نے امتحانی زمین تک اعلان کر دیا ہے۔ دختر صیون سے کہو۔ دیکھ تیرا نجات دینے والا آتا ہے دیکھ اس کا اجر اس کے ساتھ اور اس کا نام سامنے ہے اور وہ مقدس لوگ خداوند کے خریدے ہوئے کھلانیں گے اور تو مطلوبہ یعنی غیر متذکر شر کھلانی گی۔ (اللہ کی عوض کی خاطر جان بیچنے والوں کی تعریف)

پرمیاہ  
خداوند رب الافواج کے لیے شمالی سرزمین میں دریا فرات کے کنارے ایک  
ذیجہ ہے۔

پرمیاہ نبی کا نوحہ  
(بعض کتب میں نوحہ کی بجائے مرثیہ لکھا ہے)  
مرثیہ نمبر ۳

شیر خوار کی زبان پیاس کے سب  
اس کے تالو سے جاگنگی ہے  
چھوٹے بچے روٹی مانگتے ہیں  
پر کوئی نہیں جوان کو توڑ کر دے

جبوق۔

باب ۳ فقرہ ۳ تا ۱۰۔ اور قدوس کوہ فاران سے آیا۔ جلال آسمان پر چھا گیا۔  
اور زمین اس کی حمد سے معمور ہو گی۔ اس کی جگہ گاہث نور کی مانند تھی۔ اس  
کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی تھیں۔

Chap III Verse 4. He rises like the dawn with twin  
rays. starting forth at his side. The spies are the  
hiding place of his Majesty and the everlasting rays  
are for his swift flight. Verse II. The sun forgets  
to turn in his course and the moon stands  
still at her zenith

آفتاب و مہتاب اپنی برجوں میں ٹھہر گئے (انگریزی ترجمہ زیادہ واضح ہے کہ  
رجعتِ مش و معجزہ شق القمر) یہ خلقت نوری ہے۔ آفتاب اپنا نور طلوع

فراموش کرتا ہے اور مہتاب اپنے برج میں شر جاتا ہے باب ۳

رب الافواج فرماتا ہے جی میں تھوڑی دیر پھر ایک بار آسمانوں زمین دیر کو ہلا دونگا میں سب قوموں کو ہلا دونگا اور ان کی مرغوب چیزیں آئیں گی اور میں اس گھر کو جلال سے معمور کروں گا رب الافواج فرماتا ہے چاندی میری ہے سونا میرا ہے رب الافواج فرماتا ہے کہ اس پچھلے گھر کی رونق پہلے گھر کی رونق سے زیادہ ہو گی رب الافواج فرماتا ہے میں اس مکان میں سلامتی بخشوں گا۔  
رب الافواج فرماتا ہے۔

### ذکریاہ

باب ۳ فقرہ ۸۔ اے یسوع سردار کا، نہ سن تو اور تیرے رفق جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں وہ اس بات کا ایمان لا میں کہ اپنے بندہ (بندہ بجز بحضور سرکار دو عالم اور کسی کو نہیں کھا گیا) کو لانے والا ہوں کیونکہ اس پھر کو جو میں نے یسوع کے سامنے رکھا ہے دیکھ اس پر سات آنکھیں ہیں۔ (سبع مشانی سورہ الحمد) میں اس پر کندہ کروں گا رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس ملک کی بدکرداری کو ایک ہی دن میں دور کروں گا رب الافواج فرماتا ہے اس ہمسایہ کو تاک اور زنجیر کے نیچے بلائے گا۔ (مسلمانوں کی کتب کی مشہور و معروف پیشین گوئی سے مقابلہ کیجئے جس میں یہودیوں کی تباہی کا یہ انجام ہو جائیگا کہ کوئی یہودی درخت کے نیچے چھپ جائیگا تو وہ درخت آواز دے گا کہ دشمن یہاں چھپا ہوا ہے)

باب ۸ فقرہ ۷، ۸۔ رب الافواج فرماتا ہے دیکھ اپنے لوگوں کو مشرقی اور مغربی ممالک سے چھڑالوں گا اور میں انکو واپس لاوں گا۔ اور وہ یہودی میں سکونت کریں گے اور میں راستی اور صداقت سے ان کا خدا ہونگا۔ خداوند اساری دنیا کا بادشاہ ہو گا۔ ایک روز ایک ہی خداوند ہو گا اس کا نام خدا ہے واحد ہو گا۔

الْجَنَانِ فَلَا تُنْهَى  
 بِرَأْيِكَ ثواب ایشال ثواب  
 دُبُرِ حَسْوَهُمْ بَيْكَمْ نَدِيدَ وَجَيْهَ الْحَمْ زَيْدَی  
 مَيْهَجَرْ سَلِیدَ اعْزَازُ الْحَسْنِ زَيْدَی مَوْحُومْ  
 اور بیچھے

## حصہ ششم

### عبد نامہ جدید

متی کی انجلیل

باب ۳ فقرہ ۸ تا۔ اپنے دلوں سے یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باب ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پھرول سے ابرہام کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ اور اب درختوں کی جڑ پر کلمائڑا رکھا ہوا ہے پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے میں تو تم کو توبہ کے لیے پانی سے بیتسمہ ویتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے اور میں اسکی جوتیاں اٹھانے کے قابل نہیں۔

باب ۳ فقرہ ۷ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔

باب ۵ فقرہ ۱۰۹۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کرتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلا میں گے مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سب ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے (یہاں حضرت عیسیٰ نے خدا کے بیٹے کے معنی بتا دیے)

باب ۶ فقرہ ۳۔ بلکہ جب تو خیرات کرے تو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بائیاں ہاتھ نہ جانے اس صورت میں تیرا باب پوشیدگی میں ذکر کیا ہے تجھے بدله دے گا۔

باب ۷ فقرہ ۱۵۔ جھوٹے نبیوں سے خبردار ہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔

باب ۲۱ فقرہ ۳۳ تا۔ ۳۵۔ ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا جس نے ٹاکستان لگایا اور اسکی چاروں طرف گھیرا ڈالا اور اس میں حوض کھودا۔ اور برج بنایا اور اپنے باغوں کو ٹھیکے پر دے کر پر دلیں چلا گیا۔ اور جب پھل توڑنے کا موسم آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبان کے پاس اپنا پھل لینے

کے لئے بھیجا اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو نیپٹا اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگار کیا پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ آخر اسے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے آؤ اس کو قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کریں اور اسے پکڑ کر تاکستان سے باہر نکلا اور قتل کر دیا پس جب تک تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا انہوں نے اس سے کہا ان بد کاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا۔ اور تاکستان کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں یہاں نے ان سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے ”کیا۔ وہ ہی کونے کا سرے کا پتھر ہوگا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کو اس کے پھل لائے دے دی جائیگی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالے گا۔

باب ۲۳ فقرہ ۵ تا ۱۱۔ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کمیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

باب ۲۳ فقرہ ۲۳، ۲۹، ۳۰، ۳۱۔ جھوٹے مسیح جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہو نگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے۔ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں گے جیسے بھلی پورب سے کونڈ کر پچھم تک دکھائی دیتا ہے۔ ایسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پٹیں گی۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گی سورج تاریک ہو جائے گا۔ چاند اپنی روشنی نہ دے گا ستارے

آسمان سے گریں گے۔  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

شہادت حسینؑ و راصل شہادت رسالت مابؓ ہے  
حسین امامین علیہ السلام اس شہادت میں نائب منجانب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چونکہ شہادت دو قسم کی ہوتی ہے سری اور علانیہ لہذا ہر دو شزادوں پر تقسیم ہو گئی۔ شزادہ سبز قبا کو سری شہادت کا حصہ ملا اور شزادہ سرخ قبا شہادت علانیہ سے مخصوص ہوئے شہادت علانیہ کی بنیاد اعلان شہرت پر ہے پہلے اس کا اعلان جبرائیل السلام کی زبان سے نازل کیا گیا۔ دو مم مقام شہادت و زمان شہادت سے ہوئی جنگ صفين کے موقع پر امیر المؤمنین حضرت علیؑ کی زبان سے اعلان کرایا گیا پھر بعد شہادت آسمان سے خون کا برسنا مٹی کا سرخ ہونا ہاتھ غیبی کی آوازیں جنات کی آہ و بکالاشوں پر لٹپروں اور درندوں کے بھرے قاتلوں کو ہولناک سزا میں اور خارق عادات لب شہرت شہادت کے ریکاب بنائے گئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؓ مزید فرماتے ہیں کہ یہ اسباب شہرت اس لیے قدرت نے پیدا کیے کہ حاضر اور غائب مطلع ہو جائیں۔ اس واقعہ کے وقوع پر آہ و بکادائی حزن ماتم ان ہولناک واقعات کا ذکر قیامت تک جاری و ساری رکھنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم بالا عالم دنیا، جن و انس، صامت و ناطق سب اس واقعہ کی شہرت سے مطلع ہو جائیں۔  
(شرح سرالشہادتیں)

باب ۲۲، ۳۱۰ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہونگے۔

باب ۲۳، فقرہ ۳۳، تا ۳۵۔ اے افعی کے بچو تم جنم کی سزا سے کیوں کر بچو گے مردوں کے جی اٹھنے کی بابت جو خدا نے تمہیں فرمایا تھا کہ تم نے وہ سبق پڑھا۔ اس لیے دیکھو میں غبیوں اور داناوں اور قصیوں کو تمہارے پاس

بھیجتا ہوں تم ان میں سے بعض کو قتل اور صلیب پر چڑھا دو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شر شرستاتے پھرو گے (سیدان کریلا شمدائے کریلا) تاکہ سب راست بازوں کا خون جو زمین پر بھایا گیا تم پر آئے۔

باب ۲۳ فقرہ ۷ تا ۸۔ لوگ بازاروں میں اسلام اور آدمیوں میں ربی کھلانا پسند کرتے ہیں مگر تم ربی نہ کھلاؤ۔ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے۔ اور تم سب بھائی ہو۔ اے اندھیرا بتانے والو۔ جو مجھر کو تو چھانتے ہو۔ اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔ (اس سوال کو یاد کریں جو کہا گیا تھا۔ کہ مجھر کا خون پاک ہے یا نجس)

باب ۷ فقرہ ۳۵ تا ۳۷۔ اور دوپھر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا، "ایلی ایلی لما شفقتني" یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

### مرقس کی انجیل

باب ۷ فقرہ ۶ تا ۹۔ مسیح نے کہا کہ یسعیاہ نے تم ریا کاروں کے حق میں کیا خوب نبوت کی جیسا کہ لکھا ہے کہ یہ لوگ ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں۔ یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔ تم خدا کے حکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو اور اس نے ان کو کہا تم اپنی روایت کو ماننے کے لئے خدا کے حکم کو بالکل روکر دیتے ہو۔ (توحید اثبات)

باب ۱۲، فقرہ نمبر ۲۹ تا ۳۱ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے۔ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا۔ سب سو ختنی

قریانیوں اور ذیحیوں سے بڑھ کر ہے۔ فقیہ نے اس سے کہا۔ اے استاد بہت خوب تو نے پچ کہا۔ کہ وہ ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی نہیں (توحید)

### لوقا کی انجلی

باب ا فقرہ نمبر ۲۰ تا ۲۰ خداوند کافرشستہ خوشبو کے مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا دیکھائی دیا۔ اس نے کہا۔ اے ذکرپا خوف نہ کر۔ کیونکہ تیری دعا سن لی گئی ہے اور تیرے لئے تیری بیوی ایشج کے بیٹا ہو گا۔ اس کا نام یوحا (مسیحی) رکھنا اور تجھے خوشی اور خرمی ہو گی اور بہت سے لوگ اس کی پیدائش سے خوش ہونگے۔ کیوں کہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہو گا اور ہرگز نہ مے اور نہ کوئی اور شراب پئے گا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا۔ اور بہت سے نبی اسرائیل کو خداوند کی طرف سے جوان کا خدا ہے۔ پھر لے گا اور وہ ایلیا کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا۔ (ایلیا کے معنی پر پہلے بحث ہو چکی ہے) کہ والدوں کے دل اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راست بازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف پھرائے اور خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرئے۔ ذکریا نے فرشتہ سے کہا۔ میں اس بات کو کسی طرح جانوں کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔ فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا۔ میں جبرایل ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے ان باتوں کی خوشخبری دوں اور دیکھ جس وقت تک یہ باتیں واقع نہ ہو جائیں۔ تو چپ رہے گا اور بول نہ سکے گا۔ قرآن شریف میں بھی یہی درج ہے

باب نمبر ا فقرہ ۳۹ تا ۳۳ مریم زکریا کے گھر میں داخل ہو۔ جو نبی ایشج نے مریم کا سلام نہ۔ تو ایسا ہوا۔ کہ بچہ اس کے پیٹ میں اچھل پڑا اور اس نے پکار کر کہا کہ تو عورتوں میں مبارک ہے اور تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ (ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیٰ بن زکریا ہم عمر تھے) مجھ پر یہ

فضل کماں سے ہوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی۔

باب نمبر ۲۸ فقرہ نمبر ۲۸ خداوند اسرائیل کے خدا کی حمد ہو۔ باب نمبر ۳ فقرہ نمبر ۲ جب سب لوگوں نے اس سے بتسمہ لیا۔ اور یسوع بھی بتسمہ پا کر دعا کر رہا ہے۔ تو ایسا ہوا کہ آسمان کھل گیا۔ (خدا بتسمہ نہیں لیتا۔ یہ صرف انسان کے لئے ہے۔ تاکہ اپنے اس وقت تک کہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے)۔

### یوحننا کی انجیل

باب نمبر ۹ فقرہ نمبر ۹ حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا نمبر ۲۱، ۶۲ کیا تو ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا۔ میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں اگر تو نہ مسیح ہے۔ نہ ایلیانہ وہ نبی تو پھر تو ہے کون۔ بتسمہ کیوں دیتا ہے۔ انہوں نے اس سے یہ بھی سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے۔ نہ ایلیانہ وہ نبی تو۔۔۔۔۔ پھر تو ہے کون۔ اس نے کہا میرے بعد آنے والا جس کی جوتی کا تمہے میں کھولنے کے لاٹق نہیں تمہارے درمیان کھڑا ہے۔ انہوں نے اس سے کہا اے ربی (یعنی اے استاد) تو کماں رہتا ہے۔ باب نمبر ۳ فقرہ نمبر ۳۲ تا ۳۳۔ جو اوپر سے آتا ہے۔ وہ سب سے اوپر جو زمین سے ہیں۔ وہ زمین سے ہیں اور زمین ہی کی کہتا ہے۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ وہ سب سے اوپر ہے اور جو کچھ اس نے دیکھا اور سن۔ اسی کو گواہی دیتا ہے اور کوئی اس کی گواہی قبول نہیں کرتا جس نے اس کی گواہی قبول کی۔ اس نے اس بات پر مهر کر دی۔ کہ خدا سچا ہے۔ کیونکہ جسے خدا نے بھیجا۔ وہ خدا کی بات کہتا ہے۔ باب نمبر ۱۳ فقرہ نمبر ۱۶ تا ۳۰ اور میں اس بات سے درخواست کروں گا وہ تمہیں دوسرا مدد گار بخشے گا کہ دیر تک تمہارے ساتھ رہے اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ باب نمبر ۱۵ فقرہ نمبر ۲۶ جب وہ

مد گار آئے گا۔ جس کو میں تمہارے پاس باب کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی روح حق جو باب سے صادر ہوئی ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ باب نمبر ۱۶ فقرہ نمبرے تا ۸ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مد گار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔

باب نمبر ۱۶ فقرہ ۳ تا ۱۳ جب وہ روح حق آئے گا۔ تو تم کو سچائی کی راہ دیکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے (یو حنا کی انجیل کا اقتباس پہلے بھی درج کیا گیا ہے) کچھ نہ کئے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ اور میرا جلال ظاہر کریں گا۔

### بہواہ کے عام خط

یہ خط انجیل مقدس کے آخری حصہ میں ملتا ہے۔ اس کے بعد صرف یو صنا عارف کا مکاشفہ درج ہے۔ اس خط کا آخری پیراگراف حسب ذیل ہے ”اب جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنے پر جلال قصور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔ اس خداۓ واحد کا جو ہمارا مسح ہے۔ جلال اور عظمت سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسح کے وسیلہ سے جیسا کہ ازل سے ہے۔ اب بھی ہے اور ابد تک رہے گا۔ ”آمین“ تو حید کے متعلق بہت سی عبارتیں پہلے بھی نقل کی گئی ہیں اور اس کو تسلیث کے تابوت میں آخری سمجھنا چاہئے۔ اس پر بحث آگے آئے گی۔)

### ”کلام مقدس“ کے اقتباسات

اب میرے سامنے کتاب موسومہ ”کلام مقدس“ کا عہد عتیق و جدید“ مغربی پاکستان کے اسقف صاحبان کی ہدایت و اجازت سے بہ طابق اصلی متن ترجمہ صحیح سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء ہے جس پر روحانی سرداران

متحینہ پاکستان فادر الگروپسٹر او ایف ایم کپ و کر جزل لاہور مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء اور فادر جوزف کورڈریو آرچ شب کراچی مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء نے بلا مزاحمت چھاپنے کی اجازت دی۔ یہ کتاب نہایت خوش خط اور سلیس اردو میں ہے اور ہر کتاب (تقریباً ۶۰) کا آغاز ایک تعارفی نوٹ سے کیا گیا ہے جس میں اس کے "مصنف" کا خاص طور سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ کتاب پند نصائح سے لبریز ہے اور پڑھنے کے قابل ہے۔ میں صرف چند متعلقہ عبارتوں کا تذکرہ نہایت مختصر انداز میں کروں گا۔ لیکن براہ راست نقل ہوگی۔ "اسفار خمر..... تکوین ..... کلام مقدس کی پہلی پانچ کتابیں تورہ یا توریت کے نام سے مشہور ہیں ... یہودی اور مسیحی روایت کے مطابق ان پانچوں کتابوں کا "مصنف خود موسیٰ ہے" اور خود خداوند مسیح اور رسولوں نے ان کی اصلیت تسلیم کی ہے....."

کتاب تکوین (پیدائش) باب ۱۸ فقرہ ۱۸ جو کچھ میں کرنے لگا ہوں کیا ابراہیم سے چھپاؤں درحقیقت وہ ایک بڑی اور طاقتور قوم ہو گا اور زمین کی سب قویں اس میں برکت پائیں گی۔

باب ۲۱ فقرہ ۱۳ تا ۳۰ ابراہیم نے دوسرے دن صبح کو اٹھ کر روٹی اور پانی کا مشکیرہ لیا اور ہاجرہ کے کاندھے پر رکھا اور لڑکا اس کے حوالے کیا اور اس کو رخصت کیا وہ اور وہ روانہ ہوئی اور سیر شائع کے جنگل میں بھٹکتی پھری جب پانی ختم ہو گیا تو اس نے لڑکے کو ایک درخت کے نیچے ڈالا اور چلی گئی اور اس کے سامنے دور ایک تیرپرتاب کے فاصلہ پر بیٹھی کیونکہ اس نے کہا میں لڑکے کو مرتا نہیں دیکھوں گی اور وہ سامنے بیٹھ کر بلند آواز میں روئی اور اور خدا نے لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور کہا کہ اے ہاجرہ تو کیا کر رہی ہے نہ ڈر کہ خدا نے لڑکے کی آواز جہاں سے کہ وہ پڑا ہے سنی ہے اٹھ لڑکے کو لے اور اس کا ہاتھ پکڑ کیونکہ میں اسکو ایک بڑی قوم بناؤں گا اور خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا

ایک کنوں دیکھا۔

باب ۱۶ میں اسمعیل کی بشارت (تو اس کا نام اسمعیل رکھے گی) باب ۷۱ میں حضرت ابراہیم کے سجدوں کا تذکرہ ہے اور ارشاد خداوندی ہے کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہوں گا اور کفار کی کل سرز میں ہمیشہ کے لئے تمہاری نسلوں کی ملکیت ہوگی اور میں ان کا خدا ہوں گا۔ اسی باب میں ختنہ کا بھی حکم ہے ۷۱۔ ۱۳ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہ شخص اپنی قوم سے کٹ جائے گا۔ ۱۲۰ اسمعیل کے حق میں بھی میں نے تیری سنی دیکھے میں اسے برکت دوں گا..... اور اس کے بارہ سردار پیدا ہوں گے۔

ارمیابی کا مرغیہ (بعض کتب میں نوحہ لکھا گیا ہے) نمبر ۴ حسب ذیل ہے

”شیرخوار کی زبان پاس کے سبب اس کے تالو سے جا لگے گی۔  
چھوٹے بچے روٹی مانگتے ہیں پر کوئی نہیں جوان کو توڑ کر دے۔“

کتاب مزامیر میں ۹-۱۰ ۷ ہے کہ اس کا لعنت مکرا اور دغا سے بھرا ہے زبان میں فساد اور شرارت ہے غیر آباد مقاموں پر معصوم قتل کرتا ہے ”اس سے زیادہ تو تعریف یزید کی کیا ہوگی۔

کتاب یسوع بن سیراج باب ۳۸ فقرہ ۱۶ = ”بیٹا مردے پر آنسو اور نوحہ کرنا شروع کر جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ کرتا ہے .... اس کے درجہ کے مطابق ایک دو دن اس پر ماتم کر۔ مکاشفہ ۸۲ میں ہے کہ ”زمین کے تمام قبائل اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں“ گے اور بھی کئی جگہ مذکور ہے۔  
کہ دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔

مکاشفہ کے ”برہ ندبوج“ کے متعلق واقعات پہلے بھی آچکے ہیں اور سارے مکاشفہ کی نقل بھی درج کی گئی ہے۔ اس کتاب میں وہ سب کچھ موجود ہیں مزید تکرار کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔

باب ۲ فقرہ ۹ میں یہ بھی درج ہے کہ جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں وہ ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہے۔



توحید یا مثیلت  
ویگر متفرقات  
(عبد نامہ تدبیم)

حصہ ہفتم باب اول

بظاہر یہ بات عجیب و غریب معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو لوگ اس شدت سے ”باب بیٹا اور روح القدس“ کے قائل ہیں۔ کہ یہ یعنی خدا ہیں۔ ان کی قدیم کتب بھی باوجود بارہا تبدیلیوں کے توحید کی تبلیغ کرتی ہیں بار بار یہ کہا گیا ہے۔ کہ مسیح کے ذریعہ سے خدا سے دعا کرو۔ وغیرہ۔ لیکن اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ بھی ہم اس مسئلہ کو آج بھی قدیم آسمانی کتب زبور، توریت، اور انجیل میں موجود پاتے ہیں۔ صرف چند مفصایں ملاحظہ ہوں عبد نامہ قدیم توریت و زبور استثناء باب ۳ ص ۳۵، ۳۳ ”یہ وہ شریعت ہے۔ جو موسیٰ نے اسرائیل کے آگے پیش کی،“ یہ ہیں وہ شہادتیں اور آئین و احکام جنیں موسیٰ نے نبی اسرائیل کے لیے مصر سے نکلنے کے بعد سنائیں۔“

باب ۵ ص ۶ تا ۹ تب اس خدا نے فرمایا کہ میں خداوند ہوں۔ میرے آگے اور کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ تو اپنے لیے تراشی ہوئی عورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ مت بنا تو انہیں سجدہ نہ کر۔ ان کی بندگی نہ کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا ہوں۔ جو باپ دادا کی بد کاری کا بدلہ ان کی اولاد سے تیسرا چوتھی پشت تک بھی اس سے جو میرا کینہ رکھتا ہو لیتا ہوں۔ باب ۶ ص ۵، ۳ من لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور زور سے خداوند اپنے خدا کی دوستی رکھو۔

فقرہ ۱۳ تا ۱۵ تو خداوند اپنے خدا سے ڈر۔ اور اس کی بندگی کیا کر اور اس کے نام کی قسم کھایا کر تم اور معبدوں کی یعنی ان قوتوں کے معبدوں کی جو

تمہارے آس پاس رہتی ہیں پیروی نہ کر کیوں کہ خداوند تیرا خدا جو تمہارے درمیان ہے۔ اب ایسا نہ ہو۔ خداوند تیرے خدا کے قرکی آگ تجھ پر بھڑکے اور تم کو روئے زمین سے فاکر دے۔

سلاطین باب ۸ صفحہ ۲۳ سلیمان نے کہا ہے۔ اے خداوند اسرائیل کے خدا تجھ سا کوئی خدا نہ اوپر آسمان میں ہے نہ نیچے زمین میں جو کہ اپنے بندوں کے لیے جو تیرے آگے اپنے سارے دل سے چلتے پھرتے ہیں۔ اپنے عہد کو اور اپنی رحمت کو نگاہ رکھتا ہے۔ عہد نامہ جدید انجلیل متی باب ۲۲ صفحہ ۳۵ تا ۳۷ ایک عالم شرع نے اس پوچھا اے استاد توریت میں کونا حکم بڑا ہے اس سے کہا۔ اے خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے فقہا نے اس سے کہا ہے۔ استاد کیا خوب تو نے چ کہا ہے کہ وہ ایک ہی ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں لوقا باب ۳، و باب ۷ یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔ متی باب ۱ صفحہ ۱۶ یوسف اس مریم کا شوہر تھا۔ جس سے یسوع پیدا ہوا۔ جو میسح کھلاتا ہے۔ ۳-۱۶ یسوع نے یوحنا سے پستمہ لیا۔ اس کے فقرہ ۶ سے ظاہر ہے کہ پستمہ انسان گناہوں سے برات کے لیے لیتے تھے۔ یہودہ کا خط باب ۲۵ فقرہ ۲۲، ۲۵ اس طرح ہے اب جو تجھ کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے۔ اور اپنے جلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کھڑا کر سکتا ہے۔ اس خدائے واحد کا جو ہمارا خدا ہے جلال و عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے دیلے سے۔

یوحنا کے مکافہ میں باربار کہا گیا ہے کہ خدا ہی کو سجدہ کر مثلاً آخری باب ۲۲ کے فقرہ ۸ میں ہے کہ جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں دیکھائیں۔ میں اسکے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ ”خبردار ایسا نہ کر خدا

ہی کو سجدہ کر" پھر فقرہ ۱۳ میں ہے۔ "میں جلد آنے والا ہوا۔ اور ہر ایک کام کے موافق اجر میرے پاس ہے۔ میں الفا۔ او میگا اول و آخر ابتداء و انتها ہوں"

## باب دوم

### بارہ خلفاء کے متعلق بشارت

انجیل مکاشفہ یو حنا کے باب ۱۲ فقرہ ۱ میں ہے۔ پھر آسمان پر ایک بدانشان دیکھائی دیا۔ یعنی ایک عورت نظر آئی۔ جو آفتاًب کو اوڑھے ہوئے تھی۔ اور چاند اسکے پاؤں کے نیچے تھا۔ اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر۔ اسی باب ۱۲ فقرہ ۱ حاشیہ پر غزل الغزلات کے باب ۶ فقرہ ۱۰ کا بھی حوالہ ہے۔ "تیرے محبوب کو کسی دوسرے محبوب پر کیا فضیلت ہے۔ اے عورتوں میں سب سے جمیلہ تیرے محبوب کو کسی دوسرے محبوب پر کیا فوقیت ہے جو ہم کو اس طرح قسم دیتا ہے میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ (فتح کہ میں دس ہزار اصحاب کے ساتھ تھے) پیدائش باب ۷ ان ۲۰۔ "اسا عیل کے حق میں میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دونگا۔ اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس کے بارہ سردار پیدا ہوں گے بعد میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔ اس امر کی کی صراحة بھی موجود ہے کہ ان میں سے دس کو بادشاہت نہیں ملی مکاشفہ ۷، ۱۲<sup>۱</sup>

### كتب اسلامی -

تمام مکاتیب اسلامی اپر متفق ہیں۔ کہ اسلام میں بھی بارہ خلفاء ہونا شرط لازمی ہے جب کہ سرکار کا ارشاد ہے صحیحین بالخصوص صحیح مسلم کتاب المهدی میں یہ الفاظ ہیں۔ "کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ اس میں بارہ خلیفہ گزر جائیں۔ جن پر تمام امت مجتمع ہوگی۔ "سیرۃ النبی جلد سوم

صفحہ ۲۰۳ اور ۲۰۴ میں علامہ شبیلی و علامہ سلیمان ندوی فرماتے ہیں کہ وہ ابو داؤد کے الفاظ کی بنا پر خلفائے راشدین اور بنی امیہ میں سے ان بارہ خلفاء کو گنواتے ہیں۔ جن کی خلافت پر تمام امت کا اجماع رہا۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ معاویہؓ یزید عبدالملکؓ ولید سلیمانؓ عمر بن عبد العزیزؓ یزید ثانیؓ اور ہشام شیعہ فرقہ تو اس حدیث کی تشریح میں اپنے بارہ اماموں کو پیش کر دے گا۔ ”ہر مسلمان کیا غیر مسلم بھی جانتے ہیں۔ اور مانتے ہیں کہ بارہ دینی خلفاء اسلام بارہ امام حضرت علیؓ تا حضرت امام مهدی آخر الزمان ہیں۔ صرف شیعوں کا تعین ان کے ماننے والوں میں کرنا کچھ درست نہیں مسلمانوں میں ہر شخص جو دینی، روحانی اور علمی رشتہوں کا پابند ہے۔ خود تو کیا اسکے تمام پیرو مرشد بھی ان کو مانتے ہیں اور ان سب کو مانے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ وہ حضرات تو یہی فرماتے رہتے ہیں ”بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت“ ”یا حقاء کہ بنائے لا الہ ہست حسین“ اس صورت میں ان پر اعتقاد رکھنے والا کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا۔ کہ سارے مسلمانوں کا ان آئمہ معصومین کے علاوہ کسی اور سلسلہ یا یزید جیسے کی خلافت پر اجماع ہے۔ اس سلسلہ میں اہم ترین بات یہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں صرف مسلمان ہی تو ہیں جن کے احکام و ایمان میں تسلسل پایا جاتا ہے اور اسی سلسلہ سے قائم رہتا ہے۔ ورنہ امام تو کیا ایک فقہ کے بعد مسلسل دوسرا فقہ آجائے کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ ملوکیت نے اپنے مقاصد کے مطابق احکام نافذ کرائے۔ اور فرقہ پر فرقہ بنتا چلا گیا۔ پہلے بھی عرض کیا گیا کہ ایک اہم بات یہ بھی ہے۔ کہ قرآن شریف میں سورہ بقرہ کی آیات ۲۰۳، ۲۰۴ اس طرح ہیں (ترجمہ بروئے مولانا مودودی شاہ رفع وغیرہ) سورہ بقرہ آیات ۲۰۳ تا ۲۰۷ ”انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہرا تا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن

حق ہوتا ہے۔ (و شمن حق جو حق کی مخالفت میں ہر ممکن ہر حربے سے کام لے کر کسی جھوٹ کسی بے ایمانی، کسی غداری اور کسی بد عمدی اور کسی ٹیڑھی سے ٹیڑھی چال کو بھی استعمال کرنے میں تامل نہیں کرتا) جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ تو زمین میں ساری دوڑھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے۔ اور کھیتوں کو غارت کرے نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ جسے وہ گواہ بنارہا ہے فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جمادیتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے تو بس جنم ہی کافی ہے۔ بہت براٹھکانہ ہے اور دوسرا طرف انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے۔ جو رضاء اللہ کی طلب میں جان کھپا دیتا ہے۔ اور ایسے بندوں پر اللہ بہت مریان ہے۔ ”پھر ایسے بادشاہوں کو خلفاء میں شامل کیا جاتا ہے۔ تو نتیجہ اور حشر ظاہر ہے۔ صرف ایک ذات جو مرتبہ آیتہ ۲۰۷ کی مصدقہ ہے۔ شامل ہو سکتی ہے جس نے شب ہجرت رسول کے بستر پر سو کر خود کو اس آیت کے مصدقہ ثابت کیا۔ جس پر کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ یہ ذات امیر المؤمنین حضرت علیؑ ہے۔

ہمارے جیسے مشترکہ خاندانوں میں سے اسکی تعلیم اس طرح دی جاتی ہے۔ کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے۔ کہ بادشاہ تو تم پر اچھے یا بے ہمیشہ مسلط ہوتے ہی رہیں گے۔ پس جو احکام ایسے جاری کریں۔ جو شریعت کے خلاف نہ ہوں ان کی تعمیل کی جائے۔ اور جو خلاف شریعت بات ہو۔ تو جان کی بازی لگادی جائے۔ قرآن شریف کا حکم سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۷ ”یوم ندعوا کل اناس یا مامهم“ ترجمہ۔ ”اس دن کو یاد کرو جب ہم تمام لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ بلا میں گے“ دیکھیں یزید کے ساتھ کون جاتا ہے۔ تفسیر درمنشور جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ کے بموجب ”ہر ایک قوم اپنے زمانے کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی نسبت کے ساتھ بلائی جائے گی“ خواہ اس کا

سبب آپ ہمارے مشترکہ خاندان سے تعلق کو قرار دیں لیکن ہمارے یہاں کس کی مجال اور جرات ہو سکتی ہے۔ جو خلفائے راشدین اور یزید وغیرہ کو ایک صفت میں کھڑا کرے۔ البتہ شیعہ حضرات خراحداد اور اجماع کو لاائق تنبیخ احکام قرآنی نہیں مانتے

یہ حقیقت ہے کہ اصطلاح اہل سنت والجماعت کا دامن بہت وسیع ہے لیکن اگر اس حصہ کو علیحدہ بھی نہ کیا جائے۔ تو بھی یہ لازم نہیں آسکتا۔ کہ ان کے خیالات کو ساری امت کا اجماع قرار دیا جائے۔ سیرت النبی جلد سوم صفحہ ۲۰۱ کے اس حصہ کی نقل درج ذیل ہے۔

## اقتباس از سیرت النبی خلفاء کی بشارت

”حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی مرتا تھا۔ تو دوسرا نبی اس کا قائم مقام ہوتا تھا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہونگے۔ بہت ہوںگے۔“

### بارہ خلفاء

”آپ کے بعد بارہ خلفاء ہونے کی بشارتیں حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف الفاظ میں آئی ہیں۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ اس وقت تک یہ اسلامی حکومت اچھی رہے گی۔ جب تک اس پر بارہ آدمی حکومت کریں گے۔ یہ حکومت اس وقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک اس پر بارہ خلیفہ حکمران نہ ہو لیں۔ بارہ خلیفوں تک اسلام معزز اور محفوظ رہے گا۔ میرے بعد قریش میں سے بارہ خلفاء ہوںگے۔ پھر جھوٹے لوگ ہوںگے۔ ابو داؤد اور کتاب

المهدی میں یہ الفاظ ہیں۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ اس میں بارہ خلیفہ گزر جائیں اور ان سب پر تمام امت مجتمع ہوگی۔ علماء اہل سنت میں سے قاضی عیاض اس حدیث کا یہ مطلب بتاتے ہیں۔ کہ تمام خلفاء میں سے بارہ شخص مراد ہیں جن سے اسلام کی خدمت بن آئی۔ اور مقنی تھے۔ حافظ ابن حجر ابو ہریرہ کے الفاظ کی بنا پر راشدین اور بنی امية میں سے ان بارہ خلفاء کو گнатے ہیں۔ جن کی خلافت پر تمام امت کا اجماع رہا۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ، یزیدؓ، عبد الملک، ولید، سلیمان، عمر بن عبد العزیز، یزید ثانی، ہشام، شیعہ فرقہ تو اس حدیث کی تشریح میں اپنے بارہ اماموں کو پیش کرے گا۔

اقتباس از موجودہ دیگر ان انجیل معہ حوالہ جات و مضافین مشترکہ  
اقتباس از خلاصہ انجیل مقدس

پیش لفظ میں یہ صراحة موجود ہے کہ ”اس تابچہ میں انجلیل جلیل کا خلاصہ کلام مقدس کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔“

یحییٰ بن ذکریا کے متعلق صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ وہ ایلیاء کی روح اور قوت میں اس کے آگے چلے گا۔ مریم سے بھی فرشتہ نے کہا کہ تو حاملہ ہوگی۔ اور تیرا بیٹا ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھنا وہ بزرگ ہوگا۔ اور خدائے تعالیٰ کا بیٹا کھلائے گا۔ جب مریم ذکریا کے گھر گئی تو اس کے پیٹ میں بچہ (یحییٰ) مارے خوشی کے اچھل پڑا صفحہ ۷ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کو یاد فرمائے۔ جو ابراہام اور اسکی نسل پر ابد تک رہے گی۔ صفحہ ۸ جب ایک شخص صحت یاب ہوگیا۔ تو یسوع نے اس سے کہا۔ کہ نذر گزاران صفحہ ۱۲، ۳۴ پر ہے بہترے میرے نام سے (جو ٹوٹے نبی) آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں تم ان کے پیچھے نہ چلے جانا صفحہ ۳۵ پر ہے۔ جس کا میرے باپ نے

وعدہ کیا ہوا ہے۔ میں اس کو تم پر نازل کروں گا۔ صفحہ ۵۵ یقین نہ آتا تھا کہ یہ ساول المعروف پولیس شاگرد ہے۔ مگر برنباس نے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے جا کر ان سے بیان کیا۔ صفحہ ۵۸ الطاکیہ میں اس کلیسا کے متعلق جو وہاں تھی۔ کئی نبی معلم تھے۔ یعنی برنباس اور جب وہ خدا کی عبادت کر رہے تھے اور روزے رکھ رہے تھے۔ تو روح القدس نے کہا۔ کہ میرے لیے برنباس اور ساول کو اس کام کے لیے مخصوص کر دو۔ (برنباس سے اب انکار ہوتا ہے)

صفحہ ۶۲ خدا نے ایک دن ٹھرایا ہے جس میں دنیا کی عدالت اس آدمی کی معرفت کرے گا جس کو اس نے مقرر کیا ہے صفحہ ۳۷ پر ہے کہ پولیس کے اس ایک بات کرنے پر لوگ رخصت ہوئے کہ روح القدس نے نبی کی معرفت تمہارے باپ دادا سے خوب کہا کہ اس امت کے دل پر چربی چھائی ہے اور کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر دیں ہیں۔ اور کہیں ایسا نہ کہ آنکھوں سے معلوم ہو کہ خدا کی اس نجات کی پیغام غیر قوموں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اور وہ اسے سن بھی لیں گے۔ صفحہ ۵۷ پر پولیس رسول کے خط میں درج ہے۔ میں یسوع مسیح کے وسیلے سے اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں صفحہ ۳۷۔ خدا کے ساتھ اپنا خدا وند یسوع کے وسیلہ سے صلح رکھو۔

(تاریخی اعتبار سے یہ سادات پر صادق آتی ہے کہ)

”ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔  
ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گے“  
صفحہ ۷۸ رات بہت گزر گئی۔ دن نکلنے والا ہے۔

صفحہ ۸۸ مسیح کی خدمت کے سبب یہودی اور غیر اقوام ایک ہی عالمگیر بادشاہت میں شامل ہیں اور یہاں بھی کہتا ہے۔

حکمات برکت۔ یعنی وہ شخص جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اٹھے گا۔ اسی سے غیر قومیں امید رکھیں گی انجلی بربناس کے اقتباسات ہمنے اس سے بیشتر حصہ اول میں درج کیے ہیں۔ کیونکہ موجودہ عیسائی اسکو مشتبہ بتلاتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت میں بھی بربناس کی شناخت ہوتی ہے۔

### مضامین مشترک

آمد مدینہ کے سلسلہ میں مولانا شبی فرماتے ہیں کہ جس طرح مزدور کام کے وقت تھکن مٹانے کو گاتے جاتے ہیں۔ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے۔ کہ وہ کامیاب ہے جو مسجد تعمیر کرتا ہے اور اٹھتے نیھستے قرآن پڑھتا ہے اور رات کو جاگتا رہتا ہے۔ آنحضرت بھی برابر قافیہ کے ساتھ آواز ملاتے جاتے تھے۔ چودہ دن کے بعد آپ جمعہ کو شر کی طرف تشریف فرمائے۔ اور شر مدینہ کے لوگوں کو جب تشریف آوری کی خبر معلوم ہوئی تو ہر طرف سے لوگ جوش مسرت میں دوڑے شر قریب آگیا تو جوش کا یہ عالم تھا کہ پرده نشین خاتون چھتوں پر نکل آئیں اور گانے لگیں ترجمہ ”چاند نکل آیا ہے فاران کی گھائیوں سے۔ ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعاماً نکلیں۔ معصوم لڑکیاں دف بجا بجا کر گاتی تھیں ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اچھا ہمسایہ ہے اب زبور میں باب ۶۸ کی فقرات ۲۵ - ۲۳ ملاحظہ ہوں۔ اے خدا لوگوں نے تیری آمد دیکھی۔ مقدس میرے خدا میرے بادشاہ کی آمد گانے والے آگے اور بجانے والے پیچھے پیچھے چلے۔ دف بجانے والی لڑکیاں پیچ میں ہاں مجمع میں خدا کو مبارک کو“۔



## حصہ ہفتم باب دوم

### مشترکہ مقامات

### قرآن شریف و انجیل کے قریب قریب اہم مقامات

#### قرآن شریف

اور یاد کرو جب ابراہیم کے پروردگار نے ابراہیم کا چند باتوں میں امتحان لیا۔ پس ابراہیم نے ان کو پورا کیا۔ خدا نے کہا اے ابراہیم میں تم کو لوگوں کا پیشوں بناؤ گا ابراہیم نے کہا اور میری اولاد میں سے خدا نے کہا میرا وعدہ گنہگار نہ پائیں گے اور یاد کرو جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا حج اور جائے امن بنایا اور حکم دیا کہ ابراہیم کی قیام گاہ پر نماز کی جگہ مقرر کرو ابراہیم اور اسماعیل کو فرمایا کہ میرے گھر کا طواف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف کرو۔ اور یاد کرو جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس (مکہ) کو امن کا شر بنا اور اسکے رہنے والوں میں جو خدا اور آخرت پر یقین رکھتے تھے۔ ان کو پھل اور روزی دے خدا نے کہا ان میں سے جو خدا کا منکر ہو گا۔ اسکو بھی ہم دنیا کی چند روزہ زندگی میں بسرہ مند کریں گے پھر اس کو مجبور کر کے عذاب اور دوزخ میں لے جائیں گے اور جو بہت براٹھکانہ ہے اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے دعا کی خداوندا ہماری یہ خدمت قبول کرتے ہی دعا سننے والا ہی نیتوں کا جانے والا ہے خداوندا ہم کو اپنا فرمان بردار بنا اور ہماری نسل میں بھی ایک گروہ اپنی فرمان برداروں کا پیدا کر اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے سیکھا۔ ہم سے درگزر کرتے ہی بڑا اور درگزر کرنے والا میریان ہے۔ خداوندا ان ہی میں سے ایک پیغمبر معبوث کر جو ان کو تیری آئیں پڑھ کر سنائے۔ اور کتاب اور حکمت سیکھائے اور ان کا تزکیہ کرے۔ تو غالب اور حکمت والا ہے۔

نوٹ بارہ سرداروں کے متعلق علیحدہ گفتگو ہو چکی ہے۔

### اسلامی عقائد و آیات قرآنی

اے خداوند ان میں (یعنی اسماعیل کی اولاد میں) ایک پیغمبر کو مبعوث کرنا جو ان کو تیرے احکام پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب حکمت کی تعلیم دے ان کو پاک صاف کرے۔

(بقرہ بسلسلہ سابق)

اسی خدا نے ان پڑھوں میں ان ہی کی قوم سے ایک پیغمبر مبعوث کیا۔ جوان کو خدا کے احکام پڑھ کر سنتا ہے اور ان کو پاک و صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ (سورہ جمعہ) خدا نے یقیناً "یہ احسان کیا کہ ان میں ایک پیغمبر خود ان ہی کی قوم سے مبعوث کیا۔ جوان کو خدا کے احکام سنتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

(سورہ آل عمران)

اے خدا اسماعیل کی اولاد میں ایک پیغمبر کو مبعوث کرنا جو ان کو تیرے احکام پڑھ کر سنائے ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک صاف کر دے۔

ہم نے تجھ کو گواہ۔ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنائے بھیجا کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاو۔ اور اسکی مدد کرو۔ اور اسکی عظمت کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کرو۔ (سورہ فتح نمبر ۶)

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ خوشخبری دینے والا ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اسکی حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنائے بھیجا ہے۔ (احزاب نمبر ۶)

(قرآن کی یہ آیت۔ تورات میں بھی یونہی ہے کہ اے نبی میں نے تجھ

کو گواہ اور خوشخبری سننے والا اور امیری کا ماوی و نبی بنانکر بھیجا۔ تو تو میرا بندہ ہے۔ اور میرا رسول ہو اور میں نے تیرا نام خدا پر بھروسہ رکھنے والا رکھا اور وہ سخت اور سنگدل نہ ہو گا۔ اور بازاروں میں وہ شورنہ کرے گا) وہ برائی کا بدلہ برائی نہ کرے گا۔ بلکہ عفو اور درگزر کرے گا اور اس وقت تک خدا اسکی روح قبض نہ کرے گا۔ جب تک اس کے ذریعے سے وہ کچھ دین کو سیدھا نہ کرے گا کہ لوگ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ اس دین سے اندھی آنکھوں بھرے کانوں اور نافہم دلوں کو کھول دے گا۔ (بخاری تفسیر سورہ فتح)

پاک ہے وہ خدا جو معراج میں اپنے بندہ کو لے گیا (بنی اسرائیل) اگر تم کو اس میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا (بقرہ) با برکت ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندہ پر قرآن اتارا اور جب خدا کا بندہ اس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا (فرقان و حق) محمدؐ خدا کا رسول۔ خدا کا رسول تمہاری مغفرت چاہیے (سورہ فتح)

تمہارے پاس خود تمہاری قوم کا رسول آیا تم میں خدا کا رسول ہے۔ تمہارے لیے خدا کے رسول کے اندر اچھی پیروی ہے۔ اے رسول تجھے پر جو کچھ اتارا گیا۔ اس کو لوگوں تک پہنچا دے (مائده) محمدؐ خدا کا رسول اور جو اسکے ساتھ ہیں اور خدا ان سے راضی ہوا۔ اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔ (مائده و توبہ وغیرہ)

بیشک خدا مومنوں سے راضی ہے۔ (فتح) امانت دار روح اس کو لے کر اتری۔ کہدے کہ روح القدس نے اس کو اتارا ہے (خیل) اور بیشک تو بڑے خلق پر ہے۔

خدا کی رحمت کے سبب سے تو ان کے ساتھ نرم ہے۔ اگر تو کڑوا اور دل کا سخت ہوتا تو یہ تیرے اردو گرد سے ہٹ جاتے۔

تمہاری قوم سے تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا جس کو تمہاری تکلیف شاق ہوئی ہے۔ تمہاری بھی خواہی کا مرض ہوا۔ اور مسلمانوں پر مربیان اور رحمت والا ہے۔ (توبہ ۲۶)

وہ لوگ جو اس ان پڑھ فرستادہ پیغمبر کی پیروی کرتے ہیں جس کو وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ انکو نیکی کا حکم کرتا ہے اور وہ برائی سے روکتا ہے۔ اور اچھی چیزیں ان کے لیے حلال کرتا ہے اور بری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کی ان پابندیوں اور زنجیروں کو جو ان پر تھیں ہلکا کرتا ہے تو جن لوگوں نے اس کو مانا اور اسکی مدد اور نصرت کی اور اس روشنی کے پیچھے چلے جو اس کے ساتھ اتاری گئی ہے وہی کامیاب ہونگے۔ کہہ دے (اے پیغمبر) اے لوگوں میں تم سب کے پاس خدا کا بھیجا ہوا ہوں (اعراف ۱۹) اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ خوشخبری دینے والا ہشیار کرنے والا اور خدا کی طرف اسکے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ بنائے کر بھیجا۔ (احزان)

اے لوگوں تمہارے پاس خدا کی طرف سے دلیل آچکی۔ ہم نے تمہاری طرف وہ نور اتارا۔ جو ہر چیز کو روشن کرتا ہے۔ (سورت النساء) اور اس نور پر ایمان لاو۔ جو ہم نے اتارا اے محمدؐ ہم نے تجھ کو تمام دنیا کے لیے رحمت ہی بنائے کر بھیجا۔ (سورہ انبیاء)

یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کو انڈھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لائے۔ (سورہ ابراہیم) لیکن ہم نے اسکو نور بنایا تاکہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں راہ دیکھائیں اور تو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (سورہ شوری)

تاکہ ان کو ہوشیار کرے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ہوشیار کرنے والا نہیں آیا۔ تو یقیناً ”پیغمبروں میں سے ہے۔ اور سیدھی راہ پر ہے اور یہ

کتاب غالب مربان خدا کی طرف سے اتری تاکہ تو ان کو ہشیار کرے۔ جس کے باپ دادا ہوشیار نہیں کیے گئے تو وہ غفلت میں ہیں وہی خدا جس نے ان پڑھوں میں پیغمبر بنایا کر انہی میں کھڑا کیا جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور کتاب اور دانائی سیکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔ یہ کتاب ہے جس کو ہم نے اتنا را ہے جو برکت والی ہے تو اسکی پیروی کرو۔ اور پہیز گاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے یہ کتاب تم کو اس لیے دی گئی ہے تاکہ نہ کو کتاب تو ہم سے پہلے یہودی اور نصاری دو قوموں کو عطا ہوئی اور ہم اس کو پڑھنے سے غافل تھے۔

یہ کہو کہ اگر خاص ہم پر کوئی کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ راہ راست پر ہوتے تو لو تمہارے پاس خدا کی طرف سے کھلی دلیل ہدایت اور رحمت آچکی۔ وہی اپنے بندہ پر کھلی آیتیں اتنا رتا ہے۔ تاکہ وہ تم کو اندر ہیرے میں سے نکال کر روشنی میں لے جائے محمد خدا کا بھیجا ہوا اور جو لوگ اسکے ساتھ ہیں وہ کافر پر بھاری آپس میں مربان ہیں دیکھتے ہو تم ان کو کہ (خدا کے سامنے) رکوع اور سجده میں گرے اور خدا کی رحمت اور خوشنودی کے لیے ہیں۔ ان کے چہرے میں سجده کے اثر سے نور ہی ان کی حالت کا بیان تورات میں ہے۔ (فتح)

محمد خدا کے فرستادہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (فتح ۳) وہ خدا کے منکروں پر سخت ہونگے۔ آپس میں ایک دوسرے پر مربان ہونگے دیکھتے ہو تم ان کو خدا کے آگے رکوع اور سجود میں جھکے ہوئے خدا کی مربانی اور خوشنودی کی طلب گار ہیں اطاعت اور عبادت کے اثر سے ان کے چہروں پر نورانیت ہے اور ان کی مثال انجیل میں مثل کھیت کے ہے جس نے ٹہنی نکالی اور پھر اس کو مضبوط کیا اور پھر موٹا ہوا پھر اپنی ٹہنیوں پر کھڑا ہوا کھیت والوں کو خوش اور مسرور کر رہا ہے (فتح)

اور یاد کرو۔ جب اللہ نے پیغمبروں سے عمد لیا کہ ہم جو تم کو کتاب اور  
دانائی دین اور پھر کوئی پیغمبر تمہارے پاس آئے جو کتاب اور شریعت کی  
تصدیق کرتا ہو۔ تو ضرور اسکو ماننا اور اسکی مدد کرنا اور فرمایا کہ کیا تم نے اس کا  
اقرار کر لیا۔ اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے عمد و پیمان لیا اس کو تسلیم کیا  
پیغمبروں نے عرض کیا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں تو فرمایا تم گواہ رہو۔ اور  
تمہارے ساتھ ہم بھی ایک گواہ ہیں۔ (آل عمران ۹)

ہم نے تمہارے پاس ایک پیغمبر بھیجا تھا جو تم پر گواہ ہے جس طرح کہ  
ہم نے فرعون کے پاس ایک پیغمبر بھیجا تھا۔ اور وہ اپنی خواہش نفانی سے  
کلام نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہے۔ جو اس سے خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے۔  
(نجم - ۱) اور اے پیغمبر عذاب وغیرہ کے جو وعدہ ہم ان کفار سے کرتے ہیں۔  
ان میں سے بعض تو تمہاری زندگی ہی میں پورا کر کے دیکھائیں گے یا ان کے  
پورے ہونے سے پہلے تم کو دنیا سے اٹھائیں گے۔ تمہارا کام ہمارے احکام کو  
ان تک پہنچا دینا تھا۔ اور ان کا حساب لینا میرا کام ہے (رعد ۶) اگر پیغمبر (محمد)  
کچھ جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر کہتا تو ہم اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اسکی گردن  
کی شہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی اس کو مجھ سے نہ بچا سکتا۔ (سورہ  
حاقہ ۲) اس سے پہلے کافروں پر اسی آنے والے پیغمبر کا نام لے کر فتح پایا  
کرتے تھے پس جب وہ سامنے آگیا جس کو انہوں نے پہچان لیا تو انکار کر دیا  
کافروں پر خدا کی لعنت ہو۔ (بقرہ ۱۱)

جن کو کتاب پہلے دی جا چکی ہے وہ یقیناً "ان نشانیوں کی بنا پر جو اس  
کتاب میں مذکور ہیں جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے پور دگار کی طرف سے  
نازل ہوا ہے۔ (بقرہ)

جن کو ہم پہلے کتاب دے چکے ہیں۔ اسلام کی صداقت کو اسی طرح  
جانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں لیکن ان میں سے ایک فرق

جان کر حق چھپاتا ہے۔ (بقرہ ۷۱) جن کو ہم پہلے کتاب دے چکے ہیں وہ اس کو اس طرح پہنچاتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو (انعام ۲) اے پیغمبر ان سے کو غور کرو اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے۔ اور تم ان سے منکر ہو۔ اور نبی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس طرح کی ایک کتاب نازل ہونے کی گواہی بھی دی اور ایمان بھی لایا اور تم مغرور بنے رہو۔ تو ایسی صورت میں تمہارا کیا انجام ہوگا۔ کیا ان کفار کو یہ نشانی کافی نہیں ہے۔ کہ اس کو علمائے بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ (شعر ۱۱)

اناجیل میں مضمایں مشترک بہ مضمایں قرآنی مندرجہ بالا موجودہ تورات کی کتاب پیدائش باب ۱۲، ۱۳، ۱۴ کے آخر اور باب ۷۱ کے اول میں بھی اسکے کچھ اشارات پائے گئے ہیں۔ اور ہاجرہ ابراہیم کے لیے بیٹا جنی اور ابراہیم نے اپنے بیٹے کا نام جو ہاجرہ جنی اسماعیل رکھا۔ خدا نے دعا سنی (پیدائش باب ۱۳، ۱۵) جب ابراہیم ۸۹ برس کے ہوئے۔ تب خدا ابراہیم کو نظر آیا اور اس نے کہا کہ میں خدا قادر مطلق ہوں۔ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں کہ میں تجھے نہایت بڑھاؤں گا تب ابراہیم منہ کے بل گرے (سجدہ) اور خدا اس سے ہم کلام ہو کر بولا کہ دیکھا میں جو ہوں وہ ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے۔ اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور تیرا نام پھر ابرام نہ کھلا یا جائیگا۔ بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھرا یا۔

اور میں تجھے بہت پھل دونگا اور قومیں تجھے ہی سے پیدا ہونگی۔ اور بادشاہ تجھے سے نکلیں گے۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کے پشت درپشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہوں گا۔ اور تجھ کو اور تیری

نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پرنسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لیے تیرا ملک ہو۔

اور میں انکا خدا ہونگا ”پیدائش صفحہ ۱۸“ ابرام نے کما کاش اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے باب کے جواب ملا اور اسماعیل کے حق میں نے تیری سنی دیکھی میں اسے برکت دونگا اور اسے بارور کروں گا۔ اور اسے بہت بڑھا وَنگا۔

اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ اور میں اسے قوم بناؤ گا (پیدائش باب ۷۱ صفحہ ۲۰)

### مقدس انجلیل

حضرت ہاجرہ جب حاملہ ہونے کے بعد حضرت سارہ سے خفا ہو کر بیرونیع چلی گئیں تو فرشتہ نے آواز دی میں تیری اولاد کو بہت بڑھا دوں گا کہ وہ کثرت سے گئی نہ جائے گی اور خداوند کے فرشتے نے اس سے کہا کہ تو بیٹا جنے گی اسکا نام اسماعیل رکھنا کہ خدا نے تیرا دکھ سن لیا۔ حضرت ابراہیم نے جب ہاجرہ اور اسماعیل کو فاران (مکہ) کے بیابان میں رخصت کیا اور مشکیرہ کا پانی ختم ہو گیا۔

اور حضرت ہاجرہ نے گریہ زاری شروع کی تب خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا ہوا۔ مت ڈر کہ اس لڑکے کی آواز جہاں کہ وہ پڑا ہے۔ خدا نے سنی اٹھ اور لڑکے کو اٹھالے۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے سمجھاں کہ میں اسکو ایک بڑی قوم دونگا۔ پھر خدا نے اسکی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنوں (بیززم زم) دیکھا خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا بیابان (عرب) میں اور وہ فاران کی بیابان میں رہا۔ (پیدائش ب ۲۱ ص ۷۱ تا ۲۲) موجودہ تورات میں حضرت اسماعیل کی

پیدائش اور ان کی نسل کی برومندی "کثرت" برکت اور ان کی نسل کے بارہ سرداروں کے پیدا ہونے کی بشارتیں مذکور ہیں اور ان سے قرآن مجید کے بیان کردہ دعائے ابراہیمی اور عمدۃ النبی کی تائید ہوا۔ اس لئے روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیا ہوں میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔

حضرت ابراہیم نے اپنی نسل میں جس رسول کے پیدا ہونے کی دعا مانگی تھی۔ اس کے جو اوصاف گناہ تھے۔ (قرآن مجید نے متعدد مقامات پر آنحضرتؐ کے یہی اوصاف ظاہر کیے۔ جو انجیل کتاب پیدائش میں موجود ہیں جس کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں)

روح حق آئے گا جو خدا سے نکلتی ہے اور میرے لیے گواہی دے گا۔ (یوحننا ۱۵-۱۶) اور وہ مددگار۔ آن کردنیا کو گناہ سے راستی اور عدالت سے قصور وار ٹھرائے گا۔ گناہ سے اسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے میری امت اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ میں تم سے کہوں۔ پر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ سچائی کی روح آئے گی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ سنے گی۔ وہ کہے گی میری بزرگی کرے گی۔ انجیل کے ان فقروں میں آنے والے پیغمبر کی یہ صفات گناہی گئی ہیں۔

۱۔ مسیح کی اصلی تعلیم لوگ بھول جائیں گے۔ اس لیے وہ پیغمبر آکر وہ تمہیں یاد کرائے گا۔

۲۔ وہ مسیح کی ناتمام باتوں کی تکمیل کرے گا۔ اور وہ ساری سچائی کی باتیں بتائے گا۔ اور سب باتوں کی خبر دے گا۔

۳۔ مسیح کی عظمت کو دنیا میں قائم کرے گا۔ اور ان کی گواہی دے گا۔ اور ان پر ایمان نہ لائے پر دنیا کو گناہ گار ٹھرائے گا۔

۳۔ اسکی باتیں خود اسکی نہ ہوں گی۔ چوتھی نشانی حضرت مسح نے یہ بتائی کہ وہ خود اپنی طرف سے نہیں کہے گا۔ بلکہ وہی کہے گا۔ جو اسکو اوپر سنایا جائے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص وصف بھی قرآن نے کہا۔ انجیل میں گزشتہ بشارت تسلیم دہندہ کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو اور بھی پیش گوئیاں مذکور ہیں۔ انجیل لوقا میں ہے۔ حضرت مسح نے آسمان پر چلنے سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا۔ دیکھو جس سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے میں اسکو تم پر نازل کروں گا۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس عطا نہ کیا جائے۔ یہ شلم میں ٹھہرو (باب ۲۲) اس سے مقصود اس قوت آسمانی کے ظہور تک شر یہ شلم محض اقامت نہیں ہے بلکہ یہ مقصود ہے کہ اس رسول موعود کے ظہور تک تمہار کعبہ اور قبلہ بیت المقدس رہے گا لیکن جب وہ آئے گا رخ شر مکہ کی طرف بدل دیا جائے گا یہی ہے جو قرآن مجید نے تحويل قبلہ کے موقع پر کیا ہے۔

اس تفسیر سے ظاہر ہو گا کہ حضرت عیسیٰ نے آپ کی آمد کی بشارت کس قدر کھلے لفظوں میں دی تھی اس لیے حدیث میں ہے کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ میں اپنے بھائی عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

انجیل کی دوسری بشارت حضرت مسحی کے ظہور کے موقع پر مذکور ہے حضرت مسحی جب ظاہر ہوتے ہیں تو لوگ دریافت کرتے ہیں کہ تین آنے والے پیغمبروں میں سے تم کون ہو۔ یہودیوں نے یہ شلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہہ تو کون ہے اس نے اقرار کیا۔ اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا۔ کہ میں مسح نہیں ہوں تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے۔ کیا تم الیاس ہو اس نے کہا کہ میں نہیں ہوں پس آیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہیں اور انہوں نے اس سے سوال کیا اور کہا اگر تو نہ مسح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو کیوں بتسمہ دیتا ہے (یوحنا) اس فقرہ سے

ثابت ہوتا ہے کہ تورات کی پیش گوئی کے مطابق یہود کو تین پیغمبروں کا انتظار تھا۔ جن میں سے دو کے نام الیاس اور مسیح تھے تیرے کا صرف وہ نبی کہہ کر کیا گیا ہے یہ تیرا نبی محمد الرسول اللہ علیہ وسلم کے سوا کون ہے۔ وہ لوگوں کے درمیان عدالت جاری کرائے گا۔ وہ نہ چلائے گا۔ اور اپنی صدا بلند نہیں کرے گا۔ اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائے گا وہ مسلی ہوئے سینیڑے کو نہ توڑے گا۔ اور دکھتی ہوئی بھتی کو نہ بجھائے گا وہ عدالت کو جاری کرے گا کہ دائم رہے اس وقت تک اسکا زوال نہ ہو گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور بحری ممالک اسکی شریعت کی راہ تکمیل۔ خداوند جو آسمانوں کو خلق کرتا اور انہیں تانتا جو زمین کو اور انہیں جو اس سے نکلتے ہیں پھیلاتا اور ان لوگوں اس پر ساکن دیتا ہے۔ یوں فرماتا ہے میں (خداوند) نے تجھے صداقت کے لیے بلا یا ہاتھ پکڑوں گا اور میں تجھے کو لوگوں کے عہد اور قوموں کے لیے نور سے بناؤ گا۔ کہ تو انہوں کی آنکھیں کھولے اور بند ہوؤں کو قید سے نکالے اور ان کو جواندھیرے میں بیٹھے ہیں۔ قید خانہ سے چھڑائے۔ اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا۔ دیکھو تو سابق پیش گویاں بھر آئیں اور میں نئی باتیں بتاتا ہوں۔ اس سے بیشتر کہ واقع ہوں۔ میں تم سے بیان کرتا ہوں خداوند کریم کے لیے ایک نیا گیت گاؤ اترتے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں سے ہو۔ اے بحری ممالک اور انکے باشندوں تم زمین پر سرتاسری کی ستائش کرو بیان اور اسکی بستیاں قعیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے سطح کے بننے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے لکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور۔ بحری ممالک میں اس کی شاخوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کے مانند نکلے۔ وہ جنگی مرد کے مانند اپنی عزت کو رسکائے گا وہ چلائے گا ہاں وہ جنگ کے لیے بلائے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب ہو گا میں بہت مدت سے چپ

رہا۔ میں خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب میں اسی عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلا دیں گا اور ہانپوں گا میں پھاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کر دالوں گا۔

ان کے سبز زاروں کو خشک کرو نگا اور ندیاں بننے کے لائق زمین بناؤ گا اور تالابوں کو سکھا دو نگا اور اندھوں کو اس راہ سے کہ جیسے وہ نہیں جانتے لے جاؤ نگا میں انہیں ان کے راستوں پر جن سے وہ آگاہ نہیں پہچاؤ گا میں ان کے آگے تاریکی کو روشنی اور اوپنجی نیچی جگموں کو میدان کرو نگا میں ان سے یہ سلوک کرو نگا۔ اور انہیں ترک نہ کروں گا کہ وہ پیچھے ہٹیں اور نہایت پیشمان ہوں جو کھودی ہوئی عورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور ڈھالے ہوئے بتوں کو کہتے ہیں۔ کہ تم ہمارے اللہ ہو سنوائے بہرہ اور اے اندھوں تاکہ تم دیکھو اندھا کون ہے۔ مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرہ ہے جیسا کہ وہ کامل ہے اور خداوند کے خادم کی مانند اندھا کون ہے۔ تو نے بہت چیزیں دیکھی ہیں۔ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہو گا۔ اور وہ شریعت کو بزرگی دے سکا۔ اور اسے عزت بخشے گا۔ (باب ۳۲) اشیعیا نے کہا وہ نہ چلائے گا اپنی صدائے بلند کرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائے گا۔ خدا اس وقت تک اسکی روح قبض نہ کرے گا جب تک اسکے ذریعہ سے وہ کج دین کو سیدھا نہ کرائے گا۔

اشیعیا میں ہے اس وقت تک اس کا زوال نہ ہو گا اور نہ بلا یا جائے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے گا کہیں کہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں جو کہتے ہیں میں خدا اپنی شوکت دوسرے معبود ان باطل کونہ دونگا اور ستائش جو میرے لیے ہوتی وہی کھودی ہوئی مورتوں کے لیے ہونے نہ دونگا۔ وہ پیچھے ہٹیں اور نہایت پیشمان ہوں۔ جو کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور ڈھالے ہوئے بتوں کو کہتے ہیں۔ کہ تم ہمارے اللہ ہو اور اس کے

ذریعہ سے اندھی آنکھوں بھرے کانوں اور زیر پرده دلوں کو کھول دے گا۔ اشیا کتے ہیں لوگوں کے عمد اور قوموں کی روشنی کے لیے تجھے دونگا کہ اندھوں کی آنکھیں کھولیں اور جو بند ہیں ان کو قید سے نکالیں۔ اور ان کو جو اندھیرے میں ہیں ان کو قید سے نکالیں، سنو اے بھرو اور تاکو اے اندھو حضرت اشیا کی یہ بشارت حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے حضرت اشیا نے ان فکرتوں میں جس نبی کی پیشگوئی کی ہے۔ وہ یقیناً "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں کہ نہ تو وہ عیسائیوں میں خدا کا بندہ اور رسول کی حدیثت سے تسلیم ہوتے ہیں اور نہ وہ ایک جنگی مرد کی طرح دنیا میں آئے اور نہ انہوں نے توحید کو دنیا میں قائم کیا۔ اور نہ بت پرستی کو پامال کیا علاوہ ازیں اس پیشگوئی میں اسکی طرف بھی خاص اشارہ ہے کہ وہ آنے والا نبی قیدار بن اسماعیل کی نسل سے اور قیدار کے دیہاتوں میں پیدا ہوا قیدار بن اسماعیل کا مشہور خاندان قریشی تھا۔ اور قیدار کا دیہات مکہ مغلظہ ہے۔ (اس باب ۳۲) سے پہلے جس میں یہ بشارت باب ۳۱ میں بھی اس بشارت کا ایک حصہ مذکور ہے) کس نے اس راست باز کو یورپ کی طرف سے برباکیا اور اپنے پانوں کے پاس بلایا اور امتوں کو اس کے آگے دھرایا اور اسے بادشاہوں پر مسلط کیا۔ کس نے انہیں (کافروں) خاک کے مانند اور اڑتی بھوسی کے مانند اس کی تلوار کے حوالہ کیا۔ (اس درس میں تصریح ہے کہ وہ راست بازیورپ کی طرف سے مبouth ہو گا (تورات کے محاورہ میں یورپی سرزمین سے عموماً "عرب مراد ہوتا ہے)

حضرت اشیا اس کے بعد کہتے ہیں کہ وہ عدالت کو قائم کرے گا کہ دائم رہے۔ چنانچہ آنحضرت نے نبی آخر الزمان ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور نہ آپ کی شریعت منسوخ ہو گی آپ آخری دین لے کر آئے جو قیامت تک دائم رہے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ اس کا زوال نہ ہو گا اور نہ ملا جائے گا۔

سب سے پہلے اس پیغمبر کو بندہ اور رسول کے وصف سے یاد کیا یہ وہ وصف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ مخصوص ہے آنحضرتؐ کے سوا کوئی پیغمبر اس وصف خاص کے ساتھ شریت نہیں رکھتا یہ اسلام ہی کا پیغمبر ہے جس کا طغراۓ فخر صرف عبد اور رسالت ہی ہے اس نے دنیا میں اپنے نام کا اعلان ہی ان الفاظ کے ساتھ کیا۔ ”عبدہ و رسولہ“ کسی مسلمان کی کوئی نماز اس وقت تک ختم نہیں ہوتی جب تک وہ اپنی زبان سے تشدید میں یہ نہیں ادا کر لیتا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اس موقع پر ایک خاص نکتہ بیان کے لائق ہے کہ دیگر انبیاء جس طرح خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ وغیرہ کے خطابات سے مشرف ہیں۔ آنحضرتؐ کا سب سے بڑا خطاب عبد اللہ خدا کا بندہ ہے معراج میں جو تقربِ الہی کی آخری منزل اور انسانی رتبہ کی آخری شرف یا بھی تھی آنحضرتؐ اس لقب خاص سے پکارے گئے۔

جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے یعنی جب تک اس کی شریت اور تعلیم قائم نہ ہو جائے گی اسکی موت نہ آئے گی ظاہر ہے کہ یہ وصف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صادق نہیں آتا کہ وہ تعلیم شریعت کے استحکام سے پہلے اس دنیا سے اٹھ گئے یہ مخصوص وصف آنحضرت کا ہے جو اس وقت تک انبیا میں تشریف فرمائے جب تک آپؐ کی تعلیم شریعت نے ظہورِ تمام اور استحکاماتِ کامل نہیں حاصل کر لیا چنانچہ جب یہ بات حاصل ہوگی تو آپ کو اس دنیا فانی سے جانے کی اجازت ملے گی یہ عیاہ کی اس بشارت کے تمام فقروں پر جو شخص اس تفصیل سے نظر ڈالے گا۔ اور اس کے ایک ایک فقرہ کی قرآن پاک احادیث شریف اور سوانح نبیؐ کے ساتھ بحرفِ حرفاً تبیین پر غور کرے گا اس یقین کے پیدا کرنے پر مجبور ہو گا کہ اس بشارت کا مصدق احمد بن عبد اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرسد خدا

نے اپنے مرنے سے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور سر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آیا اور اس کے دائیں ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی ہاں وہ اپنے لوگوں سے بڑی محبت رکھتا ہے اس کے سارے مقدس ہمراہی تیرے ہاتھ میں ہیں اور تیرے قدموں کے پاس بیھشتے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آخری کلام ہے جس میں آخری پیغمبر کی بعثت کی خبردی ہے۔ اس بشارت میں کوہ فاران سے نوراللہی کے طلوع ہونے کی خوشخبری ہے اس میں جو باتیں بیان کی گئیں ہیں جو قرآنی مجید کے بیان کے عین مطابق ہے۔

۱۔ وہ دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آیا۔

۲۔ اس کے ہاتھ میں ان کے لیے آتشیں شریعت ہوگی۔

۳۔ وہ اپنے لوگوں سے محبت کرے گا۔

۴۔ (اے خدا) اس (آنے والے پیغمبر) کے سارے مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے پاس بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے۔ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس آنے والے پیغمبر کے مقدس ساتھیوں کی تعداد دس ہزار فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن یہی دس ہزار مقدسین تھے۔ جو اس فاران سے آنے والے نورانی پیکر کے ساتھ شر خلیل (مکہ) کے دروازے میں داخل ہوئے اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا حضرت عیسیٰ نے یہ تمثیل آسمانی بادشاہی کی دی ہے چنانچہ انجیل کے مختلف نسخوں میں تمثیل مختلف مختلف الفاظ میں مذکور ہے۔ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جس کو ایک شخص نے لے کر اپنے کھیت میں بویا وہ سب بیجوں میں چھوٹا ہے۔ پر جب آگتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا پیڑ ہوتا ہے کہ ہوا کی چڑیاں آکے

اس کی ڈالیوں پر بسیرہ کرتی ہیں خدا کی بادشاہت ایسی ہی جیسا ایک شخص جو زمین میں نیچ بوئے اور وہ رات دن سوئے اٹھے اور نیچ اس طرح اگے اور بڑھے کہ وہ نہ جان سکے یا جس طرح کہ زمین آپ سے آپ پھل لائی ہے پہلے سبزی اور پھربال اور اس کے بال میں تیار دانے جب دانہ پک چکا تو وہ فی الفور مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ کاشنے کا وقت آپنچا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمانی بادشاہت کی جو تمثیل دی ہے قرآن مجید نے اس کو سورۃ فتح میں دھرا یا ہے کون نہیں جانتا کہ اسلام کی جسمانی اور روحانی ظاہری و باطنی دونوں بادشاہوں کے جلوس کا دن ہے اور آسمانی بادشاہی کی یہ تمثیل پوری ہوئی کہ محمدؐ نام کے ایک کاشتکار نے ایک نیچ زمین میں ڈالا اور اس سے سینکڑوں، ہزاروں خوشے پیدا ہو گئے اور اس نے آسمانی بادشاہی کی منادی کی۔ حضرت موسی بنی اسرائیل کو صحیت کرتے ہیں۔

خداوند تیرے لیے درمیان سے تیرے، ہی بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برباکرے گا تم اس کی طرف کان دھرنا خدا فرماتا ہے کہ میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برباکرونگا اور اپنا کلام اس کے منه میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے کھوں گا وہ میرا نام لیکر کہے گا۔

عیسائیوں نے اس بشارت کو حضرت عیسیٰ کے حق میں ثابت کرنا چاہا مگر ظاہر ہے کہ اسکے مصدق حضرت عیسیٰ نہیں ہو سکتے۔ اس بشارت میں ہے کہ یہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے معبوث ہو گا۔ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل تھے۔ اس سے یہ مفہوم ہے کہ وہ پیغمبر نسل اسماعیل سے ہو گا حضرت عیسیٰ بنو اسماعیل نہ تھے۔ حضرت موسی نے کہا کہ وہ آئندہ نبی میرے مانند ہو گا حضرت موسی اور حضرت عیسیٰ میں کوئی وجہ مماثلت نہیں ہے حضرت موسی صاحب شریعت تھے۔ حضرت عیسیٰ نہ تھے حضرت موسی جنگجو اور مجاہد تھے حضرت عیسیٰ نہ تھے حضرت موسی نے اپنی قوم کو غلامی سے نکال

کر بادشاہی تک پہنچایا حضرت عیسیٰ نے ایسا نہیں کیا حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے باطنی و ظاہری دونوں معنوں میں بادشاہ تھے حضرت عیسیٰ نہ تھے حضرت موسیٰ صرف واعظ نہ تھے عمل مفا اور کارپرواز تھے۔ حضرت عیسیٰ صرف واعظ تھے حضرت موسیٰ قوموں اور ملکوں کے فاتح تھے اور حضرت عیسیٰ ذرہ برابر بھی زمین پر قابض نہ تھے برخلاف اس کے حضرت موسیٰ اور ہمارے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ تمام اوصاف مشترک ہیں۔

اس لیے وہ عیود نبی جو حضرت موسیٰ کے مانند پیدا ہونے والا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے چنانچہ حضرت موسیٰ نے اس بشارت میں جو کچھ فرمایا ہے قرآن مجید نے اسکی حرفاً تصدیق کی ہے قرآن مجید کا بیان ہے کہ خدا نے روز اول تمام انبیاء سے عہد لیا تھا کہ ہر نبی دوسرے نبی کی تائید کرتا جائے اور اپنی امت کو یہ نصیحت کر جائے کہ جب کوئی پیغمبر ان کے پاس آئے تو وہ اس کی تصدیق کرے تورات میں ہے کہ ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری بالتوں کو جنیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب لوں گا قرآن مجید نے بھی یہی اعلان کیا۔ کہ جو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے منکر ہوگا اس کو حساب کے لئے تیار رہنا چاہیے تورات میں ہے دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو ہاں ختنہ کا رسول جس سے تم خوش ہو۔ وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے پر اسکے آنے کے دن کو کون ٹھہر سکے گا۔ تورات میں ایک اور بشارت ہے خداوند سینا سے آیا اور سفیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ اس بشارت کا ایک ٹکڑا حضرت جسقوق نبی کے صحیفہ میں بھی پھر دھرا یا گیا ہے خداوند تمیان سے اور وہ جو قدوس ہے فاران سے آیا اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور اسکی خمد سے زمین مامور ہو گئی۔

صحیفہ استثناء کی بشارت میں خدا کا مظہر تین پہاڑوں کو قرار دیا گیا ہے کہ سینا کوہ سعیر، کوہ فاران یہ درحقیقت خورشید نبوت کے تین مطلع ہیں ان میں یہ ترتیب کوہ سینا سے حضرت موسیٰ کوہ سعیر سے حضرت عیسیٰ کوہ فاران سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جتوق اس بشارت میں کہتے ہیں کہ وہ تیمان سے آیا تیمان کے لفظی معنی جنوب کے ہیں اور استعمال میں ملک یمن کو کہتے ہیں اور کہ یہاں یہ دونوں معنی ٹھیک ہیں پھر کہتے ہیں اس کی حمد سے زمین مامور ہوگی زمین کا کون گوشہ ہے جو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے لبریز نہیں ہے تورات کی اس بشارت کو قرآن مجید سورہ الائیں کے ان لفاظ میں ادا کیا قسم ہے انجیر اور زیتون کی طور سینا کی اور اس امن والے شرکی سب کو معلوم ہے کہ انجیر اور زیتون والا ملک شام ہے جو حضرت عیسیٰ کا مولد اور کوہ سینا کا میدان ہے طور سینا حضرت موسیٰ سے عبارت ہے اور بلدا میں یعنی مکہ سے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہے قرآن مجید نے اس کے علاوہ اور متعدد مقامات پر یہودیوں کو ان کے اس سابق یقین کے خلاف ان کے موجودہ اظہار کفر پر ان کی سرزنش کی ہے یہ انہی بشارتوں اور پیشگوئی کا اثر تھا کہ علمائے یہود آنے والے نبی کے متعلق تورات کی بیان کردہ مختلف علامات اور نشانیوں کو اپنے ذہن میں رکھ کر حاضر خدمت ہوتے تھے اور سوالات کرتے تھے اور آپ کا امتحان لیتے تھے اور جب ان کی تشوفی ہو جاتی تھی تو وہ مسلمان ہو جاتے تھے نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار نے اسلام پر تقریر کی اور سورہ مریم کی آیتیں پڑھ کر سنائیں تو نجاشی پر رقت طاری ہو گئی اور اسکی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہا خدا کی قسم یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پر تو ہیں اور اسکے بعد حضرت عیسیٰ کی نسبت اسلام کا جو عقیدہ سناتو نجاشی نے زمین سے بتکا اٹھا کر کہا واللہ جو تم نے کہا عیسیٰ اس نیکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں ہے کفار عرب کو مخاطب کر کے قرآن مجید نے کہا اس کی صداقت یہ ہے کہ علمائے بنی اسرائیل اس کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔

## عشاق اہل بیت علیہ اسلام کی دعا (سید شبیہ الحسن صاحب زیدی)

اللّٰہ عاشقان مصطفیٰ کو کامرانی دے  
اللّٰہ طالبان مرتفع کو شادمانی دے  
اللّٰہ عشق ہو ہم کو سدآل محمدؐ سے  
نہ ہوں ہم منحرف اک ذرہ اپنے راہ مقصد سے  
ہمارے بازوں کو قوت حیدر عطا کر دے  
ہمیں تسبیح زہرہ کی محبت اور شنا دے دے  
ہمیں عشق حسن کی دولت بے دار بھی دے دے  
حسینی عزم اور عباس کا کروار بھی دے دے  
جناب سید سجاد کے ہم نام لیوا ہیں  
علوم باقری پر جان و دل سے ہم تو شیدا ہیں  
اللّٰہ جعفر صادق کے صدقہ میں کرم فرمائی  
ہر اک مشکل میں ان کے نام سے تسکین غم فرمائی  
اللّٰہ موسے کاظم کی الفت بخش دے ہم کو  
امام ثامن و ضامن کی دولت بخش دے ہم کو  
اللّٰہ عسکری کا نام ہو۔ اپنی زبانوں پر  
کہ ہم کو فخر ہے۔ آل نبی کی داستانوں پر  
ظہور منتظر سے عالم فانی بدل جائے  
اللّٰہ ساری دنیا کی ستم رانی بدل جائے  
محبّان علیؑ کو دہر میں بیدار فرمادے  
کہ جذب آل احمدؐ سے ہمیں سرشار فرمائے  
سید شبیہ الحسن صاحب زیدی میرے محترم پچا ہیں  
بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۹۳ء ان درویش کامل کا انتقال ہو گیا خدا غریق رحمت فرمائے  
بطفیل معصومین۔

مُسْتَحْسِن زیدی



